يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ ط

الحمد لله الموفق انی کتبت هذه الرسالة والصحیفة العجالة لعلاج مرض المتنصرین الذی امتد مداه وعرقهم مداه واکلتهم نار انکار الفرقان والصول علی کتاب الله القرآن - فاردنا ان نجیهم من مخلب الحمام - ونریهم سوء داءهم ونهدیهم الی دواء السقام - فالفنا هذا الکتاب مع انعام کثیر لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لکل من اتی بمثله واری العجاب - وهو بفضل الله حسن وطیب والطف وادق - وسمیته الحصة الاولیٰ من

نُورُ الحقّ

عسیٰ ربکم ان یرحمکم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للکافرین حصیرا ان هذا القرآن یهدی
للتی هی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان
لهم اجرا کبیرا ۝

قد طبع فی المطبع المصطفائی پریس فی لاهور سنہ ١٣١١ هجری

قیمت فی مجلد ۱۲ /

بار اول جلد ۱۴۰۰

اعلان

عندنا کتب قد الفناها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا وھی ھذہ

شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براہین الاحمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سُرمہ چشم آریہ	٦/
۳	آئینہ کمالات اسلام	٦/
۴	التبلیغ	۸/
۵	برکات الدعا	۲/
٦	شہادۃ القرآن	٦/
۷	حمامۃ البشریٰ الی اہل مکہ وصلحاء ام القری	عمہ
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحہ	عمہ
۹	فتح اسلام ۳/ توضیح المرام ۴/ ازالہ اوہام	ـــے/
۱۰	تحفہ بغداد	۲/
۱۱	نور الحق حصہ ثانی	٦/
۱۲	اتمام الحجۃ علی الذی لج وزاغ عن المحجۃ فی رد حیات المسیح ..	۳/
۱۳	شحنہ حق ۸/ ـ جنگ مقدس ۲/ ـ تحذیر المومنین ـ	۸/
۱۴	تصدیق البراہین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	عمہ ۸/
۱۵	فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	للعہ/

راقم میرزا احمد من قادیان

[illegible]

مبارک وہ جو ان کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفین خدا کے لئے ثابت ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اُسکے نبیون کے سردار پر جو اُسکے دوستون میں سے

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ماذرء وبرء وخاتم انبيائه وفخر اوليائه

برگزیدہ اور اسکی مخلوق اور ہر یک پیدائش مین سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سيدنا وامامنا ونبينا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتنوير قلوب اهل

محمد مصطفےٰ جو زمین کے باشندون کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔ اور سلام اور

الارضين۔ وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله واتقى وجميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُسکے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنیوالا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحين۔ اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان فساد

تمام نیک بندون پر سلام۔ بعد اسکے اے بہائیو خدا تم مین اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے تمہین معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ الى النهاية وسود الشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہماری اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریون اور بے ایمانیون نے بہتون کے مونہہ کو سیاہ

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المستحة ولم تخل تتابع الى ان ادرك

کر دیا ہے اور ہلاک کرنیوالے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتین یکے بعد از دیگرے ظاہر ہو رہی ہین ان کا

عطب الضلالة الذين كانوا اسفهاء بادي الراي وكانوا من تعاليم الله غافلين۔

پے درپے آنا کم نہ ہوا یہانتک کہ اُن لوگون کو موت نے گہیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے اور الٰہی تعلیمون سے غافل تہے۔

وانتم ترون العواصف التي هبت في هذه الايام والشرور التي هاجت وماجت

اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنون مین کیسی تیز آندھیان چل رہی ہین اور کیسی ہر یک طرف سے شرارتین برانگیختہ اور موجزن

من كلّ طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حل كلّ قلب حبّ الدنيا
ہوکر بارش کیطرح اسلام پر گر رہی ہین یہانتک کہ ہر ایک دل مین دُنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئین

وشهواتها الا الذي عصمه رحم الله فانشى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين
اور اُن سے کوئی نہین بچ سکا بجز اُسکے جسکو خدا کے رحم نے بچا لیا یہ جسپر رحم ہوا وہ فضل اور رحم آلہی کر ساتھ ان تمام بلاؤن سے باہر نکل آیا

وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد
اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگون کی ہوا نکل گئی اور اُنمین نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ ٹڈیون کیطرح

واستنّت نفوسهم الامارة استنان الجياد وتركوا سير المتقين المتواضعين
الگ الگ جا پڑے اور اُن کے بیراہ نفسون نے خودرو گھوڑون کیطرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگارون اور فروتنون کی خصلتین

هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فهو شر من ذلك ما بقي لاكثرهم شغل
اُنھون نے چھوڑ دین یہ تو عام لوگون کا حال ہی مگر اس ملک کے اکثر عالمون کا حال اس سے بھی بدتر ہے انمین سے بہتون کا شغل

من غير ان يكذّبوا صدوقا او يكفروا مومنا وليس معهم من العلم الا كنغبة طير اصغر
بجز اسکے اور کچھ نہین کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین انکا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے

الطيور او اقل منها ولكن الكبر اكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير
بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ مین پانی سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے - یہ لوگ اپنے تئین بے وجہ اونچا کھینچتے

حق ومن كان تبوء ذروة في الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي
ہین اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا گزین ہو وہ انکی نظر مین ایک جاہل غبی ہے اور جو شخص

ومن ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجّال فانظروا كيف
درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ انکے نزدیک ایک کافر دجال ہے - سو دیکھو کیسی حقیقتین

عميت عليهم الحقايق وكذلك يجعل الله مآل الزائغين المعتدين - وقد رئيتم
ان پر چھپ گئین اور خدا ایسا ہی اُن لوگون کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھی چلتے اور حد سے گذرتی ہین - اور آپ لوگون نے دیکھا

اننا كيف اوذينا من لسنهم انهم كذبونا شتمونا - لعنونا وما كان لهم علينا ذنب
کہ ہم کیسے ان لوگونکی زبانون سے ستائے گئے اُنھون نے ہمین جھٹلایا گالیان نکالین لعنتین کین اور ہمنے کوئی انکا گناہ نہین کیا تھا

وما كنا مجرمين - ثم ما اقتصروا عليه بل جاؤا يهرعون الينا مشتعلين وسمّونا
اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا - پھر اُنھون نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

كافرين - وما كان لهم أن يتكلموا في مسلمين الا خائفين ولكنهم لا يبالون

کا فر کہا اور انہیں نہیں چاہئے تہا کہ بے ڈر ہو کر مسلمانون کے حقمین ایسی کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالی کی ممانعت

نهي ذي الجلال بل لهم اعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مومنا

کی کچھہ پروا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کامون مین لگے ہوئے ہین مسلمانون کو کہتے ہین کہ تو مومن نہین

ويعلمون انهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا فبعدوا عن الحق فقست

اور جانتے ہین کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چھوڑتے ہین اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہین سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے

قلوبهم يفعلون ما يشاؤن ولا يتقون افتراءا ولا زورا وكذلك افتروا علينا وحثوا

اور انکے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہین کرتے ہین نہ افترا سے کچھہ پرہیز اور نہ جہوٹہہ سے کچھہ خوف اور اسی طرح انہون نے ہم پر افترا کیا

ناسا كثيرا من ذوي سفه على ايذائنا وكفرونا من غير علم ولا برهان مبين -

اور بہت سے نادان لوگون کو ہمارے ستانے کیلئے اٹھایا اور ہمین کافر ٹہرایا حالانکہ کوئی بھی وجہ کفر نہین تہی --

وامامهم في هذه الفتاوى شيخ عاري الجلدة من الحلل الانسانية والديانة الايمانية

اور ان فتوون مین پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے

وتبعوه امثاله جهلا وحمقا وما كنا مجهولا لا يعرف بل كانوا على اسلامنا مطلعين -

اور انکے پیرو اسی کی مانند ہین جو محض جہل اور حمق سے اسکے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہین تہے جو ہمارا حال انسے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر مطلع تھے

وما صرنا بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سبر ايمانهم وتقواهم ومبلغ فهمهم وعلمهم

اور ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہین ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقوی اور ان کا اندازہ فہم اور علم سب آزمایا

وتبين ما كانوا يسترون وبان انهم كانوا حاسدين - يا حسرتا عليهم ما عطف

گیا اور جو کچھہ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کہل گیا کہ وہ حاسد ہین - ان پر افسوس کہ انہین سے ایک بہی ہماری طرف

الينا احد منهم ليسئل ما اشكل عليه حلما ورفقا وما سمعنا صكة مستفتح من المسترشدين

متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم اور رفق سے سوال کرتا اور ہمنے کسی کھٹکھٹانیوالے کا کھٹکا سنا جو رشد حاصل کرنیکا طالب

وما جاءنا احد منهم بصدق القلب وصحة النية بل بادروا الى التكفير وكفروا قبل

اور کوئی انہین سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور قبل اسکے جو ہمارا کفر

ان يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا ان هؤلاء مرتدون خارجون من الدين

ثابت ہو کافر ٹہرایا اور پھر اسی پر بس نکیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد اور دین سے خارج ہین

وفي قتلهم اجر عظيم ونهب اموالهم حلال طيب ولو بالسرقة واخذ نساءهم

اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال طیب ہے، اور انکی عورتوں کو

وسبي ذراريهم عمل صالح حسن ومن انسل بسحرة وسقط على احد من مسافريهم

پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح مین داخل ہے اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل مین نکلجائے اور انکی مسافرون مین سے

كاللصوص فهو من نخب الصالحين - هذه اقوالهم وفتاواهم وما امتنعوا الى

کسی پر چورون کیطرح ڈاکہ مارے تو وہ بڑا ہی نیکبخت اور چنی ہوئی نیکوکارون مین سے ہے - یہ انکی باتین اور یہ انکے فتوے ہین اور اب تک ان

هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الى الارعواء وما كانوا متندمين -

نہایت پرشور فتنون سے باز نہین آئے اور حیا کی طرف رجوع نہین کیا اور نہ نادم ہوئے -

ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزقونا كل ممزق ولكن هذه

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمین ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا جزاها الله منا خير الجزاء تؤوي

برطانیہ غالب اور با سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزاء خیر دے کمزورون کو اپنی مہربانی

الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف فنعيش

اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہین کرسکتا سو ہم اس سلطنت

تحت ظلها بالامن والعافية شاكرين - وان هذا فضل الله علينا واحسانه انه

کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہین اور شکر گذار ہین اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمین کسی ایسے

ما فوض امرنا الى ملك ظالم يدوسنا تحت الاقدام ولا يرحم بل اعطانا

ظالم بادشاہ کے حوالہ نہین کیا جو ہمین پیرون کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمین ایک

ملكة راحمة التي تربينا بوابل الاحسان والاكرام وتنهضنا من حضيض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمین ذلت اور کمزوری کے

الضعف والهوان فجزاها الله خير ما جازى ملكا عادلا عن رعيته واجزل لها الاجر

پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پروری کیوجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی بڑا اجر

وبارك فيها ولها وتفضل عليها بنعماء التوحيد والاسلام ورحمها كما هي رحمتنا

دے اور اسمین اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر احسان یہی کرے کہ وہ مسلمان ہوجائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اسپر رحم کرے جیسا کہ اسنے

وہو ربنا ارحم الراحمین +

ہمپر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم مین سب سے بڑہکر ہے -

وانتم تعلمون ایہا الاخوان ان فتاوی التکفیر ما کانت

اور بہائیو آپ لوگ جانتے ہین کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہین تہے

مبنیۃ علی تحقیق وما کان فیہا رائحۃ صدق بل نسجوا کلہا بمنسج الکید

اور ان مین سچائی کی بو بہی نہین تہی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور ظلم اور جہوٹھ کی تہ

والظلم والزور افتراء او حسدا من عند انفسہم وکانوا یعرفوننا ویعرفون ایماننا

پر بنے گئے تہے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تہے کہ ہم مومن ہین اور

ویرون باعینہم انا نحن مسلمون نومن باللہ الفرد الصمد الاحد قائلین لا الہ الا

اپنی آنکہون سے دیکہتے تہے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے قایل ہین۔

ہو ونومن بکتاب اللہ القرآن ورسولہ سیدنا محمد خاتم النبیین ونومن

اور خدا کی کتاب قرآن اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیا ہے مانتے ہین - اور فرشتون

بالملائکۃ ویوم البعث والجنۃ والنار ونصلی ونصوم ونستقبل القبلۃ ونحرم

اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکہتے ہین اور نماز پڑہتے اور روزہ رکہتے ہین اور اہل قبلہ ہین اور جو کچہہ

ما حرم اللہ ورسولہ ونحل ما احل اللہ ورسولہ ولا نزید فی الشریعۃ ولا ننقص منہا

خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجہتے اور جو کچہہ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہین اور نہ ہم شریعت مین کچہہ بڑہاتے اور نہ کم کرتے ہین

مثقال ذرۃ ونقبل کلما جاء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فہمنا او لم

اور ایکذرہ کی کمی بیشی نہین کرتے اور جو کچہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمین پہنچا اسکو قبول کرتے ہین چاہے ہم اسکو سمجہین یا نہ سمجہے

نفہم سرہ ولم ندرک حقیقتہ وانا بفضل اللہ من المومنین الموحدین المسلمین

بہید کو سمجہہ نہ سکین اور اسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکین اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہین -

وما خالفنا المکفرین الا فی وفات عیسی ابن مریم علیہ السلام

اور جن لوگون نے ہمین کافر ٹہرایا ان سے ہم صرف اس بات مین اُنکے مخالف ہین کہ ہم حضرت عیسے کی وفات

فاغتاظوا غیظا شدیدا وملئوا منہ کانہم لا یومنون بآیۃ یا عیسی انی متوفیک

کے قایل ہین وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بہر گئے گویا انہین اس بات پر کچہہ ایمان نہین کہ اے عیسے مین تجہے وفات دونگا

کالمومنون

بوعد الوفات الذي قد صُرّح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيتني التي فيها
اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں جسمیں حضرت عیسیٰ کا اقرار
اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلّهم في شك
ہے کہ تونے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جسمیں اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک
من كتاب مبين - فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين -
میں ہو چکا تھا آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پھینک دیا
وتعجّبتُ ولا تعجّبَ من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار
اور مینے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُس کے گمراہ کرنے سے کچھہ تعجب بھی نہیں کہ اسملک کے اکثر مولوی
فسد ولحتے عُطّلت حواسهم وسُلبت عقولهم وغُمرت مداركهم وكدّرت آراءهم
بگڑ گئے یہانتک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہوگئے اور اُنکی عقلیں مسلوب ہوگئیں اور انکی دماغی قوتیں گم ہوگئیں
وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة
اور اُنکی رائوں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور اُسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی
والمعرفة والدراية وتركهم في ظلمات لا يبصرون لا ياخذهم رقّة على مصائب
اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھہ کر کچھہ بھی نرم نہیں ہوتا
الاسلام يكفروننا ويكفرون كل من خالفهم من المسلمين في ادنى امر ولو في بعض مسايل الاستنجاء
ہمیں کافر ٹھیراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان اُنکے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنی بات میں بھی انکا مخالف ہے
ويدّعون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى
اگرچہ کسی استنجا کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمانوں کو دھکے دیدیکر دین سے باہر نکالتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکھوں سے
قد غلبوا وكثر مذهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب واتخذوا
دیکھتے ہیں کہ نصاری غالب آگئے اور اُن کا مذہب زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہر ایک بلندی اُنہیں کے حصہ میں آگئی
العبد العاجز الها ونحتوا الها وابا ورسوا على خزعبلاتهم امثال الجبال والربا وعلماءنا
اور ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھیرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر پہاڑوں اور ٹیلوں کی
هؤلاء عقد والجهلاتهم لحبا وصارت كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا وجمعوا رواياب
طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ اُنکے آگے اُنکی باطل باتوں کے سننے کیلئے زانو بزانو بیٹھ گئے اور اُنکی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کے لئے ہوا کے حکم میں ہوگئیں

واهية كحاطب ليل او طالب سيل ونصروا النصارى بكلماتهم و

اور بیہودہ اور سست روائتین انہون نے جمع کین جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہو یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور انہون نے اپنی

قالوا ان المسيح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من كمال وجلال وعظمة فهو

نصاری کو اپنی باتون سے مدد دی جیسا کہ انہون نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات مین بےمثل ہے اور جو کمال اور بزرگیان اُسمین پائی جاتی ہین

لا يوجد في غيره انه كان على اعلى مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند تولده

اُس کے غیر مین نہین پائی جاتین وہ ایک یہ ہے جو اعلے درجہ پر گناہون سے پاک ہے شیطان نے اسکی پیدائش کیوقت اُسکو

ومس غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفة حتى خاتم النبيين

چھوا نہین اور بجز اسکے سب نبیون کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت مین نبیون مین سے اُسکا کوئی بھی شریک نہین یہانتک

وقالوا انه كان خالق الطيور كخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي

اور خدا تعالی کیطرح وہ پرندون کا بھی خالق تھا اور خدا تعالی نے اپنے اذن سے اُسکو اپنا شریک بنایا سو وہ سب پرندے

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا

جو دُنیا مین پائے جاتے ہین دو قسم کے ہین کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکر

ابن مريم من الخالقين ـ ويشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون ما فيها

ابن مریم کو خالق بنا دیا ـ اور لوگون مین یہ عقاید شائع کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ان عقیدون

من البلايا والمنايا ويؤيدون المتنصرين ـ وهلك بها الى الآن الوف من

مین کیا کیا بلائین اور موتین ہین اور نصاری کو مدد پہنچا رہے ہین ـ اور ان عقاید کی شامت سے اب تک ہزارون انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين ـ وما كان في القرآن

ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب مین داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن مین مسیح کے پرندے

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير

بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہین بھی نہین اور خدا نے اِس قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہین فرمایا کہ فیصیر

حيا باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظروا لفظ فيكون ولفظ طيرا

حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرًا باذن اللہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرًا مین غور کرو

لم اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وحيا فثبت من ههنا

کیون اس علیم حکیم نے انہین دونون لفظون کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ

ان الله ما اراد ههنا خلقا حقيقيا كخلقه عز وجل ويؤيده ما جاء في كتب

کہ اس جگہ خدا تعالی کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائیدہ بیانات

التفسير من بعض الصحابة ان طير عيسى ما كان يطير الا امام اعين الناس

کرتے ہین جو بعض صحابہ سے تفسیرون مین بیان ہوئے ہین اور وہ یہ کہ عیسی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تہا جبتک کہ وہ لوگون کی

فاذا غاب سقط على الارض ورجع الى اصله كعصا موسى وكذلك كان احياء عيسى

نظرون کے سامنے رہتا تہا اور جب غائب ہوتا تہا تو گر جاتا تہا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تہا جیسے عصا موسی کا اور عیسی کا مُردونکو زندہ کرنا

فاين الحيات الحقيقي فلاجل ذلك اختار الله تعالى في هذا المقام الفاظا تناسب

بہی ایسا ہی تہا سو اس جگہ حیات حقیقی کہان ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالی نے اس مقام مین وہ لفظ اختیار کیے جو استعارات کے مناسب

الاستعارات ليشير الى الاعجاز الذي بلغ الى حد المجاز وذكر مجاز البينّ اعجازا

حال تہے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حدتک پہنچا تہا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُن کے معجزہ کو

فحمله الجاهلون المستعجلون على الحقيقة وسلكوه مسلك خلق الله من غير تفاوت مع

جو خارق عادت تہا بیان فرما دے پس اس مجاز کو جاہلون نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ مین داخل کیا جو الہی پیدایش کا مرتبہ ہے حالانکہ

انه كان من نفخ المسيح وتاثير روحه من غير مقارنة دعاء فهلكوا واهلكوا كثيرا من

وہ صرف نفخ مسیح اور اسکی روح کی تاثیر سے تہا اور اس کے ساتہہ کوئی دعا نہیں تہی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے اور بہتونکو

الجاهلين - والقران لا يجعل شريكا في خلق الله احدا ولو في ذباب او بعوضة

جاہلون مین سے ہلاک کیا - اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت مین شریک نہین کرتا اگرچہ ایک مکہی بنانے یا ایک مچھر بنانے مین شراکت ہو

بل يقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا القران كالمتدبرين - فالامر الذي ثبت

بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً و صفاتاً واحد لا شریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑہو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑہتے ہین - سو جو امر عقلاً و نقلاً

عقلا ونقلا واستدلالا لا ينكره احد الا الذي ما بقي في راسه مرة انسانية

و استدلالاً ثابت ہوگیا اسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جسکے سر مین انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا

ولحق بالاخسرين السافلين - ولا يقول احد كمثل هذه الكلمات الا الذي نسي

اور زیان کارون اور تحت الثری جانیوالون کے ساتہہ جاملا - اور ایسی باتین کوئی مُنہہ پر نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی

طريق التوحيد ومال الى الجاهلية الاولى وما بلغ نظره الى نتائجها الضرورية ومفاسدها

راہ کو بہول گیا اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہوگیا اور اسکی نظر ان عقیدون کے لازمی نتیجون اور چہپے ہوئے مفاسد تک

(الفائدة) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر

پہونکہ سے زندہ کرنا ایسا تہا جیسے نظر سے مارنا - منہ

الحنفية او الذي رسا على جهله عمداً وغرق في لجة التقليد غرقاً حتى فقد اثر

نہین پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتون پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا مین غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی

حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين

آزادی کے نام ونشان کو کہو بیٹھا اور ایسے جال مین پہنس گیا جس سے نجات نہین اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا

والذي آمن بالقرآن والقى نفسه تحت هدايانه فلن يرضى بمثل هذه العقائد

اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتون کے نیچے اپنے تئین ڈالدیا سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی

بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض بيناته ومحكماته صريحاً

نہین ہوتا بلکہ وہ ایسی باتون کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتون کے کہلے کہلے معارض ہین ناجائز

واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايومن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته

سمجھیگا اور اس سے بڑھکر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لاکر پہر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتون سے انکار

ويتبع المتشابهات ويترك المحكمات ويحرف القرآن ويغير معانيه من مركزها

ہو جاوے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور محکمات کو چہوڑدے اور قرآن کی تحریف کرے اور اسکے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم

المستقيم ويوئيد باقواله قوماً مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن

سے پہیر دے اور اپنی باتون سے مشرکون کو مدد دے - مگر وہ شخص جسنے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچہ اُسمین

بما فيه صدقاً وحقاً فاي حرج عليه واي ضير ان ترك روايات أخرى التي

ہے اُن سب باتون پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجہہ لیا پس اسپر کونسا حرج اور کونسا مضایقہ ہے اگر وہ ایسی روایتون کو

تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطعي يقيني الذي يساوي

چہوڑدے جو قرآن کے کہلے کہلے بیانات کی مخالف ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہین

ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلاً معان تخالف نصوصه واختار الموافق ولو

جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہین اور وہ معنے اختیار

بالتاويل بل هذا من سير الصالحين المتقين - ومن سير الصديقة رضي الله عنها

کرے جو اسکے موافق ہین اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکبختون اور متقیون کا طریق ہے - اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

أم المؤمنين - فالواجب على المومن المسلم المتورع الذي يتقي الله حق التقات

ام المومنان کو طریق اور خصلت یہی ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنیکا ہے ڈرتا ہو واجب ہے

ان يعتصم بحبل الله القرآن ولا يبالي غيره الذي يخالفه واذا رأى وانكشف

جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اسکے غیر کی کچھہ پروا نہ کرے جو اسکا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب اسپر کھلے کہ

عليه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا في فهم امر فليس من ديانته

بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑگئے ہیں تو اسکی دیانت

ان يتبع اغلاطهم ويقبلها بغض البصر ولا يفارقها بتفهيم مفهم ويرسو عليها

سے بعید ہوگا کہ انکی غلطیونکی پیروی کرے اور آنکھہ بند کرکے انکو قبول کر لیوے اور کسی سمجھانیوالے کے سمجھانے سے باز نہ آوے

ابدا او لا يلتفت الى الحق الذي حصحص والرشد الذي تبين فان امرا اذا ثبت

او ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نکرے کیونکہ جب ایک امر ثابت

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلا جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہوگیا تو اس کے قبول کرنیسے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریزگاہ نہیں مثلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا عدوى اي لا تجاوز علة من مريض الى غيره ولا يعدي شيء شيئا ولكن التجارب

لاعدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے

الطبية قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نرى باعيننا ان بعض الامراض مثلا

اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بعض مرضیں مثلا

داء الجمرة التي يقال لها في الفارسية آتشك يعدي من امرأة مبتلاة بهذا المرض

آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجلا ينكحها وبالعكس وكذلك نرى في عمل الابرة الذي مبني على تخمير مادة مجدر فانه

مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جیسے چیچک والے کے خمیر

يبدي آثار الجدري في المعمول فيه فهذا هو العدوى فكيف ننكره فان انكاره

سے ٹیکا کا عمل کیا جاوے تو اگر بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہیں کیونکہ

انكار علوم حسية بديهية التي ثبتت عند مجربي صناعة الطب وما بقي فيها شك

اسکا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے ثابت ہو چکے ہیں اور اُن میں ان بچوں کو

للاطفال اللاعبين في السكك فضلا عن رجال عاقلين فلا بد لنا من ان نؤول

بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں چہ جائیکہ عقلمند مردونکو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لاتخالف الحقيقة الثابتة وان لانفعل كذلك فكانا

کہ ہم اِس حدیث کی تاویل کریں اور اِن معانی کی طرف پھیریں جو ثابت شدہ حقیقت کی مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک

دعونا كل مخالف ليضحك علينا وعلى مذهبنا فاذن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل

مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہمپر اور ہماری مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے - پس ہم اس حدیث کی تاویل

هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوى نفيا للسراية

یوں کرینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجذوم في حديث اخر فما كان مراده من هذا

من کل الوجوہ ایک کی مرض دوسری میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے

القول من غير ان التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الدائر بالكون و

تھے جبکہ آپنے ایکدوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنیکے لئے ممانعت فرمائی ہے اور اُن کے چھونیسے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اِس بات

الفساد الا بحكمه وارادته ومشيته واذا اولنا كذلك فتخلصنا من شبهات المعترضين

سے بجز اسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اسکے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں

والذي نفسي بيده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله

کوئی موثر نہیں اور جبکہ ہمنے یہ تاویل کی تو ہمنے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم

من نزول عيسى وغيره الا معاني تاويلية فلا تعجل ولا تعن فتن المفسدين - هذا

نے اِس مقام اور اسکے مشابہ دوسری مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت ہو

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في

یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچہ کے منہہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنیمیں ہے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا فلا يقبلون

سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کرنیکے لئے جھک جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمسے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو

الحق مع انه ليس فيه دقة واغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق المبين

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھہ اسمیں دقت نہیں بلکہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے -

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي صحت صحتها قالوا انؤمن

اور جب اُنکو کہا جاوے کہ حق تو کھل گیا اب تم اُسکو قبول کرو اور اُن معانی پر ایمان لاؤ جنکا صحیح ہونا ثابت ہو گیا تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو

+ (الفائدة) لو كان المراد من نزول عيسى نزوله بذاته لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسيح يرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع [illegible]

اگر نزول عیسیٰ سے مراد حقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپ یوں ذکر کرتے کہ آنحضرت نے یہ کہا کہ مسیح واپس آئیگا نہ یہ کہ اُترینگا کیونکہ جانیکے بعد جو شخص آوے اُسکو واپس آنیوالا کہتے ہیں نہ اُترنیوالا - منہ

بامور تخالف اقوال اسلافنا وان كان اسلافهم من الخاطئين المخطئين - ونرى

جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہین اور اگرچہ اُن کے متقدمین نے اپنی راؤن مین خطاہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہین

انهم قد خنقوا وان ثلوج البخل قد تساقطت على ارض قلوبهم بشدتها وتمدكانتها

کہ یہ لوگ دبائے گئے ہین اور بخل کی برفین کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ اُنکے دلونپر گرین اور اُن کے سبزہ کو

تحتفت شطاءها وردفها حصا التعصب فسحقت الاستعدادات تحتها كالحديد

دبا لیا اور پیچھے سے تعصب کے سنگریزے اُنپر پڑے سو اُنکی استعدادین اُنکے نیچے ایسی پیسی گئین جیسے

تحت مطرقة القين او القطن تحت مطرقة الطارقين - والعجب منهم ومن عقلهم

لوہا لوہار کے ہتوڑی کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دہنئے کے دہنکی کے نیچے دہنی جاتی ہے اور اُنپر اور اُنکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ

انهم يرون باعينهم ان كلماتهم الباطلة المضلة قد اضرت الاسلام اضرارًا

اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اُنکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہین

عظيمًا والناس باستماعها يخرجون من دين الله افواجا ويلتحقون بالنصارى بما

اور لوگ اُنکی باتون کو سنکر دین اسلام سے نکلتے جاتے ہین اور نصاری مین داخل ہوتے جاتے ہین کیونکہ

سمعوا من صفات المسيح وعصمته الخاصة وخلوده الى هذا الوقت وقدرته الكاملة

وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا ابتک زندہ رہنا اور اُسکی قدرت کاملہ خالقیت مین

في الخلق والاحياء على قدر ما وجد مثله في احد من النبيين - ويشاهدون

اور زندہ کرنے مین اس مبالغہ سے سنتے ہین جسکی نظیر اور نبیون مین نہین پائی جاتی - اور یہ مولوی لوگ

(هذه العلماء) هذه المفاسد كلها ثم لا يتنبهون ولا يرتجف فوادهم ولا تذوب اكبادهم

ان تمام فسادون کو دیکھ رہے ہین پھر خبردار نہین ہوتے اور ان کے دل نہین کانپتے اور ان کے جگر نہین پگھلتے

ولا ياخذهم رحم ورقة على امة النبي ونبكي عليهم ونصرخ صرخة متموجة فلا يسمع

اور اُمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہین آتا ہم اُنپر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین سو کوئی ہمارے گریہ کو

احد بكاءنا ولا صراخنا بل يكفروننا مغتاظين -

نہین سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ مین آکر کافر کہتے ہین -

وانما مثلنا في هذه الايام ايام غربة الاسلام كمثل خابط في واد في الليلة

اور ہماری مثل ان دنون مین جو غربت اسلام کے دن ہین اُس مسافر کیطرح ہے جو جنگل مین اور اندھیری رات

المظلمة او صارخ في اللظى المضرمة. فلا نجد مغيثا من قومنا الا الواحد

مین بھٹکتا پھرتا ہے یا اسکی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ مین فریاد کررہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی قوم مین نہین پاتے مگر

الذي هو رب العالمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعناهم

وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگون سے نہایت درجہ ناامید ہوگئے گویا ہمنے ان کو انکی

في قبورهم قلنا مرارا فما سمعوا وايقظنا انذارا فما استيقظوا وخضعنا

قبرونمین دفن کردیا ہمنے بہت کہا مگر اُنہون نے نہین سُنا ہمنے خوف دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی

اطوارا فما خضعوا فقلنا اخسئوا اخسئا ان الله غني عنكم ولا يعباء بكم وسياتي

مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہمنے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہین اور وہ ایسی قوم لے آئیگا

بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين -

جو اسکے دین کے مددگار ہونگے اور صادقون سے پیار کرینگے -

فحاصل الكلام اني اذا رئيت هذه الامراض والسموم سارية

اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب مینے یہ بیماریان اور یہ زہرین اس ملک کے اکثر مولویون

في عروق اكثر علماء الهند ورئيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رئيتهم ضاربين

مین دیکھین جو انکی رگون مین پہنچ چکی تہین اور دیکھا انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپروا پایا بلکہ مینے دیکھا کہ وہ تو

بعود ومزمار آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة

اور ہی بانسلی بجا رہے ہین اور ہر ایک بانسلی بجانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے مین مشغول ہے

وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتوبون ولا يتندمون بل اراهم

اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور ان سے خوش ہو نہ توبہ کرتے اور پچھتاتے ہین بلکہ مین دیکھتا ہون

يصرون ويفخرون على جهلاتهم ويصفقون بالايادي فرحين - ويكفرون

کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہین اور خوشی سے تالیان بجاتے ہین اور بڑی دلیری سے مومنون کو

المومنين مجترئين كانهم في مامن من مواخذة الله ومحاسباته وكان الله لا يسئل

کافر ٹھہراتے ہین گویا اُن کو خدا تعالی کے مواخذہ سے بکلی امن ہے اور اُسکے محاسبہ سے بےغم ہین گویا خدا ان سے

عنهم ولا يقول لم تقفوا ما لم يكن لكم به علم ولا ينبأهم بما في صدورهم في يوم كلا

سوال نہین کریگا اور نہیں کہیگا کہ تم کیون ایسی بات کے پیچھے پڑ گئے جسکا تمہین قطعی اور یقینی علم نہین تہا اور ان کے دلی ارادے انپر ظاہر نہین کریگا ہرگز نہین

بل انهم من المسئولين۔
بلکہ اُن سے باز پرس ہوگی۔

ورئیتُ ان الفتن لیست محدودة الی انفسهم بل العامة قد
اور مینے دیکھا کہ فتنے اُنہین کے ذات تک محدود نہین رہی بلکہ عوام الناس انکی سیٹی پر جمع ہو گئے

اجتمعوا علی صفیرهم واغتروا بتقاریرهم الیابسة الملمعة فاشتعل غیظ العامة
ہین اور اُن کی خشک اور ملمع باتون پر فریفتہ ہو گئے سو عام لوگون کا غصہ ہمپر بھڑکا اور اُنکا

علینا وتبوّغ دمهم بتهیج المفترین۔ وحسبوهم عالمین متدینین صادقین۔
خون بباعث افترا پردازون کی انگیخت کے جوش مین آیا۔ اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہین

فلما زلزلت ارض الهند کلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضعت فی
پس جب ہند کی زمین مین ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین ہلگئی اور علماء مین مینے بخل اور حسد پایا تو مینے اپنے دل مین ٹھان

نفسی ان اعرض عنهم فارًا الی مکة وان اتوجه الی صلحاء العرب ونجباء ام القری الذین
لیا کہ ان لوگون سے اعراض کرون اور مکہ کیطرف بھاگون اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدون کیطرف توجہ کرون کیونکہ وہ

خلقوا من طینة الحریة ونفوقوا درّ الاهلیة فالقی الله فی قلبی عند مسّ هذه
آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلبیت کے دودھ سے پرورش پائے ہین سو خدا تعالی نے اس حاجت کے پیدا ہونیکے وقت

الحاجة ان اولف کتبا فی لسان عربی مبین۔ فالفت بفضل الله ورحمته وتوفیقه
میرے دل مین یہ القا کیا کہ مین کھلی کھلی عربی مین چند کتابین تالیف کرون۔ سو مینے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

کتابا اسمه التبلیغ ثم کتابا اخر اسمه التحفة ثم کتابا آخر اسمه کرامات الصادقین
سے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام تبلیغ ہے پھر دوسری تالیف کی جسکا نام تحفہ ہے پھر تیسری تالیف کی جسکا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الفت بعدها حمامة البشری فیه بشری الذین یطلبون الحق وتفصیل کل
پھر چوتھی تالیف کی جسکا نام حمامة البشری ہے اور حمامة البشری مین ان لوگون کے لئے بشارتین ہین جو حق کے طالب ہین

ما قلنا من قبل والتی تنهال من تلك الرسائل متفرقا یعطی هذا الکتاب مجتمعا
اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابون مین بیان کر چکے ہین اور جو کچھ پہلی کتابون سے متفرق طور پر فوائد علمیہ کی بارش

للجائعین۔ ونسبته الیها کنسبة شجرة الی بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا
چوتھی یہ کتاب حمامة البشری بھوکے ہون کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابون کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کیطرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب خوب اور مبسوط ہے

مبارکًا واما ثمن هذه الکتب فهی هدیة لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و
اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہی کہ یہ کتابین ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

للمصریین والافرنقیین کلهم ولکل من کان عالمًا منصفًا مع صفر الید واما غیرهم
مصریون اور افریقیون کیلئے تو مفت بطور ہدیہ ہین اور ایسا ہی اُسکے لئے بہی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسرے ان

فعلیهم ان ارادوا اشتراءها ان یرسلوا روبیة فی ثمن الحمامة وکذلک فی ثمن الکرامات
کو قیمت سے ملینگی سو اگر وہ خریدنا چاہین تو لازم ہے کہ حمامۃ البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بہیجین اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین

ونصفها فی ثمن التبلیغ وآنتین للتحفة ان کانوا مشترین - وانا نقصنا آنة من ثمن
کے لئے اور آٹہہ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور ہمنے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے

التحفة رعایتًا للشائقین -
بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے -

وما الفت هذه الکتب الا لکباد ارض العرب وکان اعظم مرادی
اور مینے ان کتابون کو صرف زمین عرب کے جگر گوشون کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تہی

ان تشیع کتبی فی تلک الاماکن المقدسة والبلاد المبارکة فرئیت ان شیوع
کہ ان مقدس جگہون اور مبارک شہرون مین میری کتابین شائع ہو جاوین پس مینے دیکہا کہ کتابون کا

الکتب فی تلک البلاد فرع لوجود رجل صالح یشیعها وایقنت ان شهرة کتبی وانتشارها
ان ملکون مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنیوالا ہو اور مینے یقین کیا کہ میری کتابونکا

فی صلحاء العرب امر مستحیل من غیر ان یجعل الله من لدنه ناصرا منهم ومن اخوانهم فکنت
صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہی بجز اس صورت کے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے اُنہین سے اور اُن کے بہائیون

ارفع اکف الضراعة والابتهال لتحصیل هذه المنیة وتحقیق هذه البغیة حتی اجیبت
مین سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو مین تضرع کے ہاتہ اٹہاتا اور دعائین عاجزی سے کرتا تہا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئے حاصل

دعوتی واعطیت لی بغیتی وقاد الیّ فضل الله رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء
اور متحقق ہو یہان تک کہ میری دعا قبول کیگئی اور میری مراد مجہے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کہینچ لایا جو صاحب

العرب ومن الصالحین - ووجدته طیب الاعراق کریم الاخلاق مطهرة الفطرة لوذعیا
علم اور فہم اور مناسبت تہا اور علماء عرب اور نیکبختون مین سے تہا اور مینے اسکو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا

المعيا ومن المتقين ـ فابتهجت بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي وحسبته باكورة

سو میں نے اُسکی ملاقات سو جو میری عین مراد تھی خوشش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پہل میں نے اُس کو

دعائي وتفاءلت به بخير ياتي وفضل يجيء وازدهاني الفرح وصرت يومئذ من المستبشرين

خیال کیا اور آنیوالی خیر اور بجا سے والے فضل کیلئے میں نے اسکو ایک نیکفال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھکو ہلا دیا اور میں

هنيت نفسي هنالك وشكرت الله وقلت الحمد لك يارب العالمين ـ

میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اُسوقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا

وتفصيل ذلك ان شابا صالحا وسيما جاءني من بلاد الشام اعني من

اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا یعنی

طرابلس وقاده الحكيم العليم اليّ ولبث عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت

طرابلس سے اور حکیم و علیم اُسکو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنی اسوقت تک میرے

فتوسمت فيه الخير والرشد ووجدت في ميسمه انوار الصلاح ورأيت فيه سمت

پاس رہا اور میں نے فراست سے اُسکے وجود کو بامہر دیکھا اور اُسمیں رُشد پایا اور اسکے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحا کے

الصالحين ـ ثم امعنت في حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنور اعطي

نشان پائے ـ پھر میں نے اُسکے حال اور قال میں غور کی اور اُس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اُس نور اور

لي والهام قذف في قلبي فآنست حسن تقاته ورزانة حصاته ووجدته رجلا صالحا

الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھکو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقل اُسکو حاصل ہے اور آدمی نیکوقت

تقيا زاكيا غالبا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين ـ ثم اعطاه الله حظا من

سے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور اُن کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے ـ پھر خدا نے اُسکو کچھ حصہ میری

معرفتي فدخل في المبائعين ـ وقد انفتح عليه باب عجيب من معارفنا والف كتابا

شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اُس پر

وسماه ايقاظ الناس وهو دليل واضح على سعة علمه وحجة منيرة على اصابة رايه

کھولدیا اور اُس نے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ایقاظ الناس کہا اور وہ کتاب اُسکی وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اسکی رائے صائب پر ایک

ويكفي لكل مُمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثيرا من كتب الحديث

روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اُس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتب حدیث

والتفسير وفكر فكرا عميقا في كل امر فهو در افكاره و نور انظاره وليس علامة
اور تفسیر کی جمع کین اور ہر ایک امر مین پوری پوری غور کی سو یہہ کتاب اُسکے فکرون کا ایک دودہ اور اُسکی نظرون کا ایک نور ہے
العارف من دون المعارف واني اذا قرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه
اور عارف کی علامت اُسکی معرفت کی باتین ہی ہوتی ہین اور جب مینے اسکی کتاب کو پڑہا اور صفحہ صفحہ کرکے اُسکے باب دیکھے اور اسکی چادر
فاستملحت بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعو ان يشيع
اٹھائی تو مینے اُسکے بیان کو ملیح پایا اور اُسکی شان کی مینے تعریف کی اور مینے اُسمین کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اُسکو بٹہ لگادے
الله كتابه مع كتبي ويضع فيه قبوليتا ويدخل فيه روحا منه ويجعل افئدة من
اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اُسکی کتاب کو میری کتابون کے ساتہہ شایع کرے اور اسمین قبولیت رکہدیوے اور اسمین اپنی طرف سے
الناس تهوى اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين
ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جہکجادین اور اُسکی مولف کو دونون جہان مین بدلہ دے اور اُسکے مقاصد مین برکت ڈالے
ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه
اور اسکو مقبولون مین داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اُسکے اخلاص نے اُسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتون کو
ويخبرهم عن اخبارنا ويكون مناديا ويطلق نداء في كل ناحية ويشيع الكتب
اپنے وطن کے علماء تک پہنچادے اور ہماری خبرین اُنمین پہیلادے اور منادی بنکر ہر ایکطرف آوازین پہنچادے اور کتابون کو شایع کرے
ليتضح الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعوله في الليل
تا اُن لوگون پر حقیقت کہل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائین کرتے تہے۔
والنهار واري انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يترع اللسان
اور مین دیکہتا ہون کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ مین مرد صادق ہے بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک
في كل مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل الله حبنا في قلبه فيحبنا ونحبه وكلما وعد اللہ فعله ونكلم
چراگاہ مین مطلق العنان نہین چہوڑتا اور خدا تعالی نے ہماری محبت اسکے دلمین ڈالدی سو ہم سے وہ محبت رکہتا ہے اور ہم اُس سے اور جو کچہہ
فانتقن انه هو اهله وسينجز كما وعد وارجوان يجعله الله سببا لربيع بذرنا وسوغ
اُسنے کہا اور وعدہ کیا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ اُسکا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کریگا اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اسکو ہماری بیج کی نشو و نما اور
حلبنا وهو احسن المستبين ورئيت انه رجل مرتاض صابر لا يشكو ولا يفزع و رئيت
ترو تازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودہ اُسکے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے اور خدا سببون سے نیک تر ہے اور مینے دیکہا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع

مرارًا انه يقنع على ادنى الماكولات والملبوسات ولو لم يكن له لحاف فلا يطلبه بل يدفع البرد

اسکی سیرت نہین اور مینے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنی چیزون کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنی ملبوسات پر اگر لحاف ہو تو اسکو مانگتا نہین

من التضحي واصطلاء الجمر ولا يسئل تعففا ووجدت فيه اثار الخشوع والحلم والانابة

بلکہ دہوپ مین بیٹہنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہی اور تکلیف اٹہا کر اپنے تئین سوال سے باز رکہتا ہی مینے اسمین فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمی

ورقة القلب والله اعلم وهو حسيبه وما قلت الا ما رئيت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تكشف

دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے مینے جو دیکہا سو کہا پس خدا کی رحمت سے کچہہ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی

ما دهمنا من حرج بسعي هذا الرجل والله يفعل ما يشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد

سے ان حرجون کو اٹہا دے جو ہمین پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہین سکتا اور جو کچہہ

وهو حافظ دينه وناصر كل من ينصر الدين -

وہ دیوے کوئی اسکو رد نہین کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہی اور تمام ان لوگونکی مدد کرتا ہی جو اسکے دین کی مدد کرین -

واعلموا ايها الاخوان ان امر اشاعة الكتب في ديار العرب وتبليغ معارف

اور بہائیو یہ بہی تمہین معلوم رہی کہ دیار عرب مین کتابونکے شایع کرنیکا معاملہ اور ہماری کتابون کے عمدہ مطالب عرب کے

كتبنا اليهم ليس بشيء هين بل امر ذو بال لا يتمه الا من هو اهله فان هذه المسائل الغامضة

لوگون تک پہنچانا کچہہ تہوڑی سی بات نہین بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہی جو اسکا اہل ہو کیونکہ یہ باریک مسائل

التي كفرنا وكذبنا لها لا شك انها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه

جنکے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے اور جہٹلائے گئے کچہہ شک نہین کہ وہ عرب کے علما پر بہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویون پر

الديار لا سيما على اهل البوادي الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة ولا يتدبرون حق

گذر رہی ہین بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسایل سے بیخبر ہین اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا

التدبر انظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة الا قليل منهم الذين انار الله فطرتهم وهم من النادرين

ہے سوچتے نہین اور انکی نظرین سطحی اور دل جلد باز ہین مگر انہین قلیل المقدار ایسے بہی ہین جنکی فطرتین روشن ہین اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہین

فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم اقتضت المصلحة الدينية ان نتخير

سو ان مشکلات کیوجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم

لهذا الامر عالما مذكورا الذي اسمه محمد سعيدي النشار الحميدي الشامي ولا شك ان وجوده

مذکور کو منتخب کرین جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہی اور کچہہ شک نہین کہ اسکا وجود

* الحاشية - مسكنه طرابلس شام ملك سيريه ويقال لها بالسنة الانكليزيه تريبولي وهي مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون اكواسا منه

لهذا المهم من المغتنمات ومجيئه عندنا من فضل قاضي الحاجات وهو خير قلبا ونعم
اس مہم کے لئے ازبس غنیمت ہی اور اس کا اس جگہ آنا خداتعالی کے فضل مین سے ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی

الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو بهذا التقريب
ہے اور اس طرف ضرورت بہی سخت ہی پس شاید خدا اُسکے ہاتھ پر ہماری کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے

يصل وطنه وينجو من تكاليف السفر العنيف ويتخلص من مفارقة المألف والاليف
اپنے وطن مین پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتون سے نجات پاوے اور وطن اور دوستونکی جدائی سے بہی رہائی ہو اور تم کو خداتعالے

وتوجرون عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا لله وما انا الا ناصح امين -
سے اجر ملے اور مینے صرف اللہ کے لئے یہ باتین کی ہین اور مین امانت سے نصیحت کرنیوالا ہون -

والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون فليس عندنا جواب هذا الحمق
اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہین کرین گے اور نہ سنین گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا

من غير ان نحولق على قولهم ونسترجع على فهمهم الا يعلمون ان العربيين سابقون
بجز اسکے اور کوئی جواب نہین کہ ہم اُنکے اس خیال پر لاحول پڑہین اور انکی سمجھ پر انا للہ کہین کیا نہین جانتے کہ عرب کے لوگ حق

في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالاصل في ذلك وغيرهم اغصانهم
کے قبول کرنے مین ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہے ہین بلکہ وہ اسبات مین جڑ کیطرح ہین اور دوسری اُنکی شاخین ہین -

ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمته واني اجد
پہر ہم کہتے ہین کہ یہ سارا کاروبار خداتعالی کیطرف سے ایک رحمت ہی اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کو قبول کرنیکے لئے سب سے زیادہ حقدار اور

ريح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات الياس ولا تكونوا من القانطين - ولا تظنوا ظن السوء
قریب اور نزدیک ہین اور مجھے خداتعالی کے فضل کی خوشبو آرہی ہے سو تم نومیدی کی باتین مت کرو اور ناامیدون مین سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیون

وان بعض الظن اثم فاتقوا الظنون الفاسدة التي تتزعزع منها ارض ايمان الظانين
مین مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہین - سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت صالحہ

وتتزعزع النية الصالحة وتكثر وساوس الشياطين - وقوموا متوكلا على الله وقدموا
مین جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑہتے ہین - اور خدا کے توکل پر کہڑے ہو جاؤ

من خير ما استطعتم واعدوا لاخيكم من زاد يكفيه لسفره البحري والبري وكان
اور کوئی نیکی کرلو جو کرسکتے ہو اور اپنے بہائی کیلئے کچھ زادِ سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

الله معكم و وفقكم و هو خير الموفقين +

خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہین توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے -

فنرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

پس ہم اہل مقدور دوستون کے اخلاص سے امید رکھتے ہین کہ اس کام کے اہتمام کیطرف ساری دل

هذا الامر بكل القلب وكل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ فى الكلام و نستنهض هم

اور ساری ہمت سے مصروف ہون اور ہمین کچھہ حاجت نہین کہ ہم زیادہ کہین اور کلام مین مبالغہ کرین اور پر تکلف

همم الاحباء والمخلصين ببيانات مملوة من التكلفات فانا نعلم ان الاشارة كافية

بیانون سے اپنے دوستون اور مخلصون کو تحریک دین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ انکے لئے اشارت کافی ہو گی

لاحباءنا المتصدقين - فليعط كل احد منهم بقدر قدرته التى اعطاه الله ولا يستحيي

صدقہ کرنا انکی عادت ہے - پس چاہیئے کہ ہر ایک انمین سے بقدر خداداد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحتشم من ان ينفع بالقليل وليعلم ان الغرض ان يعطي ولو كانت فلسة او ربعه او قل

کہ وہ کچھہ تہوڑا دیتا ہے اور اسبات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہی ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اسکا چوتہا حصہ یا کہجور

من الفتيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيثيته ان شاء - وما هذا الاعمل

کے اندر کے چہلکے سے بہی تہوڑا اور جو شخص خوش اوقات کہاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض لله

طلاب وجه الله ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ويبارك الله فى ماله واهله وعياله وما تنفقون

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بہی بہلائی کرے گا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا اسکے مال اور اہل اور عیال مین

فى سبيل الله فهو عائد اليكم فى الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا فان اعطيتم بذرا فلكم زرع ذرا

برکت دیگا اور جو کچھہ تم خدا کی راہ مین خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت مین پہر لوٹ کر واپس آئیگا اور تم نقصان نہین اٹہاؤ گے پس اگر تم

وان اعطيتم قطرة فلكم بحر فضل من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہو گی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہو گا اور خدا نیکو کاروں کا کبہی اجر ضائع نہین کرتا - کیا تم جانتے ہو کہ یون ہی

ويرضى عنكم ربكم ولما يجدكم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا الله

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تمکو اپنی رضامندی کی راہون مین سرگرم نہ پایا اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر مین ٹہرے ہو

وكونوا من الذين يوثرونه على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنة

اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگون کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسون پر مقدم کر لیتے ہین اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگارون کے ساتھ ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

وينظر الله اتحبونه او تحبون اشياء اخرى وستبعدون عن هذه اللذات ولا تبقى هذه المجالس

جگہ میں اور خدا دیکھتا ہی کہ تم اُس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہی کہ تم ان لذتوں سے دور کردئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہنگی

ونظارتها ثم ترجعون الى الله وتسئلون عما عملتم وعما جاهدتم فى سبيله فقوموا ايها الناس

اور اُنکے دیکھنے والی پھر تم خدا تعالی کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے اسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اُٹھو

قوموا الوقت يذهب قوموا سريعا ولا تقعدوا مع المترفين - ولسنا بالموجب حقا لمن لا يوجب

اے لوگو اُٹھو وقت جاتا ہی جلد اُٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر ادائے حق واجب

الحق على نفسه ولا يكلف الله نفسا الا وسعها وما انا من المتكلفين - وما اتوجه الا الى الذي يصفى

نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسیقدر تکلیف دیتا ہی جو اسکی وسعت میں ہی اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں - اور میں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو محبت

الودّ واترك الذي منعه البخل فصد ولحق بالذين بخلوا فرد وعدّ من المخذولين -

سے دوستی خالص کرتا ہی اور میں اسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کار خیر سے منع کردیا اور بخیلوں سے ملگیا اور ردّ کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا -

وليعجل المرسلون للارسال فان الوقت ضيق والضيف العزيز مستعد

اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہی اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہی اور ہم پر واجب

للسفر وقد وجب علينا اعلام المتغافلين باسرع اوقات فلا ينبغي ان تقعدوا كسالى بعد ما بيّنت

ہوچکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کرکے بیٹھے رہو بعد اسکے جو میں نے اس امر کی ضرورت

لكم ضرورة هذا الامر فقدموا للمعاضدة ولا تاخروا وانفضوا ايديكم تؤجروا وكونوا فى سبيل الله

بیان کردی پس تم مدد کے لیئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالی کے راہ میں

سابقين - وليرسل ههنا فى قاديان من كان مرسلا من درهم او دينار وليبين فى مكتوبه

ایک دوسرے سے سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھہ درہم یا دینار بھیجتا ہو اور اپنے خط میں بیان کردے کہ یہ روپیہ

انه ارسل له بل الاولى ان يرسل اليه باسمه بلا واسطتى ليجمع عنده كلما يجئ وليطمئن به قلبه

اُسکے لئے بھیجا گیا ہی بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اُسیکے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ جو کچھہ آوے وہ سب اُسکے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اسکا دل

وان نفس القربات اعلاء كلمة الاسلام وهذا وقته فلا تضيعوا وقتكم وقوموا كالخادمين -

اس سے اطمینان ہو اور سب للہی عملوں سے جو خدا تعالی کی قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو

ايها المسلمون فرّوا الى الله واتقوا الفتن التى هاجت وماجت حولكم وفيكم واعملوا

اے مسلمانوں خدا کیطرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہی ہیں اور آپہنچے ہیں

عملاً يرضاه ليكون لكم زلفى لديه ولتاخذكم رقة على دينكم فانه ضعف وبدء الشيب بفوديه

اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہین خدا تعالی کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے کہ تمہین اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہے

والشيب غير طبعي حدث من نوازل الحادثات و التكاليف المتتابعات ولينظر كل احد منكم

اور اسکی کنپٹیون مین بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہین اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نازلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کی باعث سے ظاہر ہو گیا اور چاہیئے

عمله وليفتش خطراته وليزن بضاعته التي اعدها للاخرة ولينقد دراهمه التي جمعها لذلك

کہ ہر ایک شخص اپنے عملون کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اُس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلیئے تیار کی ہے اور اپنے

السفر هل هي وازنة جيدة او مغشوشة ناقصة ولا يخدع نفسه ولا يغرّ بنفسه من المغشوشات

اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کیلیئے تیار کیا ہے کیا وہ پوری وزن کا اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے

وليتدارك قبل ذهاب الوقت ولا تقعد كالغافلين ـ

اور اسکو خطرہ مین نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلون کیطرح مت بیٹھا رہے

ايها الناس زكوا نفوسكم وطهروا صدوركم ولا تفرحكم جيفة الدنيا وشحومها

اے لوگو اپنے نفسون کو صاف کرو اور اپنے سینون کو پاک بناؤ اور تمہین دُنیا کا مُردار اور اُسکی چربی بے ہوش نہ کرے

ولا تجلبكم اليها كلابها ولا تموتوا الا مسلمين مطهرين ـ ولا تتقوا لعن المخلوق فانه سهل هين

اور اسکے کتے تمہین اُس گوشت کیطرف نہ کھینچین اور بجز پاک مسلمان ہونیکی حالت کے مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو

واتقوا لعن اللاعن الذي يسود الوجوه لعنه ويلقي في هوة السافلين هذا ما اوصيناكم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اُس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت مونہون کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنیوالون کے گڑھے مین ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے

فتذكروا ما اوصينا واشهدوا انا بلغنا والله خير الشاهدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سو اس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہمنے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہون سے بہتر ہے اور آخری دعوت ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفین خدا کو ہین جو رب العالمین ہے

اعلان

نرجو ان تتوجه الدولة البريطانية بمراحمها العظمى الى هذا

ہم امید رکھتے ہین کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس

الاعلان وتحملق بعد لہا الى الصل الذي يلدغ

اعلان کیطرف توجہ کریگی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو اُسکی خیرخواہونکو

نصحاءها وينضنض نضنضة الثعبان

کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

یا قیصرة الهند صانك الله عن الآفات وكان لطفه معك فی كل ارادات الخيرات

اے قیصرہ ہند خدا تجھکو آفتون سے نگہہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ مین اُسکا

وحفظك عن الدواهي والحادثات جئناك مستغيثين بما اوذينا من لسان رجل وكلمه

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھکو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بنکر تیرے پاس آئے ہین کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور

المحفظات وقد سمعنا انك تحليت بمحاسن الاخلاق ـ وتخليت فی عدلك مما يسم

اُسکے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہین اور ہمنے سنا ہے کہ تو نیک خلقون سے آراستہ ہے اور اپنے عدل مین ان باتون سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بجور الجائرين ـ

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تونے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹھرادی ہے اور ظلم کرنیوالون کے ظلم پر راضی نہین ـ

هذا خُلقك ونحن مع ظل حمايتك نُلدغ من شرّ بعض المعادين

یہہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ او

ونعضّ من انياب العاضين ـ ويصول علينا كل ضلّ بن ضُلّ ويسبّ نبيّنا الكريم

اُن کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر ایک شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جسکو باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا اور ہر ایک جاہل ذلیل

كل جهول مهين ـ ويسعى أن نُعدّ من الباغين ـ

ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں ـ

واما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزائد اقبالك وبارك الله في

اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا میں برکت دے

دُنياكِ واصلح مآلك ان رجلا من الذين ارتدوا من دين الاسلام ودخلوا في

اور تیرا انجام بھی بخیر کرے تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے نکلکر عیسائی ہو گئے ہیں

الملة النصرانية اعني النصراني الذي يسمّي نفسه القسيس عماد الدين الف كتابا

یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

في هذه الايام لخدع العوام وسماه توزين الاقوال وذكر فيه بعض حالاتي بافتراء بحت

ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اسکا نام توزین الاقوال رکھا ہے اور اسمیں ایک خالص افترا

لا اصل له وقال ان هذا الرجل رجل مفسد ومن اهل العداوت واني وجدت في طريقته

کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اسکے طریق چال چلن

مشيه آثار البغاوت وليس من نصحاء الدولة واتيقّن انه سيفعل كذا وكذا وانه

میں بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

من المخالفين ـ

مخالفوں میں سے ہے ـ

فالملخّص انه حثّ الحكومت في ذلك على ايذائي ومع ذلك فرّغ اناءه

پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اسکے مجھے گالیان

في سبّي وازدرائي وافرغ قذر لسانه على بعض احبائي واكثر القول في ديانتنا المقدسة

دینی اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا کہ جو کچھ اسکے برتن میں تھا سب باہر نکالدیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے

[illegible]

وشتم خیر الرسل صلی الله علیه وسلم وبالغ فی التوهین ۔ وتکلم بکلمات ترتجف
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیان دین اور توہین مین مبالغہ کیا ۔ اور ایسی باتین کہین جن سے

منها القلوب وتهیج فی الافئدة الکروب وسوف نکتب قلیلاً منها ونجوب استار
دل کانپ اُٹھتے ہین اور انہین بے قراریان جوش مارتی ہین اور ہم کسیوقت اُنمین سے کچہہ تہوڑا سا لکہین گے

الجاهلین ۔
اور جاہلونکے پردے پہاڑینگے

والان ننبّه الدولة العالیة مما افتری علینا وزعم کانا من اعداء الدولة
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتون کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہین جو ہمپر اُسنے افترا کین اور گمان کیا

البرطانیة فلیعلم الدولة ان هذه المقالات کلها من قبیل صوغ الزور ونسج الشرور
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہین سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتین از قبیل آرائش دروغ اور شرارت بافی ہین

ولیس فیها رائحة الصدق مثقال ذرّة وما حمله علی ذلک الا بعض المصالح التي
اور ایک ذرہ بہی سچائی کی بو اُنمین نہین اور ان باتون پر اسکو صرف اسکی بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان

لائی فی نفس تلک المکائد ویبسّرها اکابر القسیسین ۔ والحمد لله ان کلماته المفتریات
فریبون کے اندر دیکہے ہین اور ایک یہہ بہی اُسکی غرض ہے کہ تا اپنے بڑے پادریونکو خوش کرے اور شکر خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات

شیء لا تخفی علی الدّولة حقیقته فنحن في مأمن من شرّه ونری خدماتنا اللامعة للردّ
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین اور ہم اُسکی شرارت سے امن مین ہین اور ہم اپنی روشن خدمات کو اُسکی

علیها کالشهب للشیاطین ۔ ولا یخفی علی الحکام طریقتي وشأني ولا ممشی مُواریاً
باتون کے رد کرنیکے لئے ایسی دیکہتے ہین کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنیکے لئے اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہین اور میں آنسے چہپ کے

عنهم عیانی بل الحکومة البرطانیة تعرفني وتعرف آبائي وتنظر مهیعي ومدعائي وتعرف
چلتا نہین بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجہے اور میرے باپ دادون کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدعا کو دیکہہ رہی ہے

اصلي ومنبعي ولا تجهل بیتي ومربعي وتعلم انا لسنا من المفسدین المعادین ولا الباغین
اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بیخبر نہین اور جانتی ہے کہ ہم مفسدون اور دشمنون اور باغیون اور

الطاغین ۔ وما خرجت الان من مغارة لتکون الدولة من امري فی غرارة
طاغیون مین سے نہین ۔ اور مین ابہی کسی غار مین سے نہین نکلا تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو ۔

بل الدولة علی امثالنا من المباھین ـ ومن توسّم اقوالنا واستشف افعالنا

بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے خیرخواہون پر ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتون کو بنظر غور دیکھے گا اور ہماری افعال پر

فلا تخفی علیہ اعمالنا وانا من الصادقین ـ والدولة تغوص الی اعماقنا ولیس علیہا

ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا سو اسپر ہماری کارگذاریان چھپی نہیں رہینگی اور ہم سچے ہین اور یہ گورنمنٹ ہماری گہراؤتک غوطہ مار رہی ہے اور اسپر ہمارے

الخفاء ـ ولہا افکار عادیات لا تواھقہا وجناء اذا ما ترکض آراءہا فی ارض مقاصدھا

امر پوشیدہ نہیں ـ اور اس گورنمنٹ کی فکرین تیز دوڑنیوالی ہین کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتی جبوقت گورنمنٹ

فتفری ادیم الارضین ـ وکل عقل عندھا الا عقل الدین ـ ونرجوان یفتح اللہ علیہا

اپنی رایون کو مقاصد کے زمین مین دوڑاتی ہے تو وہ رائین روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جاتی ہین اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے

ھذا الباب ایضًا کما فتح ابوابًا اُخریٰ واللہ ارحم الراحمین ـ

اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہین کہ یہ دروازہ بھی اُسپر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا یخفی علی ھذہ الدولة المبارکة انا من خُدّامہا ونصحائہا ودواعی

اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین کہ ہم قدیم سے اُسکی خدمت کرنیوالے اور اسکے ناصح اور خیرخواہ نہیں سے ہین

خیرھا من قدیم وجئناھا فی کل وقت بقلب صمیم وکان لابی عندھا زُلفیٰ وخطاب التحسین

اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہین اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا

ولنا لدیٰ ھذہ الدولة ایدی الخدمة ولا نظن ان تنسہا فی حین ـ وکان والدی

اور اس سرکار مین ہماری خدمات نمایان ہین اور مین گمان نہین کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلادیگی اور میرا والد

المیرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولة وذوی الخلة و

میرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کی خیرخواہون اور مخلصون مین سے تھا اور

عندھا من ارباب القربة وکان یصدر علی تکرمة العزة وکانت الدولة تعرفہ غایة المعرفة

اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اُسکو خوب پہچانتی تھی

وما کُنّا قط من ذوی الظنة بل ثبت اخلاصنا فی اعین الناس کلّھم وانکشف علی الحاکمین ـ

اور ہمپر کبھی کوئی بدگمانی نہین ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگون کی نظرون مین ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا ـ

ولتستطلع الدولة حُکّامہا الذین جاؤنا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام اعینہم وکیف سبقنا

اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم مین رہے اور ہمنے انکی آنکھون کے سامنے کیسی زندگی

فی کل خدمة مع السابقین۔

بسر کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمت مین سبقت کرنیوالون کے گروہ مین رہے۔

ولا حاجة الی تفصیل هذه الحقائق فان الدولة البریطانیة مطلعة

اور ان حقیقتون کے مفصل بیان کرنیکی کچھہ حاجت نہین کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب خلوص

علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی کانت تری منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتون کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور مین آئین خاصکر

وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم الدولة ان ابی کیف مدها فی حین محاربات

دہلی کے مفسدہ کے وقت مین۔ اور اس گورنمنٹ کو یہہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اسکو ایسے وقت مین

مشتدة الهبوب وفتن مشتطة اللهوب وانه آتا الدولة خمسین خیلا مع الفوارس

مدد دی کہ جب لڑائیون کی ایک سخت آندھی چل رہی تھی اور فتنے بہڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مددا منه فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول

کے دنون مین پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد مین سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ

الاهوال مع ایام العسر والاقلال وذهاب عهد الامارت الآبائیة وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تہا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے دن آگئے تہے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور

فلینظر من کان له نظر صحیح او قلب امین۔

دل امین رکھتا ہے اسکو چاہئے کہ سوچے ؟۔

ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفاة ووجب الارتحال ولو قصدنا

اور میرا باپ اسیطرح خدمات مین مشغول رہا یہانتک کہ پیرانہ سالی تک پہنچگیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر

ذکر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوین۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم

ہم اُسکی تمام خدمات لکھنا چاہین تو اِس جگہ سما نسکین اور ہم لکھنے سے عاجز رہجائین۔ پس خلاصہ کلام یہ ہی کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے

برق الدولة وقائما علی الخدمة عند الضرور حتی اعزته الدولة بمکاتیب رضاءها وخصته

مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتین بجالاتا رہا یہان تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اُسکو

فی کل وقت بعطاءها واسعت له بمواساتها وتفضلت علیه بمراعاتها وحسبته من دواعی

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤن کے ساتھ اُسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکھی اور اُسکو اپنی خیرخواہون

الخير ومن المخلصين - ثم اذا توفی ابی فقام مقامه فی هذه السير اخی الميرزا غلام قادر
اور مخلصون مین سے سمجھا - پہر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتون مین اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر

وغمرته مواهب الدولة كما غمرت والدي وتوفی اخي بعد ابی فی بضع سنين - ثم بعد وفاتهما
تہا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہوگئین جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تہین اور میرا بہائی چند سال بعد اپنے والد کی فوت ہو گیا

قفوت اثرهما واقتديت سيرهما وذكرت عصرهما ولكني ما كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة
پہر ان دونون کی وفات کے بعد مین انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتون کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا لیکن مین صاحب مال اور

ولا ذا املاك وارضين - بل تبتلت الى الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين -
صاحب املاک نہین تہا بلکہ مین انکی وفات کے بعد اللہ جل شانہ کیطرف جہک گیا اور انہین جا ملا جنہون نے دنیا کا تعلق توڑ دیا

وجذبني ربي اليه واحسن مثوای واسبغ علیّ من نعماء الدّين - وقادني من تدنسات
اور میرے رب نے اپنی طرف مجہے کہینچ لیا اور مجہے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتون کو مجہہ پر کامل کیا اور مجہے دنیا کے آلودگیون اور مکروہات

الدنيا الى حظيرة قدسه واعطانی ما اعطاني وجعلني من الملهمين المحدّثين -
سے نکال کر اپنی مقدس جگہ مین لے آیا اور مجہے اسنے دیا جو کچہہ دیا اور مجہے ملہمون اور محدثون مین سے کر دیا

فما كان عندی من مال الدنيا وخيلها وافراسها غير اني اعطيت جياد الاقلام
سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گہوڑے اور دنیا کے سوار تو نہین تہے بجز اس کے کہ عمدہ گہوڑے قلمون

ورزقت جواهر الكلام واعطيت من نور يؤمنني العثار ويبين لی الآثار فهذه
کے مجہکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجہہ کو دئے گئے اور وہ نور مجہہ کو عطا ہوا جو مجہے لغزش سے بچاتا اور رست روی کے آثار مجہہ پر

الدولة الالهية السماوية قد اغنتني وجبرت عيلتي واضاءتني ونورت ليلتي وادخلتني
ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجہے غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجہے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجہے

فی المنعمين - فقصدت ان اعين الدولة البرطانية بهذا المال وان لم يكن لی
منعمون مین داخل کیا سو مینے چاہا کہ اس مال کے ساتہہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرون اگرچہ میرے پاس

من الدراهم والخيل والبغال وما كنت من المتمولين -
روپیہ اور گہوڑے اور خچرین تو نہین اور نہ مین مالدار ہون -

فقمت لامدادها بقلمي ويدی وكان الله فی مددی وعاهدت الله تعالى
سو مین اسکی مدد کیلئے اپنی قلم اور ہاتہہ سے اٹہا اور خدا میری مدد پر تہا اور مینے اسی زمانہ سے خدا تعالی سے یہ عہد کیا

منذ ذلك العهد ان لا أؤلف كتاباً مبسوطاً من بعد الا واذكر فيه ذكر احسانات

کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہین کرونگا جو اسمین احسانات قیصرہ ہند کا ذکر ہو اور نیز اُسکے ان

قيصرة الهند وذكر مننها التي وجب شكرها على المسلمين ومع ذلك كان في خاطري

تمام احسانون کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانون پر واجب ہے اور با وجود اسکے میرے دل مین یہہ بہی تہا کہ مین

ان ادعوا القيصرة المكرمة الى الاسلام واهديها الى الربّ الذي هو خالق

قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کرون اور اُس رب کیطرف اُسکو رہنمائی کرون جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ

الانام فانّها احسنت الينا والى آبائنا وما كان جزاء الاحسان الا ان ندعولها في

اُس کا احسان ہم پر اور ہمارے باپ دادون پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچہہ نہین کہ ہم اُس کی

الدنيا دعاء الخير والاقبال وفوز المرام ونسئل الله لعقباها ان ترزق توحيد

دنیا کی خیر اور اقبال کے لئے دعا کرین اور اُسکی عقبی کے لئے خدا تعالی سے یہ مانگین کہ اسلامی توحید

الاسلام وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلام وتعرف الرب الذي احد صمد ما ولد وما

کی راہ اُس کے نصیب کرے اور حق کی راہون پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتین جانتا ہے اور اُس رب کو پہچانے

وُلد وتعطى نعماء ابد الآبدين

جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اُسکو ابدی نعمتین ملین۔

فالّفت كتبا وحرّرت في كل كتاب ان الدولة البريطانية محسنة الى مسلمي

سو مینے کئی کتابین تالیف کین اور ہر یک کتاب مین مینے لکہا کہ دولت برطانیہ مسلمانون کی محسن ہے اور مسلمانون کی اولاد

الهند وتنتجعها ذراري المسلمين - فلا يجوز لاحد منهم ان يخرج عليها ويسطو عليها كالبغاة

کی ذریعہ معاش ہے پس کسیکو ان مین سے جائز نہین جو اُس پر خروج کرے اور باغیون کی طرح اُسپر حملہ آور ہو

العاصين - بل وجب عليهم شكر هذه الدولة واطاعتها في المعروف فانها تحمي دماءهم

بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اُسکی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانون کے خونون اور

واموالهم وتحفظهم من سطوة كل ظالم وقد نجّتنا من انواع الكروب وارتجاف القلوب

مالون کی حمایت کرتی ہے اور ہر یک ظالم کے حملہ سے اُنکو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمین اُسی نے بیقراریون اور دل کے لرزنے سے

فان لم نشكر فكنا ظالمين - فالشكر واجب علينا دينا وديانة ومن لا يشكر الناس

بچایا سو اگر شکر نکرین تو ظالم ٹہرین گے - پس شکر ہمپر از روے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص آدمیون کا شکر نہین کرتا

ما شكر الله والله يحب المقسطين - وانا لن ننسى اياما وازمنة مضت علينا قبلها
اُسنے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا اُنہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم اُن دنوں اور اُن زمانوں کو بھول نہیں
ووالله ما كان لنا امن فيها الى دقيقتين فضلا عن يوم او يومين وكنا نمسي ونصبح متخوفين
گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں اُن وقتوں میں دو منٹ بھی امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے
فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل ديار وفي
سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شایع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں انکو شہرت دی ہے اور ان کتابوں کو
الناس اجمعين - وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب والعجم وغيرها لعل الطبائع الزائغة
یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جنمیں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تاکہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے
تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامتثالها وتقل غوائل
براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور
المفسدين - ولعلهم يعلمون ان هذه الدولة محسنة اليهم فيحبونها طائعين - هذا
مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تاکہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ انکی محسن ہے اور محبت سے اسکی اطاعت کریں - یہ میرا کام
عملي وهذه خدمتي والله يعلم نيتي وهو خير المحاسبين - وما فعلت ذلك خوفا من هذه
اور یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنیوالا ہے اور میں نے یہ کام گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اسکے
الدولة او طمعا في انعامها واكرامها ان فعلت الا لله وامتثالا لامر خاتم النبيين - فان
کسی انعام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض خدا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے
نبيّنا وسيّدنا ومولانا حبيب الله وخليله محمّد المصطفى صلعم قد امرنا ان نثني على
نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف
المنعمين ونشكر المحسنين - فلاجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعت وبثثت منتها
کریں جنکے ہم نعمت پروردہ ہیں اور اُنکا ہم شکر کریں جنسے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا اسکی مدد کی
واشعتها في كل بلدة من ملكنا المعلوم الى بلاد العرب والروم وحثثت الناس على طاعتها
اور اُس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو اُٹھایا کہ تا اسکی فرمانبرداری کریں
ومن كان في شك فليرجع الى كتابي البراهين - وان لم يكف لشكه فلينظر كتابي التبليغ
اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اسکے شک کے دور کرنیکے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ

وان لم يطمئن فليقرء كتابي الحمامة وان بقي معذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة
اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حمامة البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادة القرآن میں

وليس حرام عليه ان ينظر في هذه الرسالة ايضًا ليتضح عليه كيف علنت بصوت عال في
غور کرے اور اسپر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تاکہ اسپر کھل جائے کہ میں کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا ہے کہ اس گورنمنٹ سے

منع الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين۔
جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔

فلو كنت عدوا لهذه الدولة لفعلت فعلا خلاف ذلك وما ارسلت
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابیں

هذه الكتب في هذه الاشتهارات الى ديار العرب وبلاد اسلامية وما قدمت قدمي
اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم

لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي
نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جنہیں جہاد کی سخت

فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد اكنت ارجو
ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے

انعاما من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون عني بسماع تلك الكلمات ويزيدون
ان لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی

في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهية سخط القوم
اور برادری میں ترقی کرینگے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی

وغضبهم علي وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده اي شيء حملني على ذلك اكانت لنفسي فائدة اخرى
تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے سو اسکے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے ان کتابوں کی

ارسال تلك الكتب الى ديار ليست داخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ممالك الاسلام
ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور انکے

ولهم خيالات دون ذلك كما لا يخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لي
خیال بھی اور تھے کچھ فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرتا ہے وہ اس فائدہ کو بیان کرے

من کان من المرتابین والمعترضین علیّ ان کان من الصادقین حاشا ما کانت فائدۃ من

اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا

غیر اظہار الحق بل انی سمعت ان اقوالی ہذہ قد احفظت بعض العلماء وکفرونی کالجہلاء

بلکہ مینے سنا ہے کہ یہ میری باتین اور یہ تحریرین بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئین اور جہالت سے

فما بالیتہم بعد تفہم الحق وانکشاف طرق الاہتداء ورئیت ان ہذا ہو الحق فبینتہا ولو کان

مجھ کو کافر ٹھہرایا سو مینے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروانہ کی اور مینے دیکھا کہ یہی حق ہے سو مینے بیان

قومی کارہین۔ فاذا ثبت خلوصی الی ہذا المقدار وبرہنت علیہ بقدرٍ کافٍ

کر دیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور مینے اس قدر دلایل سے اسکو ثابت کر دیا

لاولی الابصار فمن یظن ظن السوء فی امری بعد الا الذی خبث عرقہ کالفجار

جو دانشمندون کے لئے کافی ہین پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی

وتدرب بالشر واللذع والابر وسیر الاشرار وترک سیر الصالحین۔

عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو درحقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما کان تالیفی فی العربیۃ الا لمثل ہذہ الاغراض العظیمۃ ولم یخل

اور میرا عربی کتابون کا تالیف کرنا تو انہین عظیم الشان غرضون کے لئے تہا اور میری کتابین عرب

تنتاب العربیین کتبی حتّٰی رئیت فیہم اثار التاثیر وجاءنی بعض منہم وراسلنی بعض

کے لوگون کو برابر پے درپے پہنچتی رہین یہانتک کہ مینے انہین تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس

وبعضہم ہجّنوا وبعضہم صلحوا ووافقوا کالمسترشدین۔

آئے اور بعضون نے خط وکتابت کی اور بعضون نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہوگئے جیسا کہ حق کے طالبون کا کام ہے۔

وانی صرفتُ زمانا طویلا فی ہذہ الامدادات حتی مضت علیّ احدی

اور مینے ان امدادون مین ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہان تک کہ گیارہ برس انہین اشاعتون مین

عشر سنۃ فی شغل الاشاعات وما کنت من القاصرین۔ فلی انّ ادعی التفرد فی

گذر گئے اور مینے کچھ کوتاہی نہیں کی پس مین یہ دعوی کرسکتا ہون کہ مین ان

ہذہ الخدمات ولی ان اقول انی وحید فی ہذہ التائیدات ولی ان اقول انی

خدمات مین یکتا ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین ان تائیدات مین یگانہ ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین

حرز لها وحصن حافظ من الآفات وبشرنی ربی وقال ما کان الله لیعذبهم وانت
اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہون اور بطور ایک پناہ کے ہون جو آفتون سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ
فیهم فلیس للدولة نظیری ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولة ان کانت
خدا ایسا نہین کہ انکو دکھ پہنچاوے اور تو انمین ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد مین کوئی دوسرا شخص میری نظیر
من المتوسمین۔
اور مثیل نہین اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمین مادہ ہے۔
واما الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الاسلام وباعدین
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین مین داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے
عن ظل خیر الانام فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة والمخلصین لهذه الحضرة بل نجدهم
نہین دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہون یا مخلص ہون بلکہ ہم تو دیکھتے ہین کہ وہ مداہنہ
مداهنین منافقین۔ وما دخلوا اکثرهم فی دینهم الا لیستطبوا الوجع الجوع ولیفعموا
اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہین۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی مین محض اسی لئے داخل ہوئے ہین تا اپنی درد گرسنگی کا علاج
کاس الولوع فسیتشرون ذات بکرة اذا رأوا انهم اخرجوا من روض الرتوع ویعجبون
کرین اور اپنے حرص کے پیالون کو لبالب بھر دین سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر ہو جائینگے جبکہ دیکھینگے کہ چراگاہ
الناس من وشك الرجوع ونحن نراهم منذ اعوام مناجین للاخفار کلئام ولا نجد فیهم
سے نکالے گئے اور لوگون کو اپنے جلد پھرنے سے تعجب مین ڈالینگے اور ہم تو انکو کئی برسون سے دیکھ رہے ہین
شیئا من الاوصاف الا عشق الضعف والصحاف والف الجیفة کالغداف وما نجدهم
کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار ہین اور ہم انمین بجز اسکے کوئی خوبی نہین پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانون اور پیالون
الا مترفین۔ وسیعلم الدولة البرطانیة کم منهم من المخلصین الصادقین۔ ووالله انا
مین بھرے ہوئے ہون عاشق ہین اور دنیا کے مردار ایسے دوست ہین جیسے کوا اور ہم انکو جانتے ہین کہ دنیاوی نعمتون نے انکو بھرا کر دیا، اور عنقریب گورنمنٹ
نشاهد باعیننا ان اکثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا فی النصاری من التکالیف
انگریزی جان لیگی کہ کس قدر انمین مخلص صادق ہین۔ اور بخدا ہم اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہے ہین کہ اکثر انمین سے محض تکالیف نفسانیہ
النفسانیه واثقال الدین ولهب الاجوفین وکان المسلمون مطلعین علی عرهم وشرهم
اور قرض کے بوجھ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشون کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ مین داخل

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفرهم فتوجهت هذه الطائفة الى قسيسين بمارو الصيص

ہوئے اور مسلمان لوگ انکی حرص کی خارشں اور انکی شرارتون سے مطلع تہے پس اُنہوں نے کچہہ پروانہ کی سو یہ لوگ پادریوں کیطرف متوجہ

اقبالهم وزينة دنياهم وكثرت مالهم ومعدلك وجدهم غافلين من مقاصدهم بحقى وحسبوا الادیار بقعة النوکی

ہوئی کیونکہ انہون نے انکے اقبال کی چمک دیکھی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور باوجود انکو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا

فتمائلوا عليها خادعين ـ وما كان لمسلمي ديارنا ان يربوا تلك الكسالى ويكفلوهم في

ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور اُنہون نے گرجا والونکو ایک بیوقوف لوگون کا مکان سمجہہ لیا سو دہوکا دینے کی نیت سے جہک پڑے اور ہمارے ملک کے

ماکلهم ومشاربهم وملبوسهم ويتركوهم معذورين مستريحين كالحبالى ويحملوا نفقاتهم

مسلمان ایسے سست اور کاہل لوگونکی پرورش نہین کرسکتے تہے اور یہ نہین ہوسکتا تہا کہ انکے کہانے پینے اور پہننے کے مصارف اپنے ذمہ اوٹہالین اور انکو

على انفسهم ويتركوهم ليا كلوا ويتمتعوا فارغين ـ فان المسلمين قوم ضعفاء معسرين ـ

حملدار عورتونکیطرح معذور سمجہہ کر آرام کرنے دین اور تمام خرچ انکے اپنے ذمہ کرلین اور ان کو صرف کہانے پینے کیلیے فارغ چہوڑ دین کیونکہ مسلمان

ولا يفضل عنهم ما يصرفون الى غيرهم فمن اين وكيف يفعمون وعاء البطالين ـ فلما رأوا ان

ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور انکے مالون مین اسقدر بچت نہین ہوتی جو کسی دوسرے کو دین پہر کہان سے اور کیونکر نکمے لوگون کے برتن بہر سکین سو عیسائی مرتد ہون

اهل الاسلام لا يحملون اثقالهم ولا يبالون اقلالهم توجهوا الى قسيسين مصطادين ـ

نے جب دیکہا کہ مسلمان اُن کے بوجہون کو اوٹہا نہین سکتے اور فقر وفاقہ کی پروا نہین رکہتے تو شکار ڈہونڈتے ہوئی پادریونکیطرف دوڑے

فاجتمعوا في الكنائس من داء الذئب والخوى المذيب طمعا في اموالهم و

سو گرجاؤن مین بہوکہ کیوجہ سے جو گلاتی جاتی تہی جمع ہوئے اور یہ سب کچہہ انکے مالون

طموحا الى اقبالهم واخذوا يبسرونهم باغلاظ الكلام في شان خير الانام ويطرفون في

کی لالچ اور انکے اقبال پر نظر دوڑانیسے ظہور مین آیا اور پہر انہون نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق مین سخت اور نہایت درشت

التوهينات واختراع الاعتراضات ليروهم انهم متنفرين من الاسلام وفى التنصر متشددين

کلمے استعمال کرکے پادریوں کو خوش کرتے اور نئے نئی قسم کی اہانتین اور اختراع اور اعتراض انکے لئے بناتے تاکہ انکو دکہلا دین کہ وہ

وليحصل لهم قربتهم بوسيلتها وليقضوا اوطارهم بتوسطها ويكونوا في اعينهم صالحين

اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب مین پکے ہین اور تاکہ ان بے ادبی کی باتون سے انکی خاص مصاحب بنجائین اور انکی توسط سے اپنی حاجتین

متصلبين وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فترى كيف اصطادوا اكابرهم

پوری کرین اور انکی آنکہون مین پرہیزگار اور صالح دکہائی دین اسیطرح ان مرتدون کے تیر نشانون پر لگے اور انکی مرادین برائین پس تو دیکہتا ہے کہ کیونکر

وهبوا اموالهم وختلوا اجهالهم فاحبوهم واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين ۔ وفرضوا لهم

اور کیونکر اُنکے جاہلون کو دہوکے دئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور انپر احسان کیے گویا یہ ایک پرہیزگار و نکی فوج ہے اور ان کے لئے

فی صدقاتهم حصة وجعلوا لهم وظائف فياخذ كل احد منها ويا كلها بطالا ضجعة نومة

اپنے خیراتی مالون مین حصے ٹہرادئے اور وظیفے مقرر کردئے پس ہر ایک کر شتان اُن مین سے لیتا ہے اور محض نکمے لیٹے سوتے اس ال

وترى هم كيف يبتخترون بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار ويهتزون هزة المو سر

کو کہاتا ہے اور تو دیکہتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونیکی حالتمین وہ لٹکتے پہرتے ہین جیسے قیدی قید چہوڑکر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور ایسی خوشی کر رہے ہین جیسے

بعد الاعسار ويتلفون اموال الناس متنعمين ۔ فليت شعري لو بُنيت من هذه

وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکہتا ہے اور لوگون کا مال عیاشی مین اُڑا رہے ہین ۔ کاش اس مال سے جو ناپاک لوگون کی عیاشی کے لئے

الاموال التى تسكب كالماء فى تنعمات السفهاء جسر للعابرين او خان للمسافرين

پانی کیطرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور کرنیوالون کے لئے بنایا جاتا یا مسافرون کے لئے کوئی سرا ملیار

لكان خيرا واولى وانفع للناس من ان يُبذل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التى

کیجاتی ہے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تہا نسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال

آتلفت نفائس اموال الناس فى الخضم والقضم وما مسّهم فكر الدنيا ولا فكر الاخرة

خرچ ہوتا ایسا طائفہ جسنے کہانے چپانے مین لوگون کے نفیس اور عمدہ مالون کو ناحق کہودیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر

وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرة الحمق وقلة التدبر ثم معد ذلك

چہوبہی نہین گیا اور اُن کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا بڑا باعث کثرت حمق اور قلت تدبر ہے اور پہر باوجود اس کے

سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشح مطائب الطعام

انہین اکثر مرتد ہونیکا سبب بہوک کی آگ کا بہڑک اُٹہنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بیقرار ہونا اور اچہے اچہے کہانون کے

وحرص كاس المدام والرغبة فى الغيد والتوق الى الاغاريد والميل الى مغادات الغاديات

لالچ اور شراب کی حرص اور نازک اندام عورتون کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتون کو دیکہنے کیلئے صبح کو جانا اور گانیوالی

ومقانات القينات وغيرها من الهنات ۔ فسقطوا لاجل ذلك على الدنيا بالقلب

والی عورتون سے میل ملاپ رکہنا اور ایسا ہی اور بری خصلتین پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بہرے ہوئے دل کے ساتہہ دنیا پر گرے جیسے

الشحيح كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من العقبى غافلين ۔ ما بقى لهم شغل من غير شرب

مکہی پیپ اور رینٹہ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل رہے اور انکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہین رہا کہ شراب پیوین

الصهباء واسبال ثياب الخيلاء واكل الخبز السميذ وملاء قرب البطون بكاس النبيذ

اور ناز نخرے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالون سے

وتوهين المقدسين - ارى المدام سكنهم والغبوق خدينهم والبطن دينهم ونسوا

ساتھ بھریں اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام وہ انکا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب انکا دلی اور انکا دین

عظمة الله مجترئين -

پیٹ ہے اور پیٹ انکا دین ہے اور انہوں نے خداتعالی کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے -

لاتحامى لسنهم من الزور والدجل والمين ولايتقون درن الكذب والشين

انکی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہیں -

هذه اعمالهم ثم يسبّون المعصومين - نسوا الاخرة وفرغوا من همها بما غرّهم

یہ انکے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ

الكفارة وغلبت عليهم النفس الامارة ياكلون مايشاؤن ويقولون مايريدون لايعرفون

ہو بیٹھے اور نفس امارہ انپر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی

اوصاف الانصاف ويرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم على ذلك الا النفس التي

صفتوں سے ناآشنا اور مخالفت کی چھاتیاں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہیں

كانت خليع الرسن مديد الوسن فمالوا عن الحق الى الباطل وتركوا اصحاب اليمين

کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنی ہاتھ کی طرف والوں کو

لولاينهاهم اكابرهم عن المنكرات ولم لايمنعونهم من نقل الخطوات الى خطط الخطيّات

چھوڑ دیا انکے اکابر کیوں انکو بری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں انکو گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے منع نہیں فرماتے اور کیوں انکو

ولم يتركونهم فارغين - فعندى من الواجبات ان تكتب عليهم خدمات تناسب قوم

فارغ بیٹھا رکھا ہے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات انپر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے

كل احد وحرفته كل احد فليعط للنجار فاسًا وللطارق النقاش منجاجرفاسا وللحجام

مناسب حال ہوں پس چاہئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جاوے اور ٹھٹھے کے لئے ایک مضبوط دبنکی (پیچن) اور نائی کو

مشرطا وموسى وللعصّار معصرة عظمى لكى يشتغل كل احد منهم بما هو اهله ويمتنع

نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تا کہ ہر یک شخص انہیں سے اس کام میں مشغول ہو جائے کہ وہ اہل

من كل فضول ولغو وتأثيم ولكي يستريح الخلق من شرهم وعباد الله من اذاهم وفي ذلك
اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک مومن سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو
نفع عظيم لاكابرهم المغبونين۔
انکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں انکے اکابر کو جو زیان رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔
واما هذا الرجل الذي صال علي فما صال الا لحاجة الجائتة
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اسکو پیش آئے
الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد اوردناها عليه وعلى رفقائه في مباحثة
اور وہ یہ ہے کہ وہ اُن سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو انہیں اور ہم میں تھا
كانت بيننا وبينهم وتبين انهم على الباطل وفي ضلال مبين۔ فتندم غاية التندم
اسپر اور اسکے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور
واضطر كمذبوح واعتاص الامر عليه فما رأى طريقا يرضى به قومه الا طريق البهتان
ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اسپر کام مشکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر
فاختاره ليستر عواره بتلك المفتريات فاشرب في قلبه ان يستمد بوشاية (دروغ آراستہ) منه من اهل الحكو
ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اسکو اسنے اختیار کر لیا تا وہ اُن مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکے دل میں یہ خیال پڑ گیا کہ سرکار انگریزی
والولاية ويريش بكلمات الشر نبل السعاية لعلهم يصلبونني او يقتلونني ويعلو امر قوم
کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو
متنصرين۔ فمنشاء تحريراته هذه الخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا
پر لگا دے تا کہ حکام مجھ کو پھانسی دیدیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کرشان لوگ غالب آ جائیں۔ سو اصل موجب اسکی تحریرات کا یہ دلی منصوبے ہیں کوئی اور سبب نہیں اور اسنے
الا لعدم علمه بمراحم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدينا وقد تهادينا بامور
اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسی باہمی حق انکے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے
تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سمائنا الغمام (ابر) ليعزوه الى ظلام النمام
ایسے امور ایک دوسرے کو بطور ہدیہ دئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اسکو
وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنعاف المناضلين۔ وما رأى هذا المتجني الغبي ان الدولة
اندھیری کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

البرطانية فهيمة مدبرة تعرف كل كلمة وما تحتها وتفهم كل افتراء واهله ولا تتبع راي

ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہی ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھہ اسکے نیچے ہی پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اسکے اہل کو سمجھہ جاتی ہے

كل قتات ضنين - فما كان لاحد ان يدلي بغرور هذه الدولة او يخدعها فانها تعرف

اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دہوکہ اور فریب نہیں دیسکتا کیونکہ وہ

الخائن القتات والدخل الكاذب المفتلت ولا تشتعل كالمخدوعين - بل تهجم عقابها على

خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل بیجا دینے والا جہوٹہا اور جہوٹی مخبری کرنیوالا ہو خوب پہچانتی ہی اور دہوکہا کہانیوالوں کیطرح نہیں بہر کتی

المفترين - وتحلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يتركن سير الظالمين -

عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہی اور انکی نظر عتاب انکیطرف متوجہ ہوتی ہی جو ضعیفون پر حملہ کرتے ہین اور ظالمون کی خصلت کو نہین چہوڑتی

فالحجة التي تبرءنا من وشاية هذا الرجل وتنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو

پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہمکو بری کرتی اور اسکی منظوطی فریب سے ہمکو نجات دیتی ہی اور اسکو اپنے مقصود سے ناکام کرتی

ماذكرنا آنفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدولة

ہے سو وہی دلائل بریت ہین جو ہم ابہی لکہہ چکے ہین اور خدا تعالی جانتا ہی جو ہم ان بیجا الزامون سے بری ہین بلکہ اس بات کے مستحق ہین جو سرکار انگریزی

علينا من اعظم العطيات وتجزيے جزاءا خيرا بمزاياها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا

اپنے کامل انعام سے ہمکو متمتع فرمادے اور ہمارے نیک کام کی جزاو بہتر دیدے اور ضرورتون کیوقت ہماری مدد کرے اور ہمین اپنے احسان کرنیوالون

من المحسنين - هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت مثقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن

مین سے خیال کرے یہ وہ بات ہی جسمین ایک ذرہ کے برابر فرق نہین اور جاننے والے اُس کو جانتے ہین مگر ہمارے پاس

ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزمح المضيح وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين -

ایسے شخص کا علاج نہین جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈہونڈہنے والا ہو اور ہم وہ سب باتین کہہ چکے ہین جنمین ان جہوٹون کا رد ہی -

واما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوي اعني صاحب جريدة الاشاعة

اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکہی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ

محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين - فما نفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية التعجب

کی اور کہا کہ یہ شخص اچہا آدمی اور قابل تحسین ہے - سو ہم اس بات کا بہید نہین سمجہتے اور ہم نہایت متعجب ہین کہ کس

كيف اثنى عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مومن الذي عيب رسول الله

طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتا ہی اور کسی ایسے مومن سے راضی نہین جو محب رسول اللہ ہو

ويشتم نبينا وسيدنا صلى الله عليه وسلم بكلمات ترتجف منها قلوب المسلمين ـ وما ننكر
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں
هذا الثناء لعل البطالوی یکون عند المتنصرین هكذا ولعله نطق بكلمة سرت اعداء
اور ہم تعریف سے انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا ہے جو دشمنان
رسول الله ولكنا ما نرى ان نتكلم في هذا ولا نطول الكلام فيه وكل احد يوخذ بقوله
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے
والله يرى عباده الصالحين والطالحين ـ
اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالے نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے ـ

واما قول هذا الواشي وزعمه كاني اريد ملكوتا في الارض او امارة
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر
في القوم فان هي الا افتراء مبين ـ ونشهد كل من يسمع انا لسنا طالبي ملكوت الارض
بننے کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے ـ اور ہم ہر یک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب نہیں
ولا نريد امارة هذه الدنيا وزينتها الفانية ان نريد الا ملكوت السماء التي لا تنفد ولا تفنى
اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس کی فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں
ولا تنقضي بالموت ولا نطلب قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء بل نطلب عزيمة
اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب
قاهرة الاهواء في رضا المولى الذي هو احكم الحاكمين ـ وليس اصولنا اشاعة الفساد
کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں جو رضائے مولی احکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد
والطلاح والتبار بل ندعو الى الصلح والصلاح وطريق الابرار ونريد ان يتوب الخلق توبة
اور بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نیکوکاروں کے طریق کیطرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ
الاخيار واعظم مدعانا ان يطلب الناس حقيقة الايمان ويرغبوا الى فهم دقايق العرفان
ایسی توبہ کریں جسطرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کیطرف رغبت کریں
ويكثر التراحم والتحنن فيهم وينتهون السيئات وانواع الهنات فنجتهد لتحصيل
اور باہم رحم اور مہربانی انہیں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والدعاء والنظر والهمة هذه اصولنا فمن عزا الينا خلاف

مواعظ حسنہ اور دُعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہین یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اسکے برخلاف

ذلك فقد افترى علينا وما اقامنا على هذا الا الرب الذي يرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اُسنے ہمپر افترا کیا اور ہمین اسبات پر صرف اللہ تعالےٰ نے قایم کیا ہے وہ خدا جو اندھیری کیوقت

ويبدي دواء عند كثرة السقام وينجي عباده المضطرين ـ ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کیوقت دوا ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندونکو بیقراری کی حالتمین بچا لیتا ہے۔ اور کچھ شک نہین کہ فتنے زمین

في الارض وصعدت الادخنة الى السماء وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہین اور بہت سے دُخان آسمان کیطرف چڑھے ہین اور بگاڑنیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہوائین ہر ایک طرف اور ہر ایک

الى اقصى الارجاء ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا الى المجلدات وابكينا كثيرا من الباكين

ناحیہ سے چلی ہین اگر ہم ان تمام فتنون کی تفصیل کرنا چاہین تو ہمین کئی کتابین لکھنے کیطرف حاجت پڑیگی اور ہم

والباكيات وزلزلنا اقدام السامعين ـ وانتم تعلمون ان لكل داءٍ دواءً ولكل ظلام

کئی مردون اور عورتون کو رلائین گے اور سننے والون کے قدم ہلائین گے اور آپ جانتے ہین کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا اور ہر ایک اندھیری

ضياءً فاراد ربي ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء ا انتم تنكرونه يا معشر

کیواسطے روشنی ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندھیری کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو تمہین اس سے

العاقلين ـ ومع ذلك لسنا نميس كالامراء بل نحن نمشي في الطمر كالفقراء ولا نجر ثوب الخيلاء

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کیطرح ناز سے نہین چلتے بلکہ ہم فقیرون کیطرح پھٹے پرانے کپڑون مین

ونشكر القيصرة وحكامها على ما احسنوا الينا في ايام الضراء وندعو لها صدقا وحقا

چلتے ہین اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہین چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکّام کا اُنکے ان احسانون کیوجہ سے شکر کرتے ہین جو سختی کے زمانون

ونرسل اليها هدية الدعاء وندعوها بقول لين الى الاسلام لتدخل في نعماء

مین ہمنے دیکھے ہین اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین اور دعا کا ہدیہ اسکو بھیجتے ہین مگر یہ بات ہے کہ ہم اسکے مذہب سے راضی نہین ہین اور ہم جانتے

ابد الآبدين بيد اننا لا نرضى بمذهبها ونحسبها من الخاطئين الضالين ونعجب منها مع كمال حزمها

ہین کہ وہ خطاکارون اور گمراہون کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اسکو اسلام کیطرف بلاتے ہین تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتون مین داخل ہو جائے اور ہمین تعجب ہے

ولطافة فهمها في امور الدنيا تعبد عبدا عاجزا وتحسبه رب العالمين ـ سبحانه لا شريك له

کہ ملکہ معظمہ باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت فہم کے جو اُسکو امور دُنیا مین حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرتی اور اسکو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی

وان شاء لخلق الوفاً مثل عیسےٰ او اکبر وافضل منه دخلق ومن یعلم اسراره فتوبوا واتقوا
اسکا کوئی شریک نہین اگر چاہے تو ہزارون عیسیٰ بلکہ اُس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا ہی اور اُسکے بہید وکو کون جانتا
ان تجعلوا له شرکاء وآتوه مسلمین۔ وکیف نظن ان عیسےٰ هو الله وما قرءنا فلسفة یثبت
ہی پس ان باتون سے توبہ کرو کہ اُسکا کوئی شریک ٹہراؤ اور اُسکے فرمانبردار بدل بنجاؤ اور کس طرح ہم گمان کرین کہ عیسیٰ ہی خدا ہی اور ہمنے
منها ان رجلاً کان یاکل ویشرب ویبول ویتغوط وینام ویمرض ولا یعلم الغیب ولا یقدر
تو کوئی ایسا فلسفہ نہین پڑہا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کہاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار رہتا اور علم غیب سے بے بہرہ اور
علی دفع الاعداء ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلاً متضرعاً من اول اللیل الی اخره
دشمنون کو دفع کرنیسے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بہی قبول نہ ہو اور
فما اجیبت دعوته وما شاء الله ان یوافق ارادته بارادته وقاده الشیطان الی جبل
خدا تعالی نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اُسکے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُسکو ایک پہاڑ کیطرف
فاتبعه فما استطاع ان یفارقه ومات قائلاً ایلی ایلی لما سبقتنی ومع ذلک اله وابن اله
کہینچ لیجائے اور وہ اُسکو روک نہ سکے اور اُسکے پیچہے چلا جائے اور یہ کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میری خدا اے میری خدا تو نے مجہے کیون چہوڑ دیا
سبحانه ان هذا الا بهتان مبین۔
اور باوجود ان سب نقصانون کے خدا بہی ہو اور خدا کا بیٹا بہی۔ اللہ جل شانہ ان عیبون سے پاک ہی اور یہ صریح بہتان ہی۔
وانی رئیت عیسےٰ علیه السلام مراراً فی المنام ومراراً فی الحالة الکشفیة
اور مینے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکہا اور بارہا کشفی حالتون مین ملاقات ہوئی اور ایک ہی
وقد اکل معی علی مائدة واحدة ورئیته مرة واستفسرته ما وقع قومه فیه فاستوی علیه
خوان مین میرے ساتہہ اُسنے کہایا اور ایک دفعہ مینے اُسکو دیکہا اور اُس فتنہ کے بارہ مین پوچہا جسمین اسکی قوم مبتلا ہو گئی ہی پس اُسپر
الدهش وذکر عظمة الله وطفق یسبح ویقدس واشار الی الارض وقال انما انا ترابی وبری
دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالی کی عظمت کا اُسنے ذکر کیا اور اُسکی تسبیح اور تقدیس مین لگ گیا اور زمین کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ مین تو
مما یقولون فرئیته کالمنکسرین المتواضعین۔ ورئیته مرة اخرے قائماً علی عتبة بابی
صرف خاکی ہون اور ان تہمتون سے بری ہون جو مجہہ پر لگائی جاتی ہین پس مینے اسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایکمرتبہ مینے اسکو دیکہا کہ میرے
وفی یده قرطاس کصحیفة فالقی فی قلبی ان فیها اسماء عباد یحبون الله ویحبهم وبیان
دروازہ کی دہلیز پر کہڑا ہی اور ایک کاغذ خط کیطرح اسکے ہاتہہ مین ہی سو میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس خط مین اُن لوگون کے نام درج ہیں جو خدا تعالی کو دوست رکھتی
ہیں اور جنکو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہی اور ان

مراتب قربہم عند اللہ فقرءتہا فاذا فی اٰخرہا مکتوب من اللہ تعالیٰ ان مرتبتی عند ربی
اور اُسمین اُنکے اُن مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ انکو حاصل ہین پس مینے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہون کہ اسکی آخر مین میری مرتبہ کی نسبت
ہو منّی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی ۔ فکاد ان یعرف بین الناس ۔ ہذا ما رئیت
خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگون مین مشہور کیا جائیگا یہ ہے جو مینے دیکھا
ویکفیک ان کنت من الطالبین ۔ لا یقال انہا رؤیا او کشف ومن المحتمل ان یتمثل الشیطان
اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے ۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات مین شیطان متمثل ہو کر
فی مثل ہذہ الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورۃ الانبیاء فتقبل ہذا السرّ الجلیل
ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہین ہوتا پس اس بزرگ بہید کو قبول کر اور جو کچھہ اسکی مخالف
ولا تقبل ما قیل وانا قرءنا علیک معارف اللہ فہل لک ان ترغب فیہا وتکون من الصالحین
کہا گیا اُسکو مت قبول کر اور ہمنے تجھہ کو معارف آلٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھہ خواہش ہے کہ انہین ترغیب کرے اور نیکون مین سے ہو جائے

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردّہا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا ردّ

منہا قولہ ان قسیسی ہذا الزمان لیسوا بدجّالین ثم بعد ذلک حثّ الحکومۃ
اُنہین سے ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین پہر اسکے بعد اُسنے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے
البرطانیۃ علی ایذائی ویشیر الی ان ہذا الرجل یعتقد ان ہذہ الدولۃ ہی الدجال المعہود
ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے
وانہ من الباغین +
اور یہ شخص باغی ہے +

امّا الجواب فاعلم اننا لا نسمی الدولۃ البریطانیۃ دجالا معہودا بل نعلم
سو اسکے جواب مین جاننا چاہئے کہ ہم اِس گورنمنٹ کا نام دجال نہین رکہتے بلکہ ہم یقین رکہتے اور جانتے ہین
ونستیقن ان ہذہ الدولۃ محققۃ عاقلۃ مفکرۃ فی حقائق الموجودات وقد رزقہا اللہ
کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقایق موجودات مین فکر کرنیوالی ہے اور خدا نے اُسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم

من العلم والحكمة والفلسفة وانواع الصناعات وحفت بها المعات المعقولات فهي

کی صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اُسکے محیط ہوگئی ہین پس اسیوجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتون

تعرف الترهات وتفض ختم سر المزورات ولیست من الذین یرضون بالهذیانات

کو خوب پہچانتی اور جھوٹھ کے سربستہ راز کی مُہر توڑتی ہے اور اُنہین سے نہین جو بیہودہ باتون پر راضی ہو جائین

فکیف یمکن ان تؤمن بهذه الخرافات بل تحسبها کسمر لا اصل له او کطیف مرکب من الخزعبلات

پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتون پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اُسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کیطرح

ومع ذلك لا میل لها اصلا الی الدینیات وفتن قلبها حُبّ الدُّنیا وشوق الحکومات

اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کیطرف کچھ توجہ نہین اور دُنیا کی محبت اور حکومتون نے اسکے دل کو اپنی

فهی غریقة فی دُنیاها من الراس الی القدم فی کل الخطوات ولا تمیل الی دین واذا مالت

طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک دُنیا مین غرق ہے اور کسی دین کیطرف اُسکو میل نہین اور اگر کسیوقت میل ہو گی تو

فالی الاسلام فلا تقبل الا هذا الدّین وملّة خاتم النبیّین۔

اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین مین داخل ہو گی۔

وانّا نری انها ترمقه بعین المحب ولیست علی الضلالة کالمکب بل تزجّی ایامها

اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہین بلکہ تدبر مین اپنے دنون کو بسر کرتی ہے

فی التدبر ولا تعرض کالمتکبّر وانی اجد آثار رشدها واظن انها ستمیل الیه ولا

اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہین اور مین اُسکے رشد کے آثار پاتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ وہ جلد اسلام کیطرف میل کریگی

یترکها الله فی الغافلین الضّالین۔ وقد دخل من علمائهم فی دیننا طائفة من شبان

اور خدا اسکو گمراہون اور غافلون مین نہین چھوڑیگا۔ اور ایک طائفہ اُنکے علماء کا ہمارے دین مین داخل ہوگیا جو جوانان

روقة وشارة مرموقة وآخرون منهم یکتمون ایمانهم الی حین۔ وانا نری ان

خوشرو اور پسندیدہ صورت ہین اور اُنہین سے ایسے ہی ہین جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہماری

ملکتنا المکرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطیت لقلبها حُب الاسلام وشوق هذا الضیاء وعسی ان یدخل

ملکہ مکرمہ ہدایت پانیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالی اس ملکہ نورا

الله نور توحیده فی قلب هذه الملکة الزهراء وقلوب ابنائها العقلاء ولیس علی الله بعزیز بل قدرته صالحة

وحید کے دل اور اُس کے شہزادون کے دلون مین نور توحید ڈالدے اور خدا تعالی پر یہ مشکل نہین بلکہ اُسکی قدرت ایسے ہی کام

لهذه النور وهو على كل شيء قدير وانه يجذب اليه قلوب الطالبين - وكذلك نرى ان

کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبون کے دل کہینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکہتے ہین کہ بڑے بڑے

اعاظم اركان الدّولة يميلون الى التوحيد يوماً فيوماً وقد نفرت قلوبهم من مثل

رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہین

هذه العقائد الباطلة ولا يليق بشانهم ان يعبد وا بشرا مثلهم فى الضعف واللوازم

اور ان کی شان کے لایق ہی نہین کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کرین جو انسانون کیطرح صفات مین اور تمام

الانسانية وكيف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظاً وافراً من الفهم والعقل ولا نجد

لوازم انسانیت مین اُن کا شریک ہو اور ایسا شرک اُن سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے اُنکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہین اور فہم اور عقل بہت

فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه الاباطيل الا نادرا كالشعرة البيضاء فى اللمة

کی ہو اور ہم اس قوم کے محققون مین سے کوئی ایسا شخص نہین پاتے جو ان واہیات باتون پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کیطرح ہے

السوداء وانّى اعلم انهم بيض الاسلام وسيخرج منهم افرخ هذه الملة ويستصرف وجوههم

جو سیاہ بالون مین ہو اور مین جانتا ہون کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہین اور عنقریب انہین سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے مونہہ الہی دین

الى دين الله انهم قوم يفتشون كل امر ولا يغضون الطرف من الحق الذى حصحص ولا

کیطرف پہیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ بند نہین کرتی جو کہل گیا ہو

يتستحيون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون ومن طلب فوجد ولو بعد حين

اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہین کرتی اور ڈہونڈہتی ہے اور تہکتی نہین اور جو ڈہونڈیگا پائیگا اگرچہ کچھہ دیر کے بعد پاوے-

وامّا ما خوّف الواشى المزور الحكومة البريطانية عن بغاوتنا فما هذا

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی

الا وشاء وشتم وليس على سرّنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشى وهو ابن الايام وبيتنا

اور گالی ہے اس سے زیادہ نہین اور ہماری بہید پر تو کوئی مہر نہین ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ واقف اور زمانہ

عندها فى هذه النواح علم الاعلام وتعلم رعاياها طبقا عن طبق فلا يخفى عليها غرض هذا الواشى

دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکے نزدیک اس نواح مین اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اسپر اس نکتہ چین

وليس بمستور عليها سرّ فزعه ومقصد جزعه بل هى تعلم حق العلم امثاله الذين يريدون

کی غرض پوشیدہ نہین اور اسپر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع کا اصل مقصد چہپا نہین بلکہ وہ ایسے لوگون کو خوب جانتی ہے

مخالفة الحكام من سورة تعصبهم وفورة عداوتهم وفساد فطرتهم وما في وعاءهم

کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سی دہوکا دینا چاہتے ہین اور اُن کے برتن مین بجز فساد کے زہر کے

الاسم الفساد وما في قلبهم الا مقت الارتداد اعرضوا عن المهيمن وجلاله وعثوا

اور کچہہ نہین اور اُن کے دل مین بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہین خدا تعالی اور اسکے جلال سی ان لوگون نے

في الارض مفسدين - وقد كتبنا غير مرة انا نحن من نصحاء الدولة ودواعي خيرها

مُنہہ پہیر لیا اور زمین مین فساد برپا کرکے ہین اور ہم کئی مرتبہ لکہہ چکے ہین کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہ نہین سی ہین اور کیونکر نہ ہون اور خدا تعالی

وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها وازال بها مرارة حياتنا وكنا في ارض محياة فاهلك

نے اسکے سبب سے ہماری مصیبتون کو دور کیا اور نیز اس سی ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سانپون والی زمین پر بستی تہی تو اسکے

بها كل حية كانت حولنا وان لها علينا احسانا عظيما فلن ننسى احسانها وانا من الشاكرين

ساتھ خدا تعالی نے اُن سانپون کو ہلاک کیا جو ہماری گرد تہے اور اسکا ہمپر بڑا احسان ہی سو ہم اُس احسان کو بہول نہین سکتے اور ہم شکر گذار ہین

(واما ما ذكر هذا الواشي قصة جهاد الاسلام وظن ان القران يحث على الجهاد

اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر

مطلقا من غير شرط من الشرائط فاي زور وافتراء اكبر من ذلك ان كان احد من

برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑہکر اور کوئی جہوٹھ اور افترا نہین اگر کوئی سوچنے والا ہو سو جاننا چاہیئے کہ قرآن

المتدبرين - فليعلم ان القرآن لا يامر بحرب احد الا بالذين يمنعون عباد الله ان

شریف یون ہی لڑائی کیلئے حکم نہین فرماتا بلکہ صرف اُن لوگون کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے

يؤمنوا به ويدخلوا في دينه ويطيعوه في جميع احكامه ويعبدوه كما أمروا والذين يقاتلون

جو خدا تعالی کے بندون کو ایمان لانے سے روکین اور اس بات سی روکین کہ وہ خدا تعالی کے حکمون پر کاربند ہون اور اسکی عبادت

بغير الحق ويخرجون المومنين من ديارهم واوطانهم ويدخلون الخلق في دينهم جبرا

کرین اور ان لوگون کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانون سے بیوجہ لڑتے ہین اور مومنون کو اُن کے گہرون اور وطنون

وقهرا ويريدون ان يطفؤا نور الاسلام ويصدون الناس من ان يسلموا اولئك الذين

سے نکالتے ہین اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین مین داخل کرتے ہین اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہین اور لوگون کو مسلمان ہونے سے

غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين ان يحاربوهم ان لم ينتهوا فانظر هذه الدولة اي فساد

روکتے ہین یہہ لوگ ہین جنپر خدا تعالی کا غضب ہے اور مومنون پر واجب ہے جو انسے لڑین اگر وہ باز نہ آوین مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد

توجد فیہا من ہذہ المفاسد أیمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعت مذہبنا
ان فسادون مین سے ان مین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمین ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب سے ہمکو منع کرتی ہے یا دین
او تقاتلنا فی دیننا او تخرجنا من اوطاننا او یجعل الناس نصاریٰ ظلماً وجبراً کلا بل
کے بارے مین ہمسے لڑتی ہے یا ہمین ہمارے وطنون سے نکالتی ہے یا لوگون کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہین
انہا بریئۃ من کل ہذہ الالزامات بل ہی لنا من المعینین ثم انظر الی احکام علمنا القرآن
بلکہ وہ ہمارے لئے مددگارون مین سے ہین پہر قرآن کی ان حکمون پر نظر ڈالو جنہین خدا تعالیٰ ہمین سکہاتا ہے کہ ہمین انکے ساتھہ کیا
للذین احسنوا الینا وراعوا شؤوننا وکفلوا شجوننا وما نونا وآوونا بعد ما کنا تائہین —
معاملہ کرنا چاہیئے جو ہمپر احسان کرین اور ہماری کامونکی رعایت رکہین اور ہماری حاجات کے متکفل ہو جائین اور ہماری بوجہون کو اٹھائین
ایمنعنا ربنا من ان نحسن الی المحسنین ونشکر المنعمین کلا بل القرآن یامر بالقسط
اور ہمین پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ مین لے آوین کیا خدا تعالیٰ ہمکو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالون کے ساتھہ نیکی کرین اور دلی نعمتون
والعدل والاحسان واللہ یحب المقسطین — وقد قال فی القرآن ولتکن منکم امۃ یدعون
شکر ادا کرین ہرگز نہین بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور احسان کرنیکے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالون کو دوست رکہتا ہے اور قرآن مین اس نے
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر وما قال ولتکن منکم امۃ یقتلون الکفار
یہ فرمایا ہے کہ تم مین سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہین جو نیکی کیطرف بلادین اور امر معروف اور نہی منکر کرین اور یہ نہین کہا کہ تم مین سے لوگ ہمیشہ ایسے
ویدخلونہم جبراً فی دینہم وقال جادلہم (اے جادل النصاریٰ) بالحکمۃ والموعظۃ
ہوتے رہین کہ جو کافرونکو قتل کرین اور ان کو اپنے دین مین جبراً داخل کرتے رہین اور اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیون سے حکمت اور نیک نصیحت
الحسنۃ وما قال اقتلوہم بالسیوف والصوارم الا بعد صدہم عن سبیل اللہ ومکرہم
کے طور پر بحث کرو اور یہ نہین کہا کہ انکو تلوارون سے قتل کر ڈالو — مگر اس حالت مین جبکہ وہ دین سے روکین اور اسلام کا نور بجھانے کیلئے
لاطفاء نور الاسلام وقیامہم فی مقام المعادین فانظر ما قال ربنا رب العالمین
منصوبے برپا کرین اور دشمنون کے مقام مین کہڑے ہو جائین — پس دیکہہ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالمون کا رب ہے کیسا کچہ فرمایا ہی
وقد بینا لک ان الحرب لیس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعلیمہ وانما
اور ہم بیان کر چکے ہین کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن مین سے نہین اور وہ صرف ضرورت کیوقت تجویز
ہو جوّز عند اشتداد الحاجۃ وبلوغ ظلم الظالمین الی انتہاءہ واشتعال جور الجائرین
کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت مین جبکہ ظالمون کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

ولكم أسوة حسنة في غزوات رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صبر على ظلم الكفار
طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک
الى مدة يبلغ فيه صبى الى سن بلوغه فصبر وكان الكفار يوذونه في الليل والنهار
صبر کیا جسمین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھہ دیتے اور
ينهبون اموال المومنين كالاشرار ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تحدر
رات دن ستاتے اور شریرون کیطرح اُنکے مالون کو لوٹتے اور مسلمانون کے مردون اور عورتون کو قتل کرتے اور ایسی بڑے
بتصورها دموع العيون وتقشعر قلوب الاخيار وكذلك بلغ الايذاء الى انتهاءه حتى هموا
بڑی عذابون سے مارتے ... کہ اُنکے یاد کرنے سے آنکھونکے آنسو جاری ہوتے ہین اور نیک آدمیونکے دل کانپتے ہین اور اسیطرح
بقتل نبي الله فامره ربه ان يترك وطنه ويهرب الى المدينة مهاجرا من مكة فخرج رسول
دُکھہ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہانتک کہ اُن لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکا
الله صلى الله عليه وسلم من وطنه باخراج قومه ومع ذلك ما كان الكفار منتهين —
قصد کیا سو اُسکے رب نے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا
بل لم يزل الفتن منهم تستعر ومحجة الدعوة تعرحتى جلبوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلهم ورجلهم
رسانی مین بس نہین کی تہی بلکہ وہ فتنے بہڑکاتے اور دعوت کے کامونمین مشکلات ڈالتے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہین
وضربوا خيامهم في ميادين بدر بفوج كثير قريبا من المدينة وارادوا استيصال الدين
اپنے سوارون اور پیادون کے چڑہائی کی اور بدر کے میدان مین جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کہڑے کر دئے اور چاہا کہ
فاشتعل غضب الله عليهم ورأى قبح جفاءهم وشدة اعتداءهم فنزل الوحي على رسوله
دین کی بیخکنی کر دین تب خدا کا غضب اُنپر بہڑکا اور اُس نے اُنکے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اُسنے اپنی وحی
وقال أذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير فامر الله رسوله
اپنے رسول پر اُتاری اور کہا کہ مسلمانون کو خدا نے دیکہا جو ناحق اُنکے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہین اسلئے اُنہین مقابلہ
المظلوم في هذه الاية ليحارب الذين هم بدءوا اول مرة بعد ان رأى شدة اعتداءهم وكمال
کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو اُنکی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت مین ان لوگونکے مقابل پر ہتہیار اُٹہانیکی اجازت
حقدهم وضلالهم ورأى انهم قوم لا يرجى بالمواعظ صلاح احوالهم فانظر كيف كان حرب
دی جنکی طرف سے ابتدا تہی مگر اُسوقت اجازت دی جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی اُنکی طرف سے دیکہلی اور دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مجرد نصیحتون

رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حارب نبي الله اعداء الدين الا بعد ما راهم سابقين في

سے انکی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز

الترامي بالسهام والتجالد بالحسام وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان يسقط من الجانبين

نہین لڑا مگر جبتک کہ اُسنے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے مین پیشدستی اور سبقت کرنیوالے ہین اور نیز یہ تو نہین تہا کہ صرف

قتلى وكان الكفار ظالمين ضالين

کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے مرنیوالے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے

فليتدبر في هذا المقام كل عاقل حفظه الله تعالى عن الحمق وصانه عن السفاهة

پس اس مقام مین ہر ایک عاقل جسکو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدذہنی خصلتون سے نگہ رکہا ہو فکر کرے

وسير اللئام ليظهر عليه حقيقة جهاد الاسلام ولينظر اين اثر الظلم في هذا الجهاد واين

اور سوچے تاکہ اسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد مین ظلم کا نشان کہان ہین

ايذاء المحسن ذي الانعام بل كان راس الاسلام في تلك الايام معرضا لدوس الاقدام وقد

اور کہان کسی محسن کو دکھہ دیا گیا ہے بلکہ اُن دنون مین تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ مین پڑا ہوا تہا اور مسلمانون پر ایسی مصیبتین پڑی ہوئین

وردت على المسلمين مصائب الى حد يجري الدموع قصتها من المقلتين وتشوي

تہین کہ اُن مصیبتون کا قصہ آنکہون سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلون کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

القلوب بنار الآلام فهل من منصف ينظرها ويخاف قهر رب العلام ام انعدم الانصاف

پس کوئی منصف ہو !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفون کے دلون سے اُٹہہ ہی گیا

من قلوب المخالفين - هذا هو الحق ولا نخبأ الحق ولا نستره والنفاق عندنا اكبر الذنوب

ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہین کرتے اور چہپاتے ہین اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہون سے

والرياء اخطر الخطوب ومن سير الظالمين المشركين

بڑا ہے اور ریا سب کامون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالمون اور مشرکون کی صفات مین سے ہے

فخلاصة قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد ليست محور الاسلام وما يستقصى

پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچہہ ایسا مسئلہ نہین جسکو اسلام کا محور اور استقصی کہا جائے

كما فهمه الجاهلون المخالفون او المتجاهلون من المسلمين بل وردت في كتاب الله تصريحات

جیساکہ جاہل مخالف سمجہتے ہین یا جیساکہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہین بلکہ کتاب اللہ مین اسکے برخلاف تصریحات

على خلافها كما سمعت آيات رب العالمين ۔ واما العقيدة المشهورة اعني قول بعض

جیساکہ تو نے آیتوں کو سن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنے قول بعض

العلماء ان المسيح الموعود ينزل من السماء ويقاتل الكفار ولا يقبل الجزية بل اما القتل

علماء کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہین کریگا بلکہ دو

واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوة من انواع الخطاء والزلة ومن امور تخالف

باتون مین سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطاؤن اور لغزشون سے بھرا ہوا ہے

نصوص القرآن وما هي الا تلبيسات المفترين ۔ يا حسرة عليهم انهم اطروا عيسى من

اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفترون کا افترا ہے اُنپر افسوس کہ اُنہون نے حضرت عیسی کو حد سے

غير حق حتى قال بعضهم انه ملك كريم وليس من نوع الانسان وقال بعضهم ان هو الا

زیادہ بڑہا دیا یہانتک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہین اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ

كلمة الله وروح الله وليس في هذه المرتبة شريك له وزاد بعضهم عليه حواشي اخرى وقال هو

اور روح اللہ ہے اور اس صفت مین اُسکا کوئی شریک نہین اور بعض نے اُسپر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ

مخلوق اقرب الى الله وافضل من الملائكة فان الملائكة لا يرفعون الى العرش وهو مرفوع

ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتون سے بڑھکر ہے کیونکہ ملایک تو عرش پر جا نہین سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ

على العرش لانه مرفوع الى الله فهو افضل من الملائكة كلهم ومن كل ما خلق وذرء هذا

خدا تعالی کیطرف اُسکا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر یک مخلوقات سے افضل ہے یہ تو

بيان بعض العلماء واما صاحب الانسان الكامل عبد الكريم الذي هو من المتصوفين

بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین مین سے ہے

فبلغ الامر الى النهاية وقال ان التثليث بمعنى حق ولا حرج فيه وان عيسى كذا وكذا بل

اِس بارے مین حد ہی کردی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور عیسی ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ

اشار الى انه ليس بمخلوق ومنهم من اعتدى في كذبه وقال بسم الله الاب والابن

اسطرف اشارہ کردیا کہ وہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے نہین ہے اور بعض آدمی جھوٹھ بولنے مین بہت بڑھ گئے اور یہہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن

وروح القدس كذلك ايدوا الفرية ونصروها وكان الكذب في اول الامر قليلا

وروح القدس اسیطرح اُنہون نے جھوٹھ کی تائید کی اور جھوٹھ کو مدد دی اور جھوٹھ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

ثم من جاء بعد كاذب الحق بكذبه كذبا اخر حتى ارتفعت عمارة الكذب وجعل ابن عجوزة

پہر جو شخص ایک جہوٹے کے بعد آیا اسنے کچہہ اپنی طرف سے بہی پہلے جہوٹہہ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جہوٹ کی عمارت بہت اونچی ہوگئی اور

ابن الله وبعد ذلك جعل الله العالمين الا لعنة الله على الكاذبين - ان عيسى الا نبي الله كانبياء

ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پہر خدا کرکے ٹہرایا گیا خبردار رہو کہ جہوٹہون پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیون کیطرح

اخرين وان هو الا خادم شريعة النبي المعصوم الذي حرم الله عليه المراضع حتى اقبل على ثدي امه

ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جسپر تمام دودہ پلانے والی حرام کیگئی تہین یہانتک کہ

وكلمه ربه على طور سينين وجعله من المحبوبين هذا هو موسى فتى الله الذي اشار الله في

اپنی ماں کی چہاتیون تک پہنچایا گیا اور اُسکا خدا کوہ سینا مین اُس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا آوہی موسیٰ مرد خدا ہے جسکی نسبت

كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حي في السماء ولم يمت وليس من الميتين

قرآن مین اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہمپر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاوین کہ وہ زندہ آسمان مین موجود ہے اور مردون مین سے نہین -

واما نزول عيسى من السماء فقد اثبتنا بطلانه في كتابنا الحمامة

مگر یہہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے سو ہمنے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشری مین بخوبی ثابت

وخلاصته انا لا نجد في القرآن شيئا في هذا الباب من غير خبر وفاته الذي نجد هكذا في

کردیا ہے اور خلاصہ اُسکا یہہ ہے کہ ہم قرآن مین بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچہہ ذکر نہین پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہ

مقامات كثيرة من الفرقان الحميد نعم جاء لفظ النزول في بعض الاحاديث ولكنه لفظ

بلکہ کئی مقامات مین پاتے ہین ہان بعض احادیث مین نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ

قد كثر استعماله في لسان العرب على نزول المسافرين اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من

زبان عرب مین اکثر استعمال اُسکے مسافرون کے حق مین ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر مین

ملك بملك متغربين - والنزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين -

وارد ہون اور یا ایک ملک مین دوسرے ملک مین سفر کرکے آوین اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہین جیساکہ جاننے والون پر پوشیدہ نہین -

واما لفظ التوفي الذي يوجد في القرآن في حق المسيح وغيره من بني

مگر توفی کا لفظ جو قرآن مین حضرت مسیح اور دوسرون کے حق مین پایا جاتا ہے سو اُسمین بغیر معنے مارنیکے اور کوئی

آدم فلا سبيل فيه الى تاويل اخرى بغير الاماتة واخذنا معناه من النبي ومن اجل الصحابة

تاویل نہین ہوسکتی اور یہہ معنے مارنے کے ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہین

+ (الفائدة) كلم الله موسى على جبل وكلم الشيطان عيسى على جبل فانظر الفرق بينهما ان كنت من الناظرين - منه

خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا اس دونو قسم کے مکالمہ مین غور کر اگر غور کرنیکا مادہ ہے ۱۲

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الاماتة امر ثابت دائم داخل فی سنن الله القديمة
یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک ثابت دایم الوقوع اور خدا تعالی کی قدیم سنتوں میں داخل ہے
وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسے الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسی سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ توفی
النزول فان سلمنا وفرضنا صحت الحدیث فلابد لنا ان نؤول لفظ النزول فانه لیس
میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کرلیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ
بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما کان لنا
دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں
ان نترک معنے وضع له هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بینات القرآن وما نجد ذکر
ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں
السماء فی حدیث صحیح وما نجد نظیر النزول فی امم اولی بل یثبت خلافه فی قصة یوحنا
آسمان کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ قصہ یوحنا میں اسکے
فلا شک ان هذه العقیدة اعنے عقیدة نزول المسیح من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد
خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔
یخالف بینات القرآن ویکذب امر ختم النبوة ویباین محاورات القوم ویخالف الاثار
قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور ان
التی صرحت فیها موت المسیح فتفکروا ایها الناس ان کنتم من المتفکرین۔
احادیث کے برعکس ہے جنمیں حضرت عیسی کی موت کی تصریح ہے۔ پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔
واما الشق الثانی اعنے محاربات المسیح الموعود بعد النزول کما هو زعم
اور دوسرا شق یعنے یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض
بعض الناس الذی ما کان الا کالغبی الجهول فهو لیس مذهبنا بل عندنا هو خیال باطل
جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہیں اور
لا یصلح للقبول وبعید عن الحق والیقین وداخل فی نمط الفضول وکفی لبطلانه الحدیث الذی موجود فی البخاری
حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے

+ الفائدہ

قال الله تعالی ان
قرآن شریف میں اللہ تعالی
هذا لفی الصحف الاولی
نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنے
صحف ابراهیم وموسی
توریت اور صحف ابراہیم میں
ولکنا لا نجد ذکر صعود
بشواہد تعلیم قرآن موجود ہیں
عیسے وذکر نزوله فی
مگر ہم توریت میں حضرت عیسی
التورات ولا اثر لا یشابهه
کے صعود اور نزول کا کچھ نشان
وان التورات امام لذکر
نہیں پاتے اور نہ اسکی کوئی
الامثلة کلها ولاجل ذلک
مثال پاتے ہیں حالانکہ توریت
سماه الله اماما فی
تمام مثالوں کیلئے امام ہے
کتاب مبین
اسی لئے خدا تعالی نے قرآن شریف
میں اسکا نام امام رکھا ہے
منه

اعنی یضع الحرب یعنی لایقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کما یفعل بالنظر والهمة
یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب جس کے یہ معنی ہین کہ مسیح موعود کفار سے نہین لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھ کریگا
ویجعل اللہ فی نظرہ تاثیرات عجیبة وفی انفاسه برکات غریبة ویجعل فی فهمه وعقله
اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر مین عجیب عجیب تاثیرات رکہدیگا اور اُسکے فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل
قوة السیف والسنان ویعطی له بیانا مملوا من البرهان وحججا قاطعة لعذرات
سے بہرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتین اُس کو سکہلاے گا جو اہل طغیان کا قطع
اهل الطغیان فهذه هی الحربة السماویة التی ما صنعها ایدی الانسان بل اعطیت من
عذرات کرین پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتہون نے نہین بنایا بلکہ رحمان کے ہاتہون
ید اللہ الرحمان ونزلت من السماء لا من اعمال اهل الارضین فالحاصل ان اعتقادنا
سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیون سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
هو هذا لا کما فهم الواشی الغبی والنمام الدنی فانه خطاء فاحش عندنا ونخطی قائل تلك
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہمنے ذکر کردیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کُند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجہا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے
الاقوال وقد اخطاء من قال ووقع فی ضلال مبین۔ فالحق الذی ارانا الحق الحکیم
اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہین بیشک خطا کی جسنے ایسا کہا اور صریح ضلالت مین پڑگیا پس وہ حق جو ہمکو حکیم مطلق نے دکہلایا
وانبأنا اللطیف العلیم هو ان حربة المسیح الموعود سماویة لا ارضیة ومحارباته کلها
اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیان اُسکی روحانی نظرون کے
بانظار روحانیة لا باسلحة جسمانیة وهو یقتل الاعداء بعقد النظر والهمة اعنی
ساتہہ ہین نہ جسمانی ہتیارون کے ساتہہ اور وہ دشمنون کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تصرف باطن اور اتمام
بتصرف الباطن واتمام الحجة لا بالسهام والرماح والمشرفیة وله ملکوت السماء لا ملکوت
حجت کے ساتہہ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔
الارضین واما الذین ینتظرون مسیحا یاتی بالجنود ویخرج کالاسود ویقتل کل من
اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہین جو لشکرون کے ساتہہ آئیگا اور ہر ایک کافر کو جو ایمان
لم یؤمن من الکافرین۔ وینزل کصاعقة محرقة من السماء ولا یکون له شغل من غیر
نہ لاوے قتل کردے گا اور آسمان سے ایک جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اُسکا کوئی اور شغل

سفك الدماء ويكون حريصًا على قتل نفس ولو كان خنزيرا و يأخذ السيف البتّار

نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون

قبل ان يتم حجته على المنكرين۔ فنحن لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندری

پر پوری کرے آتی ہی تلوار پکڑ لے گا سو ہم ان لوگون مین سے نہین ہین اور ہم ایسے مسیح کو نہین پہچانتے اور ہم خدا

اثرا من تلك الاباطيل فی كتاب الله المبين۔ ولا نقبل هذه العقيدة ابدًا ولسنا من الذين

تعالی کی کلام مین ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہین پاتے اور ہم ایسے نہین کہ ان باتون کو ایک اندھے مقلد کی

يقرون به مقلدين كالعمين۔ فالحاصل انه ليس من عقائدنا بل انما هو من عقائد شيخ بطالوی

طرح مان لین پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتین ہمارے عقائد مین سے نہین ہین

صاحب الاشاعة مضل الجماعة اعنی محمد حسين وامثاله الذين هم فلاح تلك الزراعة فالمحصر

بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہین جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے اور ایسا ہی اسکے ہمخیالون کا جو اس کھیتی کے

ان هذا المسلك من مساعيهم التی يسعون وارائهم التی ترون وانهم قد رسوا عليه وليسوا

بونے والے ہین یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہین کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہین اور یہ انہین کی رائین ہین جو تم دیکھتے

بالمنتهين الراجعين بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه متباشرين۔ ومن اعظم مُنيتهم

ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہین اور باز آنیوالے اور رجوع کرنیوالے نہین ہین بلکہ منبرون پر چڑھ چڑھ کر یہ خبرین بتلاتے ہین

النفسانية ان يجئ مسيحهم الموهوم كالمليك الجبار ويقتل كل من فی الارض من الكفار ويجمع

اور انکو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہین اور انکی نفسانی خواہشون مین سے بڑی خواہش یہ ہے کہ انکا خیالی مسیح دنیا مین آوے اور

غنائم كثيرة قنطارًا على القنطار ثم يجعل البطالوی واخوانه من المتمولين واما نحن فلا نعتقد

تمام کافرون کو قتل کرے اور پھر بہت سی لوٹ کے مالون سے بٹالوی اور اسکے بھائیون کو مالدار کر دیوے مگر ہم ایسا اعتقاد نہین رکھتے

كذلك بل نعلم انهم اخطأوا فی هذه الآراء واجنّهم الليل وبعدوا عن الضياء فما فهموا وما

بلکہ ہم جانتے ہین کہ ان لوگون نے اپنی راؤن مین خطا کی اور ایک رات انپر پڑ گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہون نے

مسّوا مسلك المتبصرين۔ وما سقوا من المعارف النبوية والاسرار الالٰهية بل اكلوا فضلات

کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والون کے مسلک کو چھوا بھی نہین اور انہون نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ مین سے کچھ بھی نہین پیا بلکہ انہون نے ان لوگون کا

قوم ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا باقوال المختارين۔ وكان سرّ هذه

فضلہ کھایا جو پہلے اس سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالی کی کتاب کو انہون نے پس پشت پھینکدیا اور ان لوگون کی باتون پر راضی ہو گئے جو دنیا کو اختیار کرنیوالے

العقيدة من ادق المسائل واصعبها فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا

اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اسلئے موٹی سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی

دون ذلك مستعجلين - فتم ما جاء فی فیج اعوج من اصدق الصادقين وان فی هذا برهانا

سے اختیار کر لیں سو وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق

للمتفكرين ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السر تفضلا ورحما وهو ارحم الراحمين -

الصادقین ہے اور فکر کرنیوالوں کے لئے اسمیں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالی نے ہمپر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہمپر کھولدیا اور وہ ارحم الراحمین ہے

يرقى من يشاء ويحط من يشاء ويجعل من يشاء من العارفين - وعلمنا بتعليمه وفهمنا بتفهيمه

جسکو چاہتا ہے اوپر لیجاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہمنے اسکی تعلیم سے معلوم کیا

وايدنا بتكرمه وهو خير المويدين - والهمنا ان الحرب حرب روحانى بنظر روحانى والعجب انهم يقرؤن ان عيسى

اور اسکے سمجھانے سے سمجھے اور اس خیر المویدین نے ہمکو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی

لايقاتل ياجوج وماجوج بل يدعوا عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء كالسهم الصائب

نظر کے ساتھ ہونگی اور تعجب ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں جو عیسے یاجوج ماجوج سے نہیں لڑیگا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بد دعا کرے گا -

وكذلك يقرؤن لفظ النظر فی كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبرون كالعاقلين ختم الله على

اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کیطرح نہیں سوچتے خدا تعالی نے

قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم

ان کے دلوں پر مہر کردی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا

منزمهر ودجنه ملقهم فلا يستشفون لآلى الحقائق ولا يمعنون فی الدقائق ويسبحون على سطح الالفاظ وليسوا فی

بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل اس ذہن کا نہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے

بحر المعانى غواصين - ومن يفهم رجلا ما فهمه الله ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين

ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جسکو خدا نے نہیں سمجھایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یابہ ہو جائے

هذه هی العقيدة التی اشهرناها فی كتبنا غير مرة ولاجل ذلك كفرنا

یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہمنے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے

واوذينا وكذبنا وافردنا كالذی يترك فی البوادی والفلوات منفردا فنحن فی هذه الاوان

اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ان

كغريب في خانٍ لا كشغب في حماية اخوان لا نريد الرياسة بل آثرنا الخصاصة ونبذنا

جو سرائے میں آترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کیطرح جو فساد کرنیوالا اور اپنے بہائیون کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہین چاہتے

فروة امارة ورضينا بعباءة فقرونا باليناطعن نظّارة ولا لوم اللائمين - فلا تبا ورياً لا

بلکہ درویشی اختیار کی اور ہمنے ریاست کی پوستین کو پہینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کرلی اور دیکہنیوالونکے طعن اور ملامت کی کچہہ بہی پروانہ کی۔ سوائے

كاس قسيسين الى ظن السوء ولا تنفض هذه يديك فان امرنا متبين واضح وليس

پادریون کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کیطرف جلدی مت کر اور اپنے شہر پن مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہے اور کوئی بات تیری اختیار

شئ في يديك ولست من الحاكمين - فان كنت تشتاق ان تستقرى طرق النمية فاعلم

مین نہین اور نہ تو حاکم ہے اور اگر تجہے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہون کو ڈہونڈے پس جان کہ

انك خائب ولا يحصل لك شئ من غير ظهور سيرك الذميمة ولا تقدر ان تخفى ما ابداه ربنا

کہ یہ مطلب تیرا پورا نہین ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بری خصلتین ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہین ہوسکیگا

ولا تضر من حفظه الله وهو خير الحافظين - فاعرض عنها واشتغل بنضرة دنياك وخضرتها

کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چہپاوے اور جسکو خدا بچائیگا پہر تو اسکو ضرر نہین پہنچا سکتا اور خدا سب محافظون سے بہتر ہے پس تو ان باتون سے کنارہ کر اور

واصطبح واغتبق وافرح على جيفتها ولا تدخل فيما لست اهله ولا تغضب ولا تشتعل فان مقت الله

اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ مین مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتون مین مت دخل دے جنکی لیاقت تجہہ مین نہین اور غضبناک

اكبر من مقتك وان ناره تحرق الظالمين -

نہو اور مت بہڑک کیونکہ خدا تعالی کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالمونکو جلا دیتی ہے۔

والعجب ان اكابر المسيحيين خدعوا فيك وما عرفوك حق المعرفة الى هذا الوقت وعجزوا

اور تعجب کہ بڑے پادریون نے تجہہ مین دہوکا کہایا اور اسوقت تک تجہہ کو نہین پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے

من فض سرك وكشف دعواك وادراك عمقك واكلتهم كالخادعين - يا حسرة عليهم لم يضيعون اموالهم

اور تیرے بہید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دہوکا دینے والونکی طرح انکو کہا لیا۔ انپر افسوس کہ وہ کیون تیری جیسے

على امثالك ولم لا يرجعون الى اليقظة بعد التجارب المولمة ولم لا يعرفون البطالين -

لوگون پر اپنے مال ضایع کر رہے ہین اور کیون دکہ دینے والے تجربون کے بعد بیدار نہین ہوتے اور کیون بطالون کو نہین شناخت کرتے -

واما قولك ان قسيسي هذا الزمان ليسوا دجالا معهودا فهذا دجلك الاكبر

اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین ہین تو یہ تیری دجالیت ہے اور تو نے سمجہے

وسئلت عنی دلیلا علیه فاعلم ان هذا لیس قولی بل قاله المسیح من قبلی فانظر
اس دعوے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو
فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آیة ۲۴ الی ۳۰ فستجد ما قلنا بمزایاه
انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت مین غور کر کہ یہی قول ہمارا مع شئے زائد پائے گا اور
وهو هذا یا عدو الطیبین فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول
وہ یہ ہے اے پاکون کے دشمن ۔ پس مسیح نے انسے یعنے حواریون سے کہا کہ کوشش کرو تاتنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ
لکم ان کثیرین سیطلبون ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یکون رب البیت قد قام
مین تمہین کہتا ہون کہ بہتیرے چاہین گے کہ داخل ہون پر داخل نہین ہوسکین گے اسکے بعد گہر کا مالک اُٹھا اور
واغلق الباب وابتدءتم تقفون خارجا وتقرعون الباب قائلین یا رب یا رب افتح لنا ۔
دروازہ بند کرلیا اور تمنے دروازہ کے باہر کہڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہماری مالک اے ہمارے مالک ہمارے لئے
یجیب ویقول لکم لا اعرفکم من این انتم حینئذ تبتدءون تقولون اکلنا قدامك وعلمت
وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ مین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہمنے تیرے سامنے کہایا اور تو نے ہماری
فی شوارعنا فیقول اقول لکم لا اعرفکم من این انتم تباعدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم هناك
گلیون مین تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ مین تمہین کہتا ہون کہ مین تمہین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اے ظلم پیشہ لوگون میرے سامنے
یکون البکاء وصریر الاسنان متی رئیتم ابراهیم واسحاق ویعقوب وجمیع الانبیاء فی ملکوت
سے دور ہو اسوقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم دیکہوگے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیا خدا کی بادشاہت مین
الله وانتم مطروحون خارجا ویاتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب ویتکون
داخل ہوئے اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئینگے اور خدا کی بادشاہت مین
فی ملکوت الله وهوذا الاخرون یکونون اولین واولون یکونون آخرین ۔ هذا ما کتبنا من
بیٹہین گے تب جو پچہلے ہین وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہین وہ پچہلے ہون گے ۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہمنے
کتابکم انجیل لوقا بعبارته العربیة وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه کما هو وکان لنا قلین
تمہاری انجیل لوقا مین سے اس کی عربی عبارت مین لکہا ہے اور ہمنے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تہا ویساہی نقل کردیا ہے
وللمستنکرین المستعرفین ان یرجعوا الی ذلك الکتاب ان کانوا من الممترین
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہین انکو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر مین شک ہو تو اس کتاب

فلا تضرب عنه صفحا ولا يلمحك الحقد لفحا و فكر كالمنصفين ۔ وانظر ان المسيح
پس اسکی انکار مین مونہہ ٹہرانہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجہہ کو جلا دی اور منصفون کیطرح فکر کر اور اس بات مین غور کر
سمّاکم فی هذه الآیة فاعلی الظلم وقال لاعرض عنکم فی یوم القیامة واتصدی بالصدود
کہ حضرت مسیح نے اس آیت مین تمہارا نام ظالم رکہا ہی اور کہا کہ قیامت کے دن تمسے کنارہ کر دن گا اور کہون گا کہ تم میری جماعت
واقول لستم مني ولا من هذا الجنود فاخسئوا یا معشر الظالمین الکافرین ۔
مین سے نہین ہو سوا ے ظالمو کافرو دور ہو
إشارا الی انکم لبستم الحق بالباطل وترکتم امره وکنتم قوما دجالین ۔ وانت تعلم
اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ تمنے حق کو باطل کے نیچے چہپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجہے معلوم ہو کہ
ان حقیقة الظلم وضع الشئ فی غیر موضعه عمدا وبالارادة لینتقب وجه المحجة
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹہاکر عمدًا غیر محل پر رکہی جائے تا راہ چہپ جاوے اور استفادہ
ویسدّ طریق الاستفادة ویلتبس الامر علی السالکین ۔ فالظالم هو الذی یحل محل
کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والون پر بات ملتبس ہو جاوے پس ظالم اس کو کہین گے جو محرفون
المحرفین ویبدل العبارات کالخائنین ویجترء علی الزیادة فی موضع التقلیل والتقلیل
کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگونکی طرح عبارتون کو بدلا دے اور جرأت کرکے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم
فی موضع الزیادة کیفا وکما وینقل الکلمات من معنے الی معنے ظلما وزورا من غیر
کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جہوٹہ کی راہ سے کلمون کو ایک معنی سے دوسرے
وجود قرینة صارفة الیه ثم یاخذ یدعو الناس الی مفتریاته کالخادعین ۔ وما
معنون کیطرف لیجائے حالانکہ اسکے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پہر اس بناء پر دہوکہ دینے والون کیطرح
معنی الدجل والدجالة الا هذا فلیفکر من کان من المفکرین
لوگون کو اپنی مفتریات کیطرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچہہ نہین پس جو شخص فکر کر سکتا ہی اسمین فکر کرے
وألقي في روعی ان المسیح سمّی الآخرین من النصاری الدجّالین
اور میرے دلمین ڈالا گیا ہی کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال رکہا اور ایسا
لا الاولین وان کان الاولون ایضا داخلین فی الضالین المحرفین والسرّ فی ذلک
نام پہلون کا نہین رکہا اگرچہ پہلے بہی گمراہون مین داخل تہے اور کتابون کی تحریف کرنیوالی تہے سو اسمین بہید یہ ہے

ان الاوّلين ما كانوا مجتهدين ساعين لاضلال الخلق كمثل الآخرين بل ما كانوا
کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے ایسی سخت کوششیں نہین کرتے تہے جیسی پچھلون نے کین بلکہ وہ ان کوششون پر
عليها قادرين وكانوا كرجل مُصفد في السلاسل ومقرن في الحبال وكالمسجونين
قادر نہیں تہے اور ایسے تہے جیسے کوئی زنجیرون مین جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔
واما الذين جاؤا بعدهم في زماننا هذا ففاقوا اسلافهم في الدجل والكذب ووضع الله
مگر وہ لوگ جو انکے بعد ہمارے اس زمانہ مین آئے وہ دجالیت مین اپنے پہلے بزرگون سے بڑہ گئے اور خدا تعالی نے اپنے
عنهم اصارهم واغلالهم ونجاهم عن السلاسل التي كانت في ارجلهم ابتلاء من عنده
بندون کا امتحان کرنیکے لئے انکی بیڑیان کاٹ دیون اور انکے طوق گردنون کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیرون سے ان کو
وكان قدرًا مقضيًّا من رب العالمين وكان قدر الله ان يبرزوا بعد الف سنة من الهجرة حتى
نجات دیدی جو ان کے پیرون مین تہے اور یہی ابتدا سے مقدر تہا اور ایک ہزار ہجری گذرنیکے بعد ان کا خروج شروع
ظهروا في هذه الايام كغول خُلّص واخرج من السجن ثم استوى على راحلته ولا يبالي زاجره
ہوا یہان تک کہ ان دنون مین وہ ایک ایسے دیو کیطرح ظاہر ہوئی جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے
وحزب خلقوا على شاكلته وكانوا لقبوله مستعدين۔ ثم اشاعوا كيف شاؤا من انواع الكفر
ان عزیزون اور اس گروہ کیطرف رخ کر لیا جو اسکے مادہ کے موافق اور اسکے قبول کرنیکے لئے مستعد تہے۔ پہر انہون نے
واصناف الوسواس وكانوا قوما متمولين۔ وهذا هو الذي كتب في الصحف الاولى ان الثعبان
جس طرح چاہا کفرون کو شائع کیا اور طرح طرح کے وساوس پہیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابون مین
الذي هو الدجال يلبث في السجن الى الف سنة ثم يخرج بفوج من الشياطين فليتذكر
لکہی گئی ہے کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پہر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتہ نکلیگا
من كان من المتذكرين۔ كذلك خلصوا بعد الالف ونسوا ذمام الله ونكثوا عهوده
سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اسکے عہد کو بہلا دیا اور کل عہدون کو توڑ دیا
واحفظوا ربهم مجترئين۔ وجمعوا كل جهدهم لاضلال الناس واستعدوا المكائد
اور شوخیان کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششون کو لوگون کے گمراہ کرنے مین اکٹہا کر دیا
كالخناس وجاؤا بسحر مبين۔ واضاعوا التقوى والعمل الصالح واتكؤا
اور تمام تدابیر کو کام مین لائے اور تقوے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

على كفارة لا اصل لها واتبعوا كل اثم واستعذبوا كل عذاب وكذبوا
كفارہ پر تکیہ کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی انہوں نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین
المقدسين وتجسسوا وقالوا نحن عباد المسيح واحبائه وهيهات ان تراجع الفاسقين
سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ڈھونڈھیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے اور اسکے پیارے ہیں مگر یہ کہاں
مقت الصالحين۔ وقد سمعت آنفا ان المسيح سماهم فاعلى الظلم وسمعت ان الظلم
ہو سکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیکبختوں کا میل جول ہو اور تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے
والدجل شئ واحد وقد قال الله تعالى آتت اكلها ولم تظلم منه شيئا اي لم تنقص
یہ بھی سن لیا ہے کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اسمیں کچھ کم نہ کیا
واطلاق الظلم على النقص الذي كان في غير محله او الزيادة التي ليست في موضعها
اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے
امر شائع متعارف في القوم وهذا هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين۔
جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھدار لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔
فلا شك ان قسيسي هذا الزمان دجالون كذابون يهلكون عوام الناس
پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو اپنے افسونہ کی
من نفثات فيهم وكل نوع خداع فيهم الختر يلمع من جبهتهم والتلبيس من صورتهم ولا نجد
پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب انکی پیشانیوں پر چمکتا ہے اور حق پوشی انکی صورتوں سے ظاہر ہے
في مكائدهم ودجلهم نظيرهم في تصاريف الزمان ولا مثيلهم في نوع الانسان يقتحمون
اور ہم انکے فریبوں اور انکی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی نظیر نہیں پاتے اور نہ نوع انسان میں انکی مانند دیکھتے
الاخطار ليضلوا الديار ويبذلون المال للذي رغب الى دينهم ومال ونجدهم في كل
ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنیکے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سا مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو انکے دین کیطرف رغبت کرے
تلبيس وسيع المورد وفي كل خداع مبسوطة اليد ونجدهم في كل كيد ماهرين۔ وكما ان
اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر ایک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ ہر ایک منصوبہ میں ماہر ہیں اور جیسا کہ
المسيح يسميهم الدجالين فاعلى الظلم كذلك القرآن سماهم دجالين۔ وقال يا اهل
مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکھا ہے اسیطرح قرآن بھی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی لم تتجافون

کتاب کیون باطل کے ساتھہ حق کو مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو یعنے کیون تم اِس بات سے

عن الاشتطاط فی تحریف کلمات اللہ وانتم تعلمون ان الصدق وسیلۃ الفلاح

کنارہ نہین کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف مین حد سے زیادہ بڑھی جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب

والکذب من آثار الطلاح وفی التزام الحق نباھۃ وفی اختیار الزور عاھتہ فایاکم

اور جھوٹھ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے مین نیکنامی اور جھوٹھ کے اختیار کرنے مین آفت ہے سو تم

وطرق الکذابین۔ فاشار اللہ فی ھذا ان علماء النصاری ھم الدجالون المفسدون

کذابون کا طریق چھوڑ دو۔ پس اِس آیت مین خدا تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد

اعداء الحق واھلہ نسوا ظلمۃ الرمس فلا یذکرون ما ثم وحب الشھوات فیھم عمّ

ہین اور حق اور حق پرستون کے دشمن ہین قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اُس جگہ ہے یاد نہین کرتے اور نفسانی شہوتون کی

وتم وغاب اثر الدین۔

محبت اُنمین پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حتی ونبأنی حدسی انھم لا یمتنعون ولا ینتھون حتی یروا

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرستان تو عیسائی فساد سے باز نہین آئینگے جبتک خدا تعالےٰ

مثل سنن اللہ التی خلت من قبل ویروا اغمرۃ الذی یضرم فی الاحشاء الجمرۃ

کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھہ لین جو پہلے گذر چکے ہین اور جبتک ایسی بھوکھہ کو نہ دیکھہ لین جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے درد ناک نہ ہو

ویکونوا لجریح نوب منالمین۔ فحاصل الکلام انھم الدجال المعھود وانا المسیح الموعود

جائین جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجال معہود ہین اور مین مسیح موعود ہون

وھذا فیصلۃ اتفق علیہ القرآن والانجیل واکدھا الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون

اور یہہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونون اتفاق رکھتی ہین اور اُسکو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا

فیصلۃ اتفق علیھا حکمین عدلین اتفرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للمفاضح

وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہین کرتے جسپر دو عادل حاکمون نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلی کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو رسوائی

وتعرضون عن نصاحۃ الناصح وتسبون متنعلین۔ ما لکم لا تتنبھون علی ھذا

کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیان نکالتے ہو تمہین کیا ہو گیا کہ تم ان باتون سے متنبہ ہو کر

ولا تخافون ولا تدمع اجفانكم ولا يبيد عرجفانكم ولا تتوبون متندمين - الا ترون انكم
نہین ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہین ہوتے اور تمہاری بدن پر لرزہ نہین پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہین کرتے - کیا تم نہین دیکھتے
اغربتم رشد ذتم فی هذه العقائد وتركتم الاصل وتمايلتم على الزوائد وخالفتم الاولين
کہ انہونی اور نادر باتین تمہارے عقیدون مین داخل ہین اور تمنے اصل کو چھوڑ دیا اور زائد اور بے اصل باتون پر جھک گئے اور پہلون
والآخرين - لم لا تسمعون قول الداعي ولا تتبعون الراعي بل تلدغون كالافاعي
اور پچھلون کی تمنے مخالفت کی - تم کیون ایک بلانیوالیکی آواز کو نہین سنتے اور چرانیوالیکے پیچھے نہین چلتے بلکہ تم سانپونکی طرح کاٹتے اور دور ڈنے
وتثبون كالذئب الساعي وتمشون صما بكما عميا متكبرين مغرورين - وانما مثلنا
والے بھیڑئے کیطرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کیوقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھہ سکتے اور تکبر اور غرور مین چلی جاتی ہو اور تمہین دعوت کرنیکی
فی دعوتكم كمثل الذی حاور عجماء او ينادی صخرة صماء او يكلم الميتين - ياحسرة
وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سی بات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردون سے بات کرے   ہائے ان
واها على هولاء المتنصرين كيف يعرضون عن الحق الصريح ويضتجعون ضجعة المستريح
کرسٹانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہین اور ایسے سو رہے ہین جیسے کوئی بڑے آرام سی سوتا ہی اور خوبصورت
ويتركون ذيل الصبيح المليح ويميلون الى الشنيع القبيح ويابون الله مغمطين - نبذوا
عقاید کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدون کیطرف جھکی جاتےہین اور ناشکری کے ساتہہ خدا تعالی کی نا فرمانی کرتے ہین خدا تعالی کی حکم کو یون
امره نبذ الحذاء المرقع وكفروا بالكتاب الموقع مجترئين -
پھینکدیا جیسی ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینکدیا جاے اور ایسی کتاب سے جسپر الہی نشان ہی بڑی شوخی سی انکار کر دیا ہی -

الی الدنیا اوی حزب الاجانی
ان لوگون نے جو بہت ہی گناہون مین مبتلا ہین دنیا کو اپنا جا پناہ قرار دیا ہے

وحسبوها جنی حلوا المجانی
اور دنیا کو ایک شیرین اور سہل الحصول میوہ سمجھہ لیا ہے

نسوا من جهلهم يوم المعاد
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے

وتركوا الدين من حب الدنان
اور شراب کے خمون سی پیار کرکے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراهم مائلين الى مدام
تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے

وغيد والغوانی والاغانی
اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتین اور گیت انکے دلون کو کھینچتے ہین

وكم منهم اسارى عين عين
اور بہتیرے انہین سی بڑی بڑی آنکھون والی عورتونکے قیدی ہین

ومشغوفين بالبيض الحسان
اور بہتیرے سفید رنگ عورتون کے فریفتہ ہین

لهنّ على بعولتهنّ حکم

وہ عورتین اپنے خاوندون پر حکم کرتی ہین

دماء العاشقین لهنّ شغل

اپنے عاشقون کو قتل کرنا ان عورتون کا کام ہے

ومن عجب جفون فاترات

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو سست اور نیم خواب ہین

بناظرة تصید الناس لمحاً

وہ عورتین اپنی آنکھہ کی نیم نگہ سے لوگون کو شکار کرتی ہین

وانّی الامن من تلك البلایا

اور ان بلاؤن سے نجات پانا لوگون کیلئے غیر ممکن ہے

فعشاق الغوانی والمثانی

سو جو لوگ عورتون اور سرودون کے عاشق ہین

یصدّون الوری من کل خیر

لوگون کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتے ہین

عمایات الرجال تزید منهم

لوگون مین اُنکے سبب سے گمراہی پھیلتی جاتی ہے

وما من ملجإٍ من دون ربّی

اور ان فتنون سے بچنے کیلئے بجز اُس خدا کے کوئی گریزگاہ نہین

فنشکو هاربین من البلایا

سو ہم ان بلاؤن سے بھاگ کر اُسی خدا کیطرف شکایت لیجاتے ہین

جرت حزناً عیون من عیونی

میری آنکھون سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے

فهل وجدت ثکالی مثل وجدی

پس کیا وہ عورتین جنکے لڑکے مرجائین ایسا غم کرتی ہین جو مین کرتا ہون

تری کلًّا لمنطلق العنانِ

اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شتر بےمہار ہین

بعینٍ انجلت ظبیّ القنان

آلہ قتل اُنکی آنکھہ ہے جو پہاڑون کے ہرنونکو شرمندہ

اربین الخلق افعال السّنان

لوگون کو برچھیون کا کام دکھلا رہی ہین —

تفوق بلحظها رمح الطعان

جنکے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزون کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

سوی الله الذی ملك الامان

بجز اسکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

اضاعوا الدین من تلك الامانی

اُنہون نے انہین آرزوؤن کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

ویغتاظون من تخلیص عانی

اور اس بات سے غصہ کرتے ہین کہ کسی قیدی کو رہا کردیا جائے

وفتن الدهر تنمو کل آنٍ

اور فتنے دمبدم بڑھتے جاتے ہین

کریمٍ قادرٍ کهف الزمان

جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

الی الله الحفیظ المستعان

جو اپنے بندون کا نگہبان اور بیقرارونکی مدد کرنیوالا ہے

بما شاهدت فتناً کالدخان

جبکہ مینے اُن فتنون کا مشاہدہ کیا جو دھوین کی مانند ہین

اذیً ام هل لهاشان کشانی

کیا دکھہ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

وکم من ظالم یبغی فسادا
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہین جو دنیا مین فساد اور گناہ پہیلے

تفاحشہم تجاوز کل حدّ
پادریون کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑہگئی ہے

فکنت اطالعن کتاب ساب
مینے ایک ایسے شخص کی پادریوںمین سے کتاب دیکہی جسمین گالیان دی ہین

رئینا فیه کلِمًا محفظات
ہمنے اُس کتاب مین وہ کلمے دیکہے جو غصہ دلانے والے تہے

صبرت علیه حتی عیل صبری
مینے اِس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا

وتاتی ساعة ان شاء ربی
اور وہ گہڑی آتی ہے کہ اِنشاء اللہ تعالی

اخذنا السب منہم مثل دین
اُن کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہین

سنغشیہم ببرھان کعضب
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتہہ اُنکے سر پر پہونچینگے

یفاس نختلی تلك الخلاتا
ہم اس گہاس کو دلائل کے تبر کے ساتہہ کاٹینگے

بجمجمة العدا قد حل غول
ان دشمنون کی کہوپری مین ایک بہوت داخل ہوگیا ہے

لنا دِین ودُنیا للنصارے
ہمارے حصہ مین دین آیا اور نصاری کے حصہ مین دُنیا

ستمنا کل نوع الضیم منہم
ہمنے ہر یک ظلم اُن کا اُٹہا لیا

وقسیسین اصل الافتنان
اور توحید مین فتنہ اندازی کی جڑہ پادری لوگ ہین

کان غذاءہم فحش اللسان
گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

وتمطر مُقلتی مثل الرثان
سو مین اس کتاب کو دیکہتا تہا اور میری آنکہونسے مینہ کیطرح آنسو جاری تہے

وسبّ المصطفٰے بحر الجنان
اور دیکہا کہ اُس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیان نکالی ہین جو مجنبا نیس کا دریا ہے

ونار الغیظ ثارت فی جنانی
اور غصہ کی آگ مجہہ مین بہڑکی

اقرّ العین بالخصم المھان
کہ ہم دشمن کی رسوای دیکہہ کر اپنی آنکہین ٹہنڈی کرینگے

وعزّتنا لدیہم کالرھان
اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے

رقیق الشفرتین اخ السنان
جو باریک کنارون والے نیزہ کا بہائی ہے

ورمح ذابل وقنا البیان
اور نیز برچہی باریک نوک والی اور بیان کے نیزون سے

فنخرجه بآیات المثانی
سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالین گے۔

ومقت الضرتین من العیان
سو یہ دو سوتون کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر یک کے چشمدید ہے

ولکن سبّہم صلّی جنانی
مگر اُن کی گالیون نے ہمارا دل جلایا۔

سعوا ان یجعلوا اُسُدا نعاجا
اُنہون نے کوشش کی کہ ناکسیطرح شیرونکو بہیڑین بنائین

ولیث الله لیث لاکضان
اور شیر شیر ہی ہین وہ بہیڑ کی طرح نہین ہو سکتے

روشتہم کسرحان ضریے
اوران لوگون کا حملہ اسی بہیڑیے کیطرح ہی جو شکار کا طالب ہے

وصورتہم کذی حُبّ مُقانی
اور صورت انکی ایک ملمن سار دوست کیطرح ہے

وباطنہم کجوف العَیر قفر
اور اندر ان کا گدہے کے پیٹ کی طرح تقوی سے خالی

من التقوی وبطن کالجفانِ
اور پیٹ اُن پیالون کیطرح ہے جو کہانے سے بہری ہوئی ہون

اری وغلاً جھولاً وابن وَغل
مین ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکہتا ہون

یُری کالمرھفات لظے اللسانِ
جو تیز تلوارون کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکہاتا ہے

ھریر الکلب لا یعثو بنبح
کتے کی آواز اُس چاند پر خاک نہین ڈال سکتی

علے البدر المطھّر من عثان
جس کو خدا نے گرد وغبار اور دہوئین سے پاک پیدا کیا ہے

الا یا ایّھا الیعــــز الشحیحُ
اے بخیل بدخلق اور حریص

ھویت کذی اللبانۃ فی الھوانِ
تو محتاجون کیطرح ذلت کے گڑہے مین گر گیا

وما تدری الھدی وحملت جہلا
اور تو نہین جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے

اناجیل النصاری کالاَتانِ
انجیلون کو اُٹہا لیا جیساکہ ایک گدہی بہار اٹہاتی ہے

تنضنض مثل نضنضۃ الافاعی
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ

وتہذی مثل عادات الادانی
اور کمینون اور سفلون کیطرح بکواس کرتا ہے

ھلُمّ الیٰ کتاب الله صدقاً
خدا کی کتاب کی طرف

وایماناً بتصدیق الجنان
صدق اور دلی ایمان سے آجا

شغفتم ایھا النوکے بشوکٍ
بے وقوفو! تم کانٹون پر فریفتہ ہو گئے

واعرضتم عن الزھر الحِسانِ
اور خوبصورت پہولون سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخرٍ
اور تم نے کنکریون اور بڑی پتہرون والے زمین جو بہت سخت ہی اختیار کی

علے مُخضرّۃ قاعٍ ھِجانِ
اور ایسی مین کو چہوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل دُرٍّ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیون کیطرح ہے

فرائد زانہا حسن البیانِ
جو حسن بیان سے اور بہی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وما مسّت اكف الكاشحينا

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں

به ما شئت من علم وعقل

اسمیں ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہے

یسکّت کل من یعدو بضغنٍ

ہر ایک ایسے دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے

رئینا درّ مزنته کثیرا

ہمنے اُسکے مینہہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے

وما ادراك ما القرآن فیضا

اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو سے کیا شے ہے

له نوران نور من علوم

اُسمیں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

کلام فائق ما راق طرفی

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا

اياة الشمس عند سناه دخن

آفتاب کی روشنی اُسکی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے

واین یکون للقران مثل

اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیونکر ہو

ورثنا الصحف فاقت کل کتب

ہم اُس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وجاءت بعد ما خرت خیام

اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہہ کے بل گر چکے تھے

محت کل الطرائق غیر برّ

ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

معارفه التی مثل الحصان

جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پاکدامن عورت چھپی ہوئی

واسرار وابکار المعانی

اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اسمیں بھری ہیں

یبکّت کل کذاب وجانی

اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گنہگار ہے

فدینا ربّنا ذا الامتنان

سو ہم اُس خدا پر قربان ہیں جسنے ایسے احسان کئے

خفیر جالب نحو الجنان

وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کیطرف کھینچتا ہے

ونور من بیان کالجمان

فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کیطرح چمکتا ہے

جمال بعده والنیّران

اور اُسکے بعد مجھکو کوئی جمال اچھا معلوم نہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دئے

وما للعل والسبت الیمانی

اور لعل سرخ کی سرخ جھڑی کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہے

ولیس له بهذا الفضل ثانی

کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

وسبقت کل اسفار بشان

ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لیگئی ہے

وخرّبت البیوت مع المبانی

اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

وجذّت راس بدعات الزمان

اور اُن تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

كأنّ سيوفها كانت كنار
گویا اسکی تلوارین ایک آگ کی طرح تہین

بها حُرقت مخاريق الاداني
اُن سے وہ تمام گدے جلگئی جو سفلہ لوگون کے ہاتہہ مین تہے

اذا استدعی کتاب الله مثلا
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

فعيّ القوم واستتروا كفاني
سو قوم مقابلہ سی عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کیطرح چہپ گئی

وسلبت جرأة الاسناف منهم
اور پیش قدمی کی ہمت اُن سی مسلوب ہوگئی

من الهول الذي حل الجنان
اور یہ ہیبت الٰہی تہی جو اُن کے دل مین بیٹہہ گئی

فمن عجب البوا مثل ميت
سو یہہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کیطرح منہہ کے بل جا پڑے

وقد مرنوا على لطف البيان
حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکہتے تہے

وانزله مهيمنا حُديّا
اور خدا تعالی نے اسکو بےمثل اور طالب معارض نازل کیا

ففرّوا كلهم كالمستهان
پس کفار اُسکی مثل بنانے پر قادر نہوسکے اور سرگردان ہوکر بہاگ گئے

وصارت عُصبهم فرقا ثبينا
اور اُن کی جماعتین کئی فرقے متفرق ہوگئے

فمنهم من اتى بعد الحران
پس بعض اُن مین سے تو سرکشی سے باز آگئے

ومنهم من تلبّب مستشيطا
اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتیار باندہے

لحرب الصادقين وللطّعان
اور غضب مین آکر راست بازون کیساتہہ جنگ کرنیکے لئے تیار ہوگئے

فانتم قد سمعتم ما اصيبوا
سو تم سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائین ملین

بضعضعة السيوف من الهوان
اور تلوارون کی سرکوبی سی کیسی ذلت اُٹہائی

وكان جزاء سلّ السّيف سيفا
اور تلوار کہینچنے کا بدلہ تلوار ہی تہی سو جو کچہہ اُنہون نے مسلمانون

فذاقوا ما اذاقوا كالجبان
کو چکہایا وہ آپ ہی بزدل ہوکر چکہنا پڑا یعنے تلوار کہینچنے والی تلوار

اذا دارت رحى البلوى عليهم
اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سو ایسے ہوگئے

فكانوا لهوة فوق الدّهان
جیسا کہ آٹے کی ایک مٹہی چکی کے اُس سوراخ پر پڑی ہوتی ہی جو چکی کے

فطفقوا يهربون كمثل جُبن
سو اُنہون نے ایک نامرد کی طرح بہاگنا شروع کیا

فاخذوا ثم قُتّلوا مثل ضان
پس پکڑے گئے اور بہیڑون کی طرح قتل کئے گئے

اذا ما شاهدوا قتلى كفنن
اور جبکہ اُنہون نے اپنے مقتولون کو ٹیلون کیطرح دیکہا

فرفعوا طاعة علم الامان
تب اُنہون نے امان طلب کرنیکے لئے جہنڈیان اُٹہائین

سراة الحی جاءوا نادمینا

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

واما الجاهلون فما اطاعوا

مگر جاہلون نے آن کا حکم نہ مانا

سقوا کاس المنایا ثم سیقوا

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے

فهذا اجر جهل الجاهلینا

سو یہہ جاہلون کے جہل کی سزا تھی

وما کان الرحیم مذل قوم

اور خداے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہین کرتا

وهل حدثت من انباء امم

کیا ایسی قومون کی تجھے کچھ خبر ہے

وکل النور فی القرآن لکن

اور تمام اور ہر یک قسم کے نور قران ہی مین ہین

به نلنا تراث الکاملینا

یعنے اس کے وسیلہ سے کاملون کی وراثت پائی

فقم واطلب معارفه بجهد

پس اُٹھہ اور کوشش کے ساتھہ اُسکے معارف طلب کر

اتطلب عزة الدنیا الدنیه

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتون کا طالب ہے

اترضی یا اخی بالخان حمقا

اے بہائی کیا تو سراے مین رہنے مین اپنی حمق سے راضی ہو گیا

علی بستان هذا الدهر فاس

اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے

فرحم المصطفی بحر الحنان

نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

فاعدمهم فئوس الاحتفان

سو بیخکنی کے تبرون نے انکو معدوم کیا

الی نار تلوح وجه جانی

اور پہر وہ اُس آگ کیطرف کینچے گئی جو مجرم کا منہہ جلاتی تہی

من الرحمان عند الاستنان

یہ سزا خدا تعالی کیطرف سے اُسوقت ہوئی جب اُنہون نے فساد اور ظلم مین دوڑ لگائی

ولکن بعد ظلم وافتنان

مگر اُسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

رؤا قبحا بافعال حسان

جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

یمیل الهالکون الی الدخان

مگر مرنے والے دہوئین کیطرف دوڑتے ہین

به سرنا الی اقصی المعانی

یعنے اسکے وسیلہ سے حقیقتون کے اخیر تک سیر کیا

وخف شر العواقب والهوان

اور انجام بد اور ذلت کی بدیون سے خوف کر

اتطلب عیشها والعیش فانی

کیا تو اس دنیا کے عیشون کو ڈہونڈہتا ہے اور اسکی تمام عیش فانی ہے

وتنسی وقت تبدیل المکان

اور اُس وقت کو بہلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہو

فکم شجر یجاح من الاهان

سو بہت سے درخت جڑہ سے اکہیڑے جا رہے مین

وكم عنق تكسّرها المنايا
اور موتین بہت سی گردنون کو توڑ رہی ہین

وكم كفّ وكم حسن البنان
اور بہت ہتیلیان اور بہت سی خوبصورت پورین ٹوٹی چلی جاتی ہین

ترى فى ساعة سررا لرجل
اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہو کہ ایک گہڑی ایک مرد کیلیے کئی تخت بچہے

وفى الاخرى تراه على الاران
اور پہر دوسری گہڑی مین وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وانى ناصح خِلّ امين
اور مین ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہون

ويدرى نور علمى من يرانى
اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میری نور علم کو معلوم کرے گا

يكرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اُسکے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

وكفّرنى عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھرایا

فقلت اخساء يرانى من هدانى
سو مینے کہا دفع ہو جسنے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمه علىّ مسلّلات
اُس دشمن کی تلوارین میری پر کہنچی ہوئی ہین

وانى نحو وجه الحبّ رانى
اور مین اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہون

وانى قد وصلت رياض حبّى
اور مین اپنے پیارے کے باغون مین پہنچا ہوا ہون

ويطلبنى خصيمى فى المغانى
اور دشمن مجھے جنگلون مین تلاش کر رہا ہے

هويت الحبّ حتى صار روحى
مینے اس پیارے سے محبت کی یہانتک کہ وہ میری جان ہوگیا

واَرْانى جنانى فى جنانى
اور میرا بہشت اُس نے میرے دل مین ہی دکھا دیا

بوجه الحبّ لست حريص ملك
اس پیارے کی قسم ہے کہ مین کسی ملک کا حریص نہین

كفانى ما ارى نفسى كفانى
اور یہ میری لئے کافی ہے کہ مین اپنے نفس کو فنا کی حالتین دیکھتا ہون

عمود الخشب لا ابغى لسقفى
مین لکڑی کے ستون اپنی چہت کیلئے نہین چاہتا

وحبّى صار لى مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہے جیسا ستون

ورثنا المجد من ذى المجد حقا
ہمنے بزرگی کو خدائے ذوالمجد سے پایا

وصُبّغنا بمحبوب مقانى
اور اُس ملنے والے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلت النار حتى صرت نارا
مین آگ مین داخل ہوا یہانتک کہ مین آگ ہی ہوگیا

ونخلى فاق افكار الافانى
اور میری کہجور گہات پات کے فکرون سے بہت بلند ہوگئی

خموری منتقاة غیر کدر

اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور بے میل ہی

ولست موارياً عن عين ربّی

اور مین اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہین ہون

یُدھدء راس کذّاب غیور

اور وہ جھوٹے کے سر کو خاک مین رلاتا ہی کیونکہ غیرتمند ہی

وانّا الناظرون الی قدیر

اور ہم اُس قدیر کیطرف دیکھہ رہے ہین

وانّا الشاربون کئوس جدّ

اور ہم پر حکمت باتون کے پیالے پی رہے ہین

وانّا الواصلون قصور مجد

اور ہم بزرگی کے محلون تک پہنچ گئے ہین

وابدرنا من الرحمان بدر

اور ہمارے لئے خدا تعالی کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے

ونحن الفائزون کمال فوز

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہین

وبارزنا العدا متسلحینا

اور ہم مسلح ہوکر مخالفون کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہین

وماجئنا الوریٰ فی غیر وقت

اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہین آئے

کخذروف ندحرج راس عجز

اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہین

عریف فرس نفسی عند حرب

میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے

مُشعشعة بماء الاقتران

جسمین آلہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

وان اللہ خلاقی یرانی

اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھکو دیکھہ رہا ہے

ویُھلکه کصید مُستھان

اور اُسکو اُس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہی جو بیکس اور سرگردان ہو

قریب قادر حِبّ مُدانی

جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اُسکے دلمین حائل ہوجاتا ہی

وانّا الکاسرون فئوس خانی

اور ہم فضول گو کے تبرون کو توڑ رہے ہین

وانّا الفاصلون من الادانی

اور ہمنے ادنے لوگون سے جدائی اختیار کرلی ہی

فنحن المبدرون ولا نمانی

سو ہم چاند کو پانے والے ہین اور انتظاری کرنیوالے نہین

ونحن المنعمون ولا نعانی

اور ہم نعمتون مین وقت بسر کرتے ہین اور سختی نہین اُٹھاتے

ولسنا قاعدین کمثل وانی

ایک سست آدمی کیطرح ہم بیٹھنے والے نہین ہین

وذو حجر یری وقت الرثان

اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہی

وتبنا من ملاعب صولجان

اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہین

ویدری السّر من شدّ البطان

اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھا جاتا ہی کہ مطلب کیا ہی

مکرٌّ یزلن کمثل برق
بڑا حملہ اور ہے جو برق کیطرح اُترتا ہے
ولا تمضی علیہ دقیقتان
اور وہ منٹ کی بھی توقف نہین کرتا

وانا سوف نوجر من ملیک
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائینگے
ونعطی منہ اجر الامتشان
اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہمکو دیا جائے گا

وکاس قد شربنا فی وھاد
کئی پیالے تو ہمنے نشیب مین پیے
واخری نشربن فوق القنان
اور کئی اور ہین جو پہاڑون کی چوٹیون پر پیین گے

وھذا کلہ من فضل ربی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے
ملاذی عاصمی ممّن جفانی
جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

اری اشجار رحمتہ عظاما
اسکی رحمت کے درختون کو مین بڑے بڑے دیکھتا ہون
مفرّحۃ کزرع الزعفران
خوش کرنیوالے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفرونی من عناد
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا
والحادٍ وتحریف البیان
اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے مین کوشش کی

فیا لعّان لا تھلک عجولا
پس اے لعنت کرنیوالے میری جلدی ہلاکت مت چاہ
ولا تھجر فترجع کالمھان
اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا کر کے اسمین تیری رسوائی ہے

وشک البین صعب عند حرّ
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے
وان الحرّ کالحانی یقانی
اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کیطرح ملتا ہے

ولا تعجب لقولی وادعائی
اور میرے قول اور میرے دعوی سے تعجب مت کر
وقد علمت من اخفی المعانی
اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہین

وللرحمان فی کلم رموز
اور خدا تعالی اپنی کلمات مین کئی بھید رکھتا ہے
وکم قول اسرّ کمثل کان
اور کئی قول اسکے ایسے ہین جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتین کرتا ہے

وکم کلم مھفھفۃ دقاق
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہین
ھضیم الکشح کالغید الحسان
بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتین ہوتی ہین

فیدری الضامرات ذوو الضمور
پس باریک باتون کو وہ لوگ سمجھتے ہین جو مرتاض اور تدقیق الفکر ہین
ولا یدری سفیہ کالسمان
اور ان باتون کو وہ شخص نہین جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتون

فان تبغ الدقايق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقایق چاہتا ہے جیسے سوئیاں

فلج فی سمها ودع الامانی
سو تو سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وان تستطلعن انباء موتی
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مردون کی خبرین تجھے معلوم ہون

فمت کالمحرقین وکن کفانی
سو تو ان مردون کیطرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذل الجهد قانون قدیم
اور کوشش کرنا قانون قدیم سے

منی للطالبین قضاء مانی
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والون کیلئے بنایا ہے

وانی مسلم والسلم دینی
اور مین مسلمان ہون اور اسلام میرا دین ہے

فلا تکفر وخف رب الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالی سے خوف کر

وان ازمعت تکفیری وعذلی
اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھی کافر کہے اور ملامت کرے

فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشی سهام اللاعنینا
اور ہم لعنت کرنے والون کے تیرون سے نہین ڈرتے

ولا نغتاظ من تکفیر خانی
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہین کرتے

جنحنا کاهلا منا ذلولا
اور ہمنے اپنا ریاضت کش شانہ

لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھون کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المهیمن ذو جلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا

یبرء رحمة مما ترلنی
تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزامون سے بری کر دیگا جو تو مجھ

وفی فمی لسان غیر انی
اور میرے منھ مین یہی زبان ہے

احب جواب رب مستعان
مگر مین چاہتا ہون کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے

واخر کلمنا حمد وشکر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لرب محسن ذی الامتنان
اس محسن رب کے لئے جسکے احسان مجھ پر ہین

ومن اعتراضات الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال

اور یہہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت مین سوتا ہے اس کے اعتراضات مین سے

اعتراض بنی علیہ عقیدتہ الباطلۃ فی کتابہ التوزین۔ وتفصیلہ انہ رای فی

ایک وہ اعتراض ہے جس کو اُس نے اپنی کتاب توزین الاقوال مین اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہی اور تفصیل

القران الکریم ایۃ یوم یقوم الروح والملئکۃ فتلقف لفظ الروح

اعتراض یہ ہی کہ اُس نے قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکۃ ہے الخ سو اُس نے لفظ روح کو اُس جگہ سے

کالشحیح واراد ان یستنبط منہ نزول المسیح بل ان یثبت الوھیتہ کالوقیح

اُچک لیا جیسی ایک حریص ایک چیز کو اُچک لیتا ہی اور چاہا کہ اُس سے نزول مسیح پر دلیل قایم کرے بلکہ جیسا کہ بیحیا کیوجہ سے یہہ بہی چاہا کہ اس سے حضرت

فلکتبہ مسندلا کالمبطلین الفرحین۔

مسیح کی الوہیت ثابت ہو جاوے پس اُسنے استدلال کے خیال سے باطل پرستون کیطرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکہا

اما الجواب فاعلم ان ھذہ الایۃ لا تفیدہ اصلا ولا یثبت منھا شئی

اب اسکے جواب مین سمجہہ کہ یہ آیت اس شخص کو کچہہ بہی مفید نہین اور اگر اس سے کچہہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی

الا حمقہ وجھلہ وکونہ من السفھاء المستعجلین ولا یخفی علی الفضلاء الاعلام

کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر علماء پر پوشیدہ نہین کہ اِس مقام مین

ان تاویل الروح بعیسی فی ھذا المقام دجل وافتراء بل جاء فی کتب التفسیر

روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور افترا ہے بلکہ تفسیرون کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام

انہ جبرائیل علیہ السلام او ملک اخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی

یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونون قسم کی روائتین پائی جاتی ہین جیساکہ دیکہنے والون

علی الناظرین۔ ثم منطوق الایۃ یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح ان ھذہ

پر پوشیدہ نہین۔ پہر منطوق آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتہہ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ

الواقعۃ متعلقۃ بالقیامۃ ولھا کالعلامۃ فان اللہ تعالی ذکر ھذہ القصۃ فی

قیامت سے متعلق ہے اور اسکے لئے علامت کیطرح ہے کیونکہ خدا تعالی نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے

ذکر قصۃ الجنۃ ونعماءھا العامۃ ثم صرح بتصریح آخر وقال ذلک الیوم الحق

درمیان لکہا ہے اور اسکی نعمتون کے بیان کرنیکے وقت اسکو بیان فرمایا ہی اور پہر اور بہی تصریح کرکے فرمایا ہی کہ یہ وہی حق کے کہلنے کا دن آ

ولفظ الیوم الحق فی القران بمعنی القیامة ویعلمه کل خبیر امین - فانظر کیف

اور الیوم الحق قرآن مین قیامت کا نام ہے چنانچہ واقفکار امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کر

بیّن انها واقعة من وقائع یوم الدین - ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبهم مرض

کہ کیونکر خدا تعالی نے کہول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہی پہر تو غور کر کہ وہ لوگ جنکے دل بیمار ہین اور اُن کے دل مین

ولا یخافون الله وما کانوا متقین - فالحاصل ان الآیة لا تؤید زعم هذا الواشی بل ترد

خدا تعالی کا خوف نہین کیونکر افترا پرداز یان کر رہے ہین اور تقوی اختیار نہین کرتے پس حاصل کلام یہ ہی کہ یہ آیۃ اس نکتہ چین کے زعم کی کچہہ موید نہین

وبها یقع القول علیه وتجعله الایة من الکاذبین - فانه یقول ان عیسی اله وابن الله

بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہی اور اسکے ساتہہ بات اُسی پر پڑتی ہی اور یہ آیت اُسکو جہوٹہین سے ٹہراتی ہی کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہی کہ عیسی خدا اور خدا کا بیٹا ہی

ویقول ان الروح هو الله وعینه والایة تبدی ان هذا مینه وتبدی ان الروح

اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہین اور روح اور خدا ایک ہی ہی اور آیۃ ظاہر کر رہی ہی کہ یہ اسکا جہوٹہہ ہی اور نیز ظاہر کرتی ہی کہ وہ روح

الذی ذکرهٰهنا هو عبد عاجز تحت حکم الله وقدره وما کان له خیرة فی امره وان هو الا من

جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہی جسکو خدا کی کسی امر مین اختیار نہین اور کچہہ نہین صرف فرمانبردار ہی اور نیز یہ بہی ظاہر کرتی ہی کہ اس روح کو

الطائعین وما کان له ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عزوجل قال فی هذه

شفاعت کا اختیار نہین اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالی نے اس آیۃ مین صاف فرما دیا ہے

الآیة یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال

کہ اُس روز یعنے قیامت کے دن روح اور فرشتے کہڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے مین کوئی بول نہین سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالی کیطرف

صوابا واشیر فی ایة عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا الی انه تعالی لا یعطی هذا المقام المحمود الانبیه وصفیه

سے اجازت ملی اور کوئی نالائق شفاعت نکریگی اور آیت عسی ان یبعث مین اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی کے یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد

محمد ن المصطفی خیر الرسل وخاتم النبیین - والقی فی روعی ان المراد من لفظ

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکو عنایت نہین کریگا اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس آیت مین لفظ روح سے مراد

الروح فی ایة یوم یقوم الروح جماعة الرسل والنبیین والمحدثین اجمعین الذین

رسولون اور نبیون اور محدثون کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور

یلقی الروح علیهم ویجعلون مکلمین وما ذکرهم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح فاعلم

خدا تعالی کے ہم کلام ہوتے ہین مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیون یاد نہین کیا

انه قد یذکر الواحد فی القرآن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت فی کتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہی کہ کبہی وہ واحد کی لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہی اور کبہی جمع سی واحد ارادہ کرتا ہی یہ قرآن شریف کی ایک
مبین ۔ وذکرهم الله بلفظ الروح الذي یدل علی الانقطاع من الجسم لیشیر الی
عادت مستمرہ ہے اور پہر خدا تعالی نے اپنی انبیاء کو روح کے لفظ سی یاد کیا یعنے ایسے لفظ سی جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہی یہ اسلئے
انهم فی عیشتهم الدنیویة کانوا قد فنوا بکل قواهم فی مرضات الله وخرجوا من
کیا کہ تا وہ اسبات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی مین اپنی تمام قوتون کی روسی مرضات الٰہی مین فنا ہو گئی تہی اور اپنی
انفسهم کما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لهم النفس واهواءها وکانوا
نفسون سے ایسی باہر آگئے تہی جیسیکہ روح بدن سی باہر آتی ہی اور نہ ان کا نفس اور اس نفس کی خواہشین باقی رہی تہین اور وہ روح القدس
لا ینطقون من الهوا بل بوحي یوحی فکانهم صاروا روح القدس فقط لا نفس معه ولا اعراضها
کے بلائے بولتے تہی نہ اپنی خواہش سی اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئی تہے جسکے ساتہہ نفس کی آمیزش نہین پہر جان کہ انبیاء
ثم اعلم ان الانبیاء کنفس واحدة لا یقال انهم ارواح بل یقال انهم روح وذلك لشدة اتحادهم
ایک ہی جان کیطرح ہین ۔ نہین کہہ سکتی کہ وہ کئی روح ہین بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہی اور یہ اسلئے کہ انہین روحانی طور پر مناسبت
الروحانیة وتناسب جوهرهم الایمانیة وبما انهم فنوا من انفسهم وحرکاتهم وسکناتهم
درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہین مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنی نفس اور اپنے جنبش اور اپنی سکون
واهوائهم وجذباتهم وما بقی فیهم الا روح القدس ووصلوا الله متبتلین
اور اپنی خواہشون اور اپنی جذبات سی بکلی فنا ہو گئی اور انہین بجز روح القدس کی کچہہ باقی نہ رہا اور سب چیزون سی توڑ کے اور قطع تعلق
منقطعین ۔ فاراد الله ان یبین فی هذه الایة مقام تجردهم ومراتب تقدسهم
کرکے خدا کو جا ملے پس خدا تعالی نے چاہا کہ اس آیت مین انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم
وتطهرهم من ادناس الجسم والنفس فسماهم روحا اظهارا لجلالة شانهم وطهارة
اور نفس کے میلون سے کیسے دور ہین پس انکا نام اسنے روح یعنی روح القدس کہا تا کہ اس لفظ سی انکی شان کی بزرگی اور ان کے
جنانهم وانهم سیلقبون بهذا اللقب فی یوم القیامة لیری الله خلقه مقام انقطاعهم
دل کی پاکیزگی کہل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکاری جاوینگے تا کہ خدا تعالی لوگون پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے
ولیمیز بین الخبیثین والطیبین ۔ ولعمر الله ان هذا هو الحق فتدبروا فی کتاب الله
اور تا کہ خبیثون اور طیبون مین فرق کرکے دکہلا دے اور بخدا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ مین تدبر کرو اور جلد بازی سے

ولا تنکروا مستعجلین ـ واما عیسے علیہ السلام فانت تعلم ان القرآن لا یسمیہ
انکار مت کرو مگر عیسے علیہ السلام کے بارہ مین تو تو خوب جانتا ہی کہ قرآن ان کا نام خدا یا
الٰہًا ولا ابن الٰہ بل یبرءہ مما قیل ویرد الاقاویل افراطا کانت او تفریطا ویقیم
ابن خدا نہین رکہتا بلکہ اُسکو ان تمام قولون سے بری کرتا ہی جو اُسکے حق مین بڑہا کر یا گہٹا کر کہے گئے تہے اور دلایل سے ثابت
علیہ الدلیل ویبیّن انہ عبد ومن المقربین ـ وقال فی مقام وقالوا اتخذ الرحمٰن
کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے ـ اور ایک مقام مین فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ عیسے خدا کا بیٹا ہے
ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون ...... ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذٰلک
خدا بیٹون سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہین اور جو انمین سے یہ کہے کہ بدون خدا کے مین ہی خدا ہون سو ایسے
نجزیہ جہنم کذٰلک نجزی الظالمین ـ واشترط قول الظالمین بلفظ من دونہ لیخرج
شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسیطرح ہم ظالمون کو سزا دیا کرتے ہین اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگادی
بہ قوما اصبی الحب قلوبہم وہیّج کروبہم حتے غلبت علیہم الھویۃ والسکر وجنون
ہے اور کہا ہی کہ جو شخص یہ کہے کہ مین خدا کے سوا خدا ہون سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اسواسطے لگائی ہی تا ان لوگون کو ظالم ہونیسے مستثنی رکہے
العاشقین فخرجت من افواہہم کلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماویہ
جنکے دلون کو اُنکے دوست حقیقی نے اپنی طرف کہینچ لیا اور اُنکے دلونمین بیقراریان پیدا کردین یہانتک کہ اُنکے دلون پر محویت اور سکر اور عاشقون سا
ورد علیہم وارد فکانوا من الوالہین ـ فقال بعضہم ما فی جبتی الا اللہ وقال بعضہم
جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کیوقت مین اُنکے موہنہ سے کچھ ایسی باتین نکل گئین اور بعض واردات اُنپر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی
ان یدی ہذہ ید اللہ وقال بعضہم انا وجہ اللہ الذی وجہتم الیہ وانا جنب اللہ الذی
مستی سے بیہوشون کیطرح ہوگئے سو بعض نے اس مستی کیحالتمین کہا کہ میرے جبہ مین خدا ہی ہی اور کوئی نہین اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتہہ خدا کا ہاتہہ ہے
فرطتم فیہ وقال بعضہم انا اقول وانا اسمع فہل فی الدار غیری وقال بعضہم انا الحق
اور بعض نے کہا کہ مین ہی وجہ اللہ ہون جسکیطرف تمنے موہنہ کیا .... اور مین ہی جنب اللہ ہون جسکے حقمین تمنے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مین ہی
فہؤلاء کلہم معفوون فانہم نطقوا من غلبۃ کمال المحویۃ والانکسار لا من الرعونۃ
کہتا ہون اور مین ہی سنتا ہون اور میرے سوا اور گہر مین کون ہی اور بعض نے کہا کہ مین ہی حق ہون سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہین کیونکہ وہ کمال محویت سے
والاستکبار وحقت بہم سکر صہباء العشق وجذبات الحبیب فخرجت ہذہ الاصوات من خرخرۃ
بولے ہین نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے اُنکو گہیر لیا سو یہ آوازین فنا کے گہاٹ کی تخلیق تجبر کی

الفناء لا من غرفة الخيلاء وما نقلوا الاقدام الى دون الله بل فنوا فى حضرة الكبريا
بالاغاثة سے اور دون اللہ کیطرف انہوں نے قدم نہیں اٹھایا بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہو گئے سو کچھ شک نہیں کہ انپر ان کلمات
فلا شك انهم غير ملومين - ولا يجوز اتباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم بل هى كلم
کوئی ملامت نہیں اور انکے ان کلمات کی پیروی جایز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ انکی مشابہت کی خواہش کیجائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں
يجب ان تطوى لا ان تروى ولا يؤاخذ الله الا الذين كانوا من المتعمدين المجترئين
کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالی انہیں سے مواخذہ کرتا ہے جو عمدًا چالاکی سے ایسے کلمے مونہہ پر لاویں۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقرون بان عيسى
اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اسپر کچھ تعجب بھی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ عیسی
كان عبد الله وابن ادم وكان يقول انى رسول الله وعبده وحث الناس
خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہوں اور توحید کے لئے رغبت
على التوحيد والاجتناب من الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا لى صالحا
دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ اس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ
ثم يجعلونه شريك البارى ويحسبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون
لوگ اسکو خدا تعالی کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اسکو رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دنسے
يوم الدين - ويظنون ان المسيح صلب ولعن لاجل معاصيهم واخذ لانجاءهم
نہیں ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ مسیح ان کے گناہوں کیلئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کیلئے ماخوذ
وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الاب بذنوبهم وكان الاب فظا غليظ القلب
اور معذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل
سريع الغضب بعيدا عن الحلم والكرم متغيظا كالحرق المضطرم فاراد ان يدخلهم
سریع الغضب تھا حلم اور کرم اسمیں نہیں تھا بلکہ غصہ سے آگ کیطرح بھڑکا ہوا تھا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو
فى النار فقام الابن مترحما على الفجار وكان حليما رحيما كالابرار فمنع الاب من قهره
دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم کرکے شفاعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اسنے اپنے باپ کو
وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت ان كنت ازمعت
قہر اور زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگوں کو

تعذيب الناس واهلاكهم بالفاس ولا تمتنع ولا تغفر ولا ترحم ولا تزدجر فهما انا احمل اوزارهم
کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو اُن کو نہین بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو مین تمام لوگون کے گناہ اپنی گردن پر
واقبل ما اثارهم فاغفر لهم وافعل بی ما تريد ان كان قليلا او يزيد فرضی الاب
لے لیتا ہون سو انکو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ
علی ان يصلب ابنه لاجل خطايا الناس فنجا المذنبين واخذ المعصوم وعذبه بانواع
غضبناک راضی ہوگیا اور اُسکے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا تا گنہگارون کو چھوڑ دے اور گنہگارون کی طرح
الباس كالمذنبين - هذا ما قالوا ولكن العجب من الاب الذی كان نشوانا او فی السبات انه نسی
اس معصوم پر عذاب ہوا - یہ وہ باتین ہین جو عیسائی کہتے ہین لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو
عند صلب ابنه ما كتب فی التورات وقال لا اهلك الا الذی عصانی ولا اخذ احداً
پھانسی دینے کیوقت اپنے اُس قول کو بھول گیا جو توریت مین کہا تھا کہ مین اُسی کو ہلاک کر دونگا جو میرا گنہ کرے اور مین ایک کی جگہ
مكان احد من العصاة فنكث العهد واخلف الوعد وترك العاصين واخذ احدا من المعصومين
دوسرے کو نہین پکڑونگا سو اُس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگارونکو چھوڑ دیا اور ایسے آدمی کو پکڑا جسپر کوئی گناہ نہین تھا
لعله ذهل قوله السابق من كبر السن وارذل العمر وكان من المعمرين -
شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا -
والعجب من الابن انه كان يعلم ان معشر الجن سبق الانس فی الخطاء
اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنون کا گروہ آدمیون سے گناہ مین بڑھ گیا ہے اور
ولا ينتهجون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد فی شباءة الاعتداء ثم تغافل من امر سياتهم وما
وے سیدھا راستہ اختیار نہین کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین پھر اُس نے اُنکے بارے مین تغافل کیا اور
توجه الی مواساتهم وما شاء ان ينتفع الجن من كفارته ويكون لهم حيات من ابارته ونجات من نار ابدية
انکی ہمدردی کیلئے کچھ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اُسکے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اُٹھا وے اور انکو اس ابدی عذاب سے نجات
التی اعدت لهم فما نفعهم ابارته ولا كفارته وكانوا يومنون بالمسيح كما شهد عليه الانجيل
جو اُنکے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنون کو اُسکے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ وہ اُسپر ایمان لاتے تھے جیسا کہ اُسپر انجیل
بالبيان الصريح فكان الابن ما دعا تلك المذنبين الی هذا القری وتقاعس كبخيل وضنين
گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس کفارہ کی مہمانی کیطرف اُن گنہگارون کو نہین بلایا اور بخیلون کیطرح تاخیر کی -

ومن المحتمل ان يكون للاب ابن آخر صلب لتلك المعشر بل من الواجبات ان يكون كذلك

اور یہی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات شی ہے کہ ایسا ہی ہو

لنجية العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلت العصيان فكم من حري ان يصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کسقدر لایق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر لنوع جني الذي ذنبهم اكبر واكثر والا فيلزم الترجيح بلا مرجح باليقين ويثبت بخل الاب

پہانسی ملے جو گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑہے ہوئے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹون کا بخل

او بخل البنين ولا شك ان فكر مغفرة قوم عادين والتغافل من قوم اخرين عدوان صريح وظلم

ثابت ہوگا اور کچہہ شک نہین کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبين بل يثبت من هذا جهل الاب المنان اما كان يعلم ان المذنبين قومان ولا يكفي لهم صليب

بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہین تہا کہ گنہگار لوگ دو قومین ہین صرف ایک قوم

بل اشتدت الحاجة الى ان يكون ابنان وصليبان لا يقال ان الابن كان واحدا فرضي

تو نہین سو دو قومون کے لئے صرف ایک بیٹے کا پہانسی دینا کافی نہین بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہوسکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو

ليصلب لنوع الانسان وما كان ابن اخر لكفارة ابناء الجان لانا نقول في جوابه

پہانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لایق نہین کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہا وہ اسی پر راضی تہا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاوے

ان الاب كان قادرا على ان يلد ابنا آخر وما كان كالعاجز الحيران فلا ريب انه ترك الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہین تہا کہ جنون کیلئے پہانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ باپ اس بات پر قادر تہا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ

عمدا من النسيان او ما صلب ابنا ثانيا مخافة بنزه كالجبان ومن المحتمل ان يكون الابن الآخر

اسنے پہلا بیٹا جنا پس کچہہ شک نہین کہ اسنے جنون کے گروہ کو عمدا عذاب ابدی مین چہوڑا اور محض بخل کے راہ سے انکے لئے کوئی پہانسی پر نہ لٹکایا

احب من الابن الاول الى الاب التوقان وهذا ليس بعجيب عند ذوي الاذهان فانه قد يتفق

اور یہی گمان ہوسکتا ہے کہ چہوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچہہ تعجب کی بات نہین کیونکہ کبہی یہ بہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء يكون احب الى الاباء ففكر في هذه الآراء وفي اله هو ذو بنات وبنين۔

چہوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات مین فکر کر کہ جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہین اور

وسبحان ربنا عما يخرج من افواه الظالمين۔

ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو ظالموں کے منہ سے نکلتی ہین۔

ثم بعد ذلك نری ان آدم کان اول ابناء الله فی نوع الانسان وقد اقرت انجیل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تہا چنانچہ انجیلیں اسبات کا اقرار کرتی رہیں اور

النصاری بهذا البیان ومن المعلوم ان الفضل للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاهین

بہہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات

وقد خلق الله آدم بیده وعلی صورته ونفخ فیه روحه بکمال محبته واما المسیح فما کان لبنة

مونہہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتہہ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تہا اور کمال محبت سے اسمیں اپنا روح پہونکا مگر مسیح تو پہلی بنیاد

اول الاساس بل جاء فی اخریات الناس وکان من المتاخرین ـ ثم العجب ان اله النصاری

کی اینٹ نہیں تہی بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلا ا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاری کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی

ولد الابن ولم یلد البنات کانه خاف الاختان او کره ان یصاهر الا الصفنات ولم یجد لمثله

نہیں جنی گویا اُس نے داماد ون سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اُس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا جسکو

الشرفاء السراة فهل من اعجوبة فی السکاری مثل اطروفة النصاری ام هل رئیت مثلهم من

لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کیطرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا انکی مانند تو نے کوئی اور بھی

المغلسین ـ والاصل الموجب الجالب الی هذه العقیدة الفاسدة والامتعة الکاسدة انهم الم

اندھیرے میں رات میں چلتا دیکہا اور اصل موجب جسنے عیسائیوں کو اس عقیدہ کیطرف کھینچا اُن کا دُنیا میں غرق ہونا ہے

فی الدنیا مع هجوم انواع العصیان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان الشح

پھر اُسکے ساتھ قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی آنکھ کو بند

یعمی عاین رویة الصواب فلا یفتش الشحیح العجول من الوهاد والحداب بل یسعی مستعجلا

کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا پس اُس ریت کیطرف جلدی سے دوڑتا ہے

الی ملامح السراب بمجرد استماع قول الکذاب واذا بلغها فلا یجد الا وادی التباب

جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک جھوٹے کی بات کو سنکر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل

تتضرم نار العطش وتثب علیه کالذیاب ویحترق القلب کاحتراق الجلباب

ہلاک کرنیوالے کے اور کچھ نہیں پاتا تب اُس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اُسپر بھیڑیوں کیطرح حملہ کرتی ہے اور اُسکا دل

فیسقط علی الارض من غلبة الاضطراب ویطیر روحه کالطیر ویلحق بالمیتین ـ

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بیقرار ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اسکی روح پرند کیطرح پرواز کر جاتی ہے اور مُردوں سے جاملتی ہے

فمثل قوم اتكاؤا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمقى

پس ان لوگون کی مثال جو کفاره پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہین ان لوگون کی مانند ہے

الذين كانوا من قوم متنصّرين طحطحهم قلّة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر

جو ایک گروه بیوقوف عیسائیون کا تہا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وه لوگ قلت مال اور کثرت عیال کیوجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے

حصادهم والترب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسحناءهم كالشيخ الفاني وكانوا

کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گہاس کاٹا جاتا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین انکا بچہونا ہو گیا اور کہانا ان کا گہاس پات ہو گیا اور انکی شکل مارے

من شدة بؤسهم مضطرين ـ فقيض القدر لنصبهم ووصبهم ان جاءهم شيخ شخت

فاقون کے بڈہون کی سی ہو گئی اور اپنے فقر فاقہ سے وه سخت محتاج ہوئے پس بری تقدیر نے انکے لئے یہ اتفاق پیش کیا

الخلقة دقيق الشركة حقير السحنة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وبين

کہ ایک دبلا سا بڈہا ان کے پاس آیا جسکے بکردن کی جالی بہت ہی باریک تہی اور وه کچہہ دار صورت نہین تہا اور اسمین ناداری اور محتاجگی

حاله الحذاء المرقع وبلى الاطمار فدخل وعليه بردان رثّان وفي يده سبحة كسبحة الرهبان

کے آثار نمایان تہے اور اسکی پہٹی پرانی جوتی اور پرانی چادرین بتلا رہی نہین کہ کس شان کا آدمی ہے پس ان عیسائیون کے گہر مین داخل ہوا

وكان سائلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي متربة وضرا حتى لتشي محقوقفا مصفرا وكان

ایسی حالتمین کہ دو پرانی چادرین اسپر تہین اور ایک تسبیح ہاتہہ مین جیسا کہ راہبون کے ہاتہہ مین ہوتی ہے اور در اصل وه ایک محتاج پریشان حال تہا

لبسه كثير الانخراق بادي الاحتراق وكانت هيئته تشهد على انه ما اصاب هلة

جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تہا یہانتک کہ وه زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جابجا پہٹے ہوئے تہے جنکو وه چہپا نہین سکتا تہا اور

ولا بلة وان هو الا معروق العظم ومن الطالحين ـ فولج حلقتهم بسوء حاله وافانين

اسکی صورت کہہ رہی تہی کہ ایک ادنی سی بہبودی بہی اسکو حاصل نہین اور وه ایک بدبختی کی حالتمین ہے سو اسی حالتمین وه انکے حلقہ مین داخل ہوا اور

مقاله ليخدعهم بزخرفة محاله فسلم ثم كلم وقال هل ادلكم الى مكسب مال تنجيكم من

لگا باتین بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دہوکا دے سو آتے ہی پہلے تو سلام کیا اور پہر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا مین تمہین ایک ایسی آمدن

اقلال فتكونون ذوي املاك ورياض وترفلون في ذيل فضفاض وتنعمون صناديقكم

کی راه بتاؤن جو تمہین ناداری کی لعنت سے نجات بخشے اور تم اس سے بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہونگے اور فراخ کپڑون مین

كما يفعم الماء في حياض فتصبحون متنعمين ـ فرغبوا من حمقهم وشدة شحهم في الاموال

لٹکتے پہرو گے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بہر لوگے کہ جس طرح حوضون مین پانی بہرا ہوا اور بڑے مالدار ہو جاؤ گے سو انہون نے بیوقوف عیسائیون

[illegible]

وقالوا مرحبا بك تعال ودلنا الى هذا المنوال وانا نفعل كلما تامر وغضرا كنا
اور کہا مرحبا تشریف لائیے اور ہمیں ایسا راہ بتائیے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونیکو کہوگے حاضر
تحضر وستجدنا من المتمثلين الشاكرين - ففرح الخدع فی قلبه على قبل الصيد واصابة
ہوجائینگے اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤگے - پس وہ مکار یہ باتیں سنکر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار
الكيد وعرف انهم سقطوا فی شبكته واغتروا بخديعته وجاء اتحت فخه بصفيره
مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام میں پھنس گئے اور اسکو فریب میں آگئے اور اسکی سیٹی سنکر اسکے جال کے نیچے آبیٹھے
وزفرته فكلمهم باحاديث ملفقة واكاذيب مزخرفة وقال مالی یاخذنی رقة عليكم
سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھکو تمپر بڑاہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالی نے میرے
ويهوی قلبی اليكم لعل الله قدر لكم حظا فی منهلی ونزلا فی منزلی واراد ان يجعلكم من
چشمہ میں تمہاری کچھہ قسمت لکھی ہے اور میرے مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہو اور شاید خدا تعالی نے چاہا ہو کہ تمکو مالدار
المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارومة ومن ابناء نباة المجد وارباب
کردے - اور مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولتمندوں
الجد والان اراكم بصفر اليد فالقی فی قلبی ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفع
کی اولاد ہو اور اب میں تمکو افلاس کیسا تھیں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تمپر رحم اور شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی
افاتكم وكذلك وقعت شيمتی واستمرت عادتی وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوی
کیلئے کھڑا ہوجاؤں اور اسیطرح میری عادت ہے کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاوے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے
الفاقات والمساكين - وستجمون عود دعوای وحلاوة جنای وانی لمن الصادقين
اور تم عنقریب میرے دعوی کی شاخ کا پھل آزمالوگے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہوجائیگی اور میں سچا ہوں -
فكلوا هنيئا مريئا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحادثة وخذوا تلك
سو تم اس کھانیکو جو آتا ہے خوب سیر ہوکر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کیطرف رخ کرو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور
الغنيمة الباردة شاكرين -
اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو -
فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيوتكم لتعطوا اجر قنوتكم واتونی
سو اپنے گھروں کیطرف جلدی کرکے دوڑو تاکہ تمکو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

وما کان عندکم من اثارة مال یبقی من زوال من نوع حلیة من ذهب کان او فضة او حلی

وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنی ہمسایوں اور دوستوں کے بھی زیور لے آؤ

جیرانکم وخلانکم ولا تترکوا شیئا منها وارجعوا مستعجلین - وانی اقرء علیها کلمات

اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آجاؤ اور میں اُن زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل

کرقیة واعکف علی هذا العمل الی بضع ساعة فتهیج فی الحلی ثورة مزیة وکل

کرتا رہوں گا تب زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر ایک زیور پھولیگا اور بڑھیگا اور ان کا بڑھنا صاف

حلیة تربو وتنمو والزیادات فیها تبین و[illegible] علی [illegible] اشغالها - وتنزل علیها

معلوم ہو جائیگا یہانتک کہ وہ زیور سوگنا ہو جائیگا

اور اسپر کامل برکتیں

برکات بکمالها وتعجب الناظرین -

نازل ہونگی اور دیکھنے والے تعجب کرینگے -

ولا تعجبوا لهذا الحدیث فانی فیه ما کهمّ ابات التثلیث فلا تسألونی

اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا بھید ہے جیسا تثلیث کا بھید سو تم فلسفیوں

عن دلائل کفلسفیین لعمل عجیب والوقت قریب وتکونون من بعد قوم مغتنمین فاغترّوا

کی طرح اسکے دلائل مت پوچھو - عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم [illegible] مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ

بقول الکاذب المکار وحسبوا هذا العمل کالتثلیث من الاسرار بما اکّزهم حمار الجهل الجذّ

اُس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے کیونکہ جہالت کا گدھا اُنکو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی اور لالچ کی

وبترهم سیف الشحّ البتّار فالقت فی الضلالة الثانیة الضلالات الاولٰی

تلوار اُنکو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے اُنکو دوسری گمراہی میں ڈال دیا -

وتکونت من ظلمة ظلمة اخرٰی - فمالوا الیه کما کانوا مالوا الی عقائد المسیحین -

اور ایک اندھیری سے دوسرا اندھیرا پیدا ہو گیا پس اسکی طرف ایسے مائل ہو گئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے -

قالوا ما ننثو عصا امرک وما نلغی تلاوة شکرک وقد اتیتنا من الغیب کملائکة منجیین

اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا آیا جیسا کہ فرشتے

فبادروا الی بیوتهم فی فکر قوتهم وتنضیر سبروتهم وما اشکوا ما تقاعسوا ایل کلٌّ منهم

نجات دینے والے اُترتے ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھر کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جائے اور کچھ شک نہ کیا

ذهب ليأتي به الذهب وزاب ليزداب وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين - فلما دخلوا
اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہیں سے دوڑا اگر سونالاوے اور جلدی بہت جلدی کی تاکہ وہ کچہ بہارا اٹھا لیوے اور اپنے حرص کے نشا مین سودائیون کیطرح ہو رہے تہے
ربوعهم مراحًا قالوا لاهلها انعموا صباحًا ثم قصّوا عليهم القصة وهنّؤهم متبسمين -
اور پہر جبکہ وہ اپنے گہرون مین خوش خوش داخل ہوئے تو داخل ہو کر کہنے لگے کہ بڑا بنگ پہران لوگون کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور انہیں ہنسکر انکو مبارکبادی دی
فصدقوا قولهم الذين كانوا مثلهم في الجهالة ونظيرهم في الضلالة وكانوا يتغنون
پس ان لوگون نے جو جہالت اور گمراہی مین ویسے ہی تہے انکے باتون کی تصدیق کی اور مارے خوشی کے گانے لگے
فرحين - فنزعوا الحلي من اعضاء نسائهم واذان اماءهم وآناف بناتهم وايدي اخواتهم
پہران لوگون نے اپنی عورتون کے اعضاء اور اپنی لونڈیون کے کانون اور اپنی بیٹیون کے ناکون اور اپنی بہنیون کے
وارجل امهاتهم واشركوا في تلك التجارة نساء اصدقاءهم وازواج احباءهم بل نسوان
ہاتہون اور اپنی ماؤن کے پیرون سے زیور اتارے اور اس تجارت مین ان لوگون کو بھی شریک کر لیا جو انکے دوستونکی عورتین اور انکی
جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادروهن كاشجار خالية من ثمار وغادر كل احد بيته
آشناؤنکی بیبیان تہین بلکہ اپنی ہمسایونکی عورتون اور اپنے ہم مرتبہ لوگونکی کنواری لڑکیون کو بہی اس تجارت مین داخل کیا اور ان عورتونکو
انقى من الراحة طمعًا في كثرة المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين - ونبذوا الحلي
ایسی حالتین چہوڑا جیسا کہ درختون سے پہل اتارا جاتا ہی اور ہر ایک نے اپنے گہر کو ہتیلی کیطرح صفا چٹ چہوڑا اس طمع سے کہ مال بڑہیگا اور بہت آرام ہوگا پہر

پہر خوش خوش لوٹ آئے

امام يديه فرحين فلما رأى المكار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه ورأى حمقهم وجهلهم
اور اگر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈالدیا اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تہے پس جبکہ اس مکار نے دیکہا کہ اسکا تہیلہ بہر گیا اور سختی جاتی
فرح فرحًا شديدًا ووجد نفسه غنيًا صنديدًا قال اعلم انكم ذوو حظ عظيم ومن الفائزين
رہی اور یہ بہی دیکہا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہین تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئین ایک غنی رئیس کیطرح پایا کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ بڑے ہی
وستجتنون جنا عملكم وتعلون مطا جملكم وتذكرونني الى ابد الآبدين -
خوش قسمت ہو اور انہین سی ہو جو مراد کو پانے والے ہین اور عنقریب تم اپنے عمل کا پہل چنوگے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجہے یاد رکہوگے -
ثم قال يا معشر الاخيار واكباد هذه الديار اعلموا ان هذا العمل من الاسرار
پہر کہنے لگا کہ اے نیکون کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقینًا جانین کہ یہ عمل اسرار مین سے ہے
وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطي الوادي
اور غیرون سے چہپانا اسکا واجب ہی اور اسکی شرطون مین سے ہی جو اسکو گوشہ خلوت مین پڑہین کسی جنگل کے کنارہ پر آب

عند نهر جار فی البادیة وکذلك علمت من المعلمین فهل تاذنونی ان افعل کذا

جنگل مین جہان نہر بہی جاری ہو اور اسیطرح مجہے استادون نے سکہلایا ہی۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہین کہ مین ایسا ہی کرون

وارجع الیکم بذهب کامثال الربا لترجعوا الی شرکائکم بمال مارئتہ عین الناظرین

اور ٹیلون کیطرح مال لیکر واپس آؤن تاتم وہ مال لیکر اپنے شریکون کے پاس جاؤ جو کسی آنکہ نے نہ دیکہا ہو۔ اور عنقریب تم

وسترون قناطیرًا مقنطرة من الذهب الخالص والمال الملیح ولاترون نظیرہ فی التنجیة

ڈہیرون کے ڈہیر سونا اور خوب صورت مال دیکہوگے اور بجز کفارہ مسیح کے نجات

الا کفارة المسیح ویکفی لدینکم الکفارة ولدنیاکم هذه الامارة فجهدتم فی الدارین من تحریك الیدین ومن

دینے مین اسکی کوئی نظیر نہین پاؤگے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے یہی امیر کفایت کرتا ہے سو تم دونو جہان

جهد المجاهدین قالوا الامر الیك والقلب لدیك وانك الیوم لدینا مکین امین

مین محنت اور کوشش کرنے میں آزمائے گئے ہو۔ انہون نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہین اور ہمارے دل تیرے پاس ہین اور آج تو ہماری نظر مین با مرتبہ اور امین آدمی ہے

قال طوبی لکم ستفتح علیکم ابواب المسرة وتعطی لکم مفاتیح الدولة بل اعلمکم رقیتی

کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کہلین گے اور تمہین دولت کی کنجیان دیجائین گی بلکہ مین تمہین یہ منتر بہی سکہلادونگا

لکی لاتضطربون عند غیبتی ولکی تکون لکم دولة عظمی وملك لایبلی قالوا لانستطیع

تا میری عدم حاضری مین تمہین کچہ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہین ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہین انہون نے

احصاء شکرك وانك اکبر المحسنین۔ قال جیرما علمت احدا هذا العمل من قبلکم ولا

کہا کہ ہم تیرا شکر نہین کر سکتے تو سب احسان کرنیوالون سے بزرگتر ہے اس نے جواب دیا کہ تم یقینًا سمجہو کہ یہ عمل مین نے تم سے پہلے کسیکو نہین سکہایا

اعلم بعدکم قومًا آخرین۔ فسالوا عنه سر هذا التخصیص وحکمة تحدید هذا التنصیص

اور نہ بعد تمہارے کسیکو سکہاؤنگا پس انہون نے اس تخصیص کا بہید اس سے دریافت کیا اور اس حکم کے محدود رکہنے کی حکمت پوچہی

فاقسم بالاقنوم الذی یجیر الجانی انه ضاهی فی هذه العادة بالاقنوم الثانی۔ وجعلهم

پس اس نے اس اقنوم کی قسم کہائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت مین اقنوم ثانی سے مشابہ ہے یعنی جیسے اقنوم ثانی

کالمسیح من المتفردین۔ ثم شمر ذیله لیطیر کالعقاب فغدا بازعام الذهاب ولا اعتداء

مسیح کیطرح اپنی تعلق سے خاص کر دیا ہے۔ پھر اس نے اپنا دامن اکہٹا کیا تا کہ عقاب کیطرح اڑجائے پس اس نے چلو جانیکی نیت سے صبح کی ایسی صبح

الغراب وقال لهم عند الفرار یاسادات الامصار وصنادید الدیار سأتیکم الی نصف النهار

کہ کبہی کوتے نے بہی نکی ہو اور بہاگنے کے وقت انکو کہنے لگا کہ اے شہرون کے سردارو اور ولایتون کے رئیسول مین دوپہر تک تمہارے

فانتظرونی قلیلاً من الانتظار ولا تاخذکم شئ من الاضطرار فان الرقبة طویلة

پاس آؤں گا سو تمنے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ سفر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے

والبغیة جلیلة والطبیعة علیلة والمسافة بعیدة والبرودة شدیدة وما کنت ان

اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ

اشق علی نفسی فی هذا الضعف والنخافة وما اجد فی بدنی قوة قطع المسافة ولانی

اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں

نبذت علق الدنیا کلها وترکت کثرها وقلها وما یسرنی الا ذکر المسیح رب العالمین۔

دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اچھا دکھائی نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولکنی کلفت نفسی لکم بما رئیتکم من قبائل الشرفاء ووجدتکم

مگر مینے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ مینے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور مینے دیکھا کہ تم

کاطلال الامراء وفی الضراء بعد النعماء وبما تحققت المصافات وانعقدت المودات

امیروں کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے بھی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط

فهاجت رحمتی وماجت شفقتی وجذبنی عنتکم المحمود ونجمکم المسعود فاردت ان

ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی اور موجزن ہوئی اور تمہاری طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا

اجعلکم کالسلاطین۔ وسارجع الیکم مع الجنی الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستر

سو مینے چاہا کہ تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں ۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لیکر تمہارے پاس آؤنگا سو آرزومند دل کے ساتھ میری منتظر رہو عنقریب تم

بیضاء وصفراء کالحلیلة جمیلة زهراء واوافیکم کالمبشرین المستبشرین ۔ فذهب وترکهم

سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دیکھوگے جیسے کہ ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا

مغبونین ۔ فما فهموا انه غرّ وطلب المفرّ وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا یرقبونه

اور انکو ٹوٹے میں چھوڑ گیا سو انہوں نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دیگیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کی تصور میں وہ خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے

رقبة اهلة الاعیاد وینتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسین الی ان تلبست الشمس

اسکی انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کیجاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہانتک کہ سورج نے تیرہ دن

کالمتندمین نقابها وسودت کالمحزونین ثیابها والغت کالمخدوعین حسابها واخفت

کیطرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کیطرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کی

بوجه مصفر كالمنهوبين. فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار

اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہین جنکے مال

واضاعوا في رقبته الزمان وبان ان الرجل قد مان نهضوا كالمجانين. وسعوا الى

لٹ جاتے ہین پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہو گیا اور اس مکار کے وعدہ سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت انہون نے انتظار مین ضایع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو

كل طرف مفتشين. وعدوا الى اليمين واليسار مرتعدين بنصول الحلي الكبار وفكر هتك

جھوٹھ بول گیا تو سودائیونکی طرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور داہین بائین طرف دوڑ ہوئے گئے لٹتے ہوئے زیورون کا خیال اور پردہ دری کا

الاستار فلما استيئسوا منه كالثكالى سقطوا كالموتى واكبوا على وجوههم باكين وعرفوا انهم قد خدعوا ابل

بہی مکر تہا پس جبکہ اسکی ملنے سے زن فرزند مردہ کیطرح نا امید ہو گئے تو روتے ہوئے اپنے موہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمین دہوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹ گیا

جدعوا من القوم قد عوا فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا انا لكنا منهوبين مخدوعين

اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہون نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر وا ویلا ہم تو لوٹے گئے دہوکا دئے گئے

ثم القوا على رؤسهم غبار الصحراء وصعد تصارخهم الى السماء وجمعوا الناس حولهم

پھر انہون نے اپنے سرون پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور انکی فریاد آسمان تک پہنچ گئی۔ تب قوم انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہون

من شدة الجزع والفزع والبكاء فجاءهم القوم مهرعين. فسئلوا عن بلاء نزل

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جسکا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جسنے دلونکو گلایا اور اس حادثہ سے جسنے بیقراری پیدا کی دریافت کیا

وجرح ابتزل وعن مصيبة مذيبة للقلوب وداهية مهيجة للكروب واستفسروا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يبينوا خوفا من طعن الناس والخزي

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہون نے بیان کرنے سے دل چورایا کیونکہ وہ لوگون کے لعن طعن اور خاص

بين العوام والخواص ومع ذلك كانوا صارخين. فقال القوم ما لكم لا ترقى دمعتكم

وعام مین رسوا ہونیسے ڈرے مگر باوجود اسکے فریاد کر رہے تہے پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہین تھمتے اور تمہاری چیخین کم

ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة وتزيدون الكربة الا ترون الى لوعة كرب المحبين

نہین ہوتین کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیون تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستون کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو۔

فصاحوا صيحة المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بينوا القصة وابدوا الغصة

پھر انہون نے پھر ایک چیخ ماری جو لٹ گئے زیان رسیدہ مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر کر دیا

وما کادوا ان یبیّنوا ولکن عجزوا عن اصرار المصرّین۔ فلامهم کل احد من العقلاء
اور نہین چاہتے تھے کہ ظاہر کرین لیکن اصرار کرنیوالون کے اصرار سے عاجز آگئے۔ پس ہریک عقلمند نے انکو ملامت کی
ومطرت من کل جهةٍ سهام العذلاء فنکسوا رؤسهم متندمین۔ وقال المعیّرون یا معشر
اور ملامت کرنے والون کے ہریک طرف سے تیر برسے
الحمقاء وائمة الجهلاء الستم علمتم انه جاءکم فقیر بادی الخذلان وعلیه بردان رثّان
پس انہون شرمندہ ہوکر سر جھکا لئے اور ملامت کرنیوالون نے کہا کہ اے احمقو اور جاہلون کے پیشواؤ۔ کیا تمہین معلوم نہین تہا کہ ایک محتاج
فمن کان فی الطمار کیف یهبکم ریاش الفخار وینجیکم من اسرا وطار امارئیتم علیه اثر الافلاس
تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کہلی کہلی تہی اور اسپر پرانی چادرین ہوکر دمن کرح تہین سو جو شخص آپ ہی پرانی چادرین رکہتا تہا وہ تمہین لباس فاخرہ کہان سے
فکیف شغفتم به الکنتم انعاما او من الناس ثم کانت هذه الخرافات بعیدة من قانون القدرة
دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تمنے افلاس کی آثار اسمین نہین پائے تہے پہر کیون تم اسکے فریفتہ ہوگئے کیا تم چارپائے تہے
وخارجةً من السنن المستمرة فکیف قبلتموها وقائلها ان کنتم عاقلین۔
یا آدمی تہے پہر قطع نظر اس سے یہ باتین بہی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تہین اور خدا تعالی کی سنت مستمرہ سے دور تہین پس اگر تم عقلمند تہے
وکیف نسیتم تجارب الحکماء الکنتم انعاما او کنشوان الصهباء مخمورین
اور کیونکر تمنے حکیمونکی تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چارپائے تہے یا شراب سے مست تہے اور تمنے کیونکر جانا کہ
وکیف ظننتم انه صدوق امین مع انه خالف الصادقین اجمعین امارئیتم اطماره اما شاهدتم
وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقون کے برخلاف بات کہی کیا تمنے اسکی پورانی چادرین نہ دیکہین کیا تمنے
من قبل قصص المکارین فلا تلوموا احدا ولوموا انفسکم انکم قد اهلکتم نسوانکم واخوانکم
مکارون کے قصے نہین سنے تہے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تمنے اپنی بیویون اور اپنے بہائیون اور اپنے
وخلانکم وجیرانکم فلیبك علی فهمکم من کان من الباکین۔
دوستون اور اپنے ہمسایونکو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہریک رونیوالا تمہاری سمجھ پر روئے۔
هذا مثل المسیحیین وکفارتهم وجهلهم وغرارتهم وما قلنا الا نصاحة
یہ عیسائیون اور انکے کفارہ کی مثال ہے اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہمنے محض سدنا والون کیلئے یہ نصیحت
لله لقوم جاهلین۔ ولکن المسیح والصالحین من اصحابه مبرّؤن من ذلك المثل وخطابه
بیان کی ہے مگر مسیح اور اسکے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرّا ہین اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

وما نتوجه الا الی الخائنین الذین سیرتهم سیرة السرحان ولبوسهم لبوس الرهبان وقد
لوگون کیطرف ہے جنکی خصلت بھیڑیے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور
تبین انکفاء هم وبرح لیلاء هم وتبین انهم من الضالین المضلین ـ ومن وقاحتهم انهم
انکی رات کی سختی ظاہر ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہین اور انکی کمال بے شرمی
مع جهلهم یصولون علی الاسلام ویضلون طوائف الانام ویشیعون انواع الاثام و
ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہین اور لوگونکو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے گناہونکو پھیلا رہے ہین اور
کانوا قوماً دجالین فلیندموا علی بادرة الاعتقاد ولیخافوا خسرانهم یوم المعاد وما
وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیکہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہون اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈرین اور مین تو
انا الا نذیر من رب العالمین ـ
ایک ڈرانیوالا خداتعالی کیطرف سے ہون ـ

انی من الله العزیز الاکبر ۔۔۔ حق فهل من خائف متدبر
مین اس خدا کی طرف سے ہون جو بزرگ اور عزت والا ہے ۔۔۔ یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابیع الهدی ورهامها ۔۔۔ نزلت وجود بعدها کالعسکر
ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو ۔۔۔ اتر آئے اور بڑا مینہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنے والا ہے

جعلت دیار الهند ارض نزولها ۔۔۔ نصرا بما صارت محل تنصر
ان مینہون کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی ۔۔۔ مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانون مین پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فیها جموع یشتمون نبینا ۔۔۔ فیها زروع من ضلال موثر
اس ملک مین ایسے لوگ ہین جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہین ۔۔۔ اس ملک مین گمراہی کی کھیتیان ہین جو پسند کیگئی ہین

قوم یعادون التقی من خبثهم ۔۔۔ ویویدون امور ضد تطهر
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خبث کے پرہیزگار سے دشمنی کرتی ہے ۔۔۔ اور ناپاکی کے باتون کو شائع کر رہی ہین

وتکنست خرات المراز طبیهم ۔۔۔ اذ صلت عند تناضل کغضنفر
اور کئی مرتبہ انکے ہرن مجھ سے چھپ گئے ۔۔۔ جبکہ مینے لڑائی کے وقت شیر کیطرح حملہ کیا

منهم خبیث مفسد متفاحش ۔۔۔ اخبرت عنه ولیتنی لم اخبر
انہین سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے ۔۔۔ مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے اور کاشکہ نہ دیجاتی یعنے اسکا وجود ہی نہ ہوتا

غول يسب نبينا خير الورى

ایک شیطان ہی جو ہماری نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہی

یا غول بادیة الضلالة والهوا

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

قطعت قلب المسلمین جمیعهم

تونے تمام مسلمانون کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

انا تصبرنا علی اذی اسکم

ہمنے تو تمہارے دکھہ دینے پر بتکلف صبر کیا

انا نری فتنا تذیب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھہ رہے ہین جو دلوں کو گلاتے ہین

جاؤا کمفترس بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والی کیطرح نیزہ مارنیوالی دانتون کو ساتھ آئے

کانوا ذیابا ثم وجد واسخلة

وہ تو بھیڑیے تھے سو انہون نے جنگل مین

وتری بطون المفسدین کانها

اور مفسدون کے پیٹون کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حاذت مطایاهم علی اعناقنا

انہون نے اپنی سواریون کو ہماری گردنون پر سخت دوڑایا

فاض العیون من العیون کانها

آنکھون سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ

فنهضت انصحهم وکیف نصاحتی

پس مین گالیان دینے والون کو نصیحت کرنیکے لئے اٹھا

قد غودر الاسلام من جهلاتهم

عوام نادان نے انکی باطل سازش سے اسلام کو ترک کر دیا

لکع ولیس بعالم متبحر

سفلہ نادان فرومایہ ہی اور ایسا نہین ہی کہ کوئی عالم متبحر حقایق کی تہ

تهذی هوا من غیر عین تبصر

تو محض ہواپرستی سے بکواس کر رہا ہی اور معرفت کی آنکھ تجکو حاصل نہین

کم صارم لك یا عبیط وخنجر

ای دروغگو جنگجو ہمین یہ تو بتلا کہ تیری پاس کتنی تلوارین اور خنجر ہین

والنفس صارخة ولم تتصبر

مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہین کر سکتی

انا نری صورا تهول بمنظر

ہم وہ مونہہ دیکھہ رہے ہیں جو ہمین ڈراتے ہین

دحسا کلب نابح متشدد

قوم مین تفرقہ ڈالنیوالی ہین اس کتے کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکو لپکے

فی البر منفردا اسیر تحسر

ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

قرب بما نالوا کمال تجبر

شکبین ہین کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ انہین بل پڑتے ہین

حتی تکسرنا کعظم انخر

یہانتک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کیطرح ہوگئے

ماء جری من عندم متعصر

دم الاخوین کا پانی ہے جو اسکے نچوڑنے کیوقت چک رہا ہی

قوما اوابد معجبین کضیطر

اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تھا جو ایک وحشی اور خود بین

وخلت اماعز عن سحاب ممطر

اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رکھی

شاقت قلوب الناس طعن جباءِهم

لوگونکے دلون کو ان ہودج نشینون نے شوق دلایا جو انکی ہنڈیونکے سرپوش کیے

رُجل عمون منجسو عرصاتنا

اندھی جماعتین ہین جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہین

والعین باکیة ولیس بکاءنا

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہین

ان البلایا لا یرد رکابھا +

بلاؤن کے اونٹ سوارون کو کوئی رد نہین سکتا

انّ المھیمن لا یضیع عبادہ

خدا اپنے بندون کو ضائع نہین کریگا

فتأبطوا برجاءِھم بتحیّر +

سو انہون نے انکی بلا کو دیدہ دانستہ بغل مین لیلیا

فجئتْ طوائھم کذیب مُبکر

انکی حوادث ناگاہ ہمپر پڑی اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بہیڑیا فجر کیوقت شکار

شیئاً سوی الفضل المنیر المسفر

بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آنیوالا ہے

الا ید املك قدیر اکبر +

مگر اُس بادشاہ کے دونون ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

فافرح ولا تحزن بوقت مُضجر

سو تو خوش ہو اور ایسے وقت مین جو دل کو تکلیف دینیوالا ہے غمگین مت ہو

ایّھا المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شیئاً اِدًّا وجُزتم عن القصد

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تمنے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اُس کو

جلّ تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات وغمصتم الصادقین -

خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیون کی تعظیم کی اور صادقون کا تمنے عیب پکڑا

وفیکم من اذا کلّم واذا سُلّم شتم تقولون انا لُقّنا الحلم وعُلّمنا السلم ولکنا لا نجد فیکم

اور تم مین ایسے شخص بھی ہین کہ جب ہم کلام ہون تو بدگوئی سے دلون کو آزار پہنچاوین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور برگزید

قارع ھذہ الصفات وفریع ھذہ الصفات بل نجدکم حریصین علی الضرّ وراغبین

رکھا جاوے تو اور بھی رخنہ ڈالین اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہمکو حلم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم مین ایسا شخص نہین پاتے

فی ایصال الشرّ تسبّون الاخیار وتلعنون الابرار وتختالون من الزھو وتنصبّون

جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتون کا مالک ہو بلکہ ہم تو تمکو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر رغبت دیکھتے ہین تم نیکون کو گالیان

الی اللّھو وما تنصرتم الا لتکونوا ذوی جرد مربوطة وجدة مغبوطة ولتمیسوا فی ریاش

دیتے اور راستبازون پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری ناز کی چال مین تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو لعب کیطرف گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے مین تمہاری یہی غرضین

وتخلصوا من فکر معاش وتجدوا ما تشتھی الانفس وتلذ الاعین ولتجتنوا قطوف

ہین کہ تمہارے طویلون مین گھوڑے ہون اور قابل رشک دولتمندی تمکو حاصل ہو اور لباس فاخرہ مین تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ

اللذات فارغين ـ ووالله ان فسق النصارى قد عظم فى الديار واخذوا على الناس

لذتون کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھکر کہاؤ ـ اور بخدا نصاری کا فسق ملکون مین بڑھگیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت مین لوگون کو ڈالدیا ہے

بانواع التبار السحت ابدانهم من اوساخ الذنوب فما مالوا الى الذنوب وبلغ

انکے بدن گناہونکی میل سے میلے ہوگئے مگر اُنہون نے نہ چاہا کہ پانی کا بہرا ہوا بوکا انکو ملے اور میلون کی کثرت سے

امرهم من كثرة الادران الى الحمام فما عجوا الى الحمام وصاروا بادى الجردة كالانعام فما الوا الى حلل الانعام

انکی نوبت موت تک پہنچی پس اُنہون نے حمام کیطرف رغبت نہ کی اور چارپاؤن کیطرح ننگے ہوگئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ نکی

واحبوا الذهب والايمان فرّ وذهب فكبوا على الدنيا خائبين ـ وكذالك زادت منهم

اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہوکر دنیا پر گرے اور اسیطرح اُن سے گمراہی کی زہرین بہیبین اور ایمان کی ہوا

سموم الطغيان وركدت ريح الايمان حتى صار الزمان كليلة حالكة الجلباب هاطلة

تھم گئی یہانتک کہ زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندہیری رات جس کا بادل برس رہا ہے ـ

الرباب تركوا طريق الخير المأثور ودعوا الى الويل والثبور ثم صار الكذب عادتهم

اُنہون نے اُس بہلائی کے طریق کو چھوڑدیا جو سلسل چلی آتی تھے اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگون کو بلایا جہوٹھ انکی عادت

واشاعة الفسق سيرتهم وتوهين المقدسين خصلتهم ومال الاعانات جرتهم

ہوگیا اور فسق اُنکی سیرت ہوگیا اور پاکون کی توہین کرنا اُنکی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا جال ہوگیا

لايبالون صغيرة ولا كبيرة ولا ينفرون جرأة ولا جريرة ويفتنون قلوب الناس بانواع الوساوس

نہ صغیرہ سے ڈرتے ہین اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے اور لوگون کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ مین ڈالتے ہین

وينطقون بالبهتان على رسل الرحمان وشنشنتهم الانتقال من صيد الى صيد

اور خدا تعالی کے پیغمبرون پر بہتان باندھتے ہین اور اُنکی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف

والرجوع من كيد الى كيد فتارة يرون النساء وطورا بيضاء وصفراء ومرة مياه الغزار

جائین اور ایک مکر سے دوسرے مکر کیطرف رجوع کرین بعض وقت عورتین دکھاتے ہین اور بعض وقت سونا اور چاندی اور کبھی پانی

واخرى الاشجار والثمار فنشب الجهال فى شبكتهم والفساق فى هوتهم ونسلوا من

کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل سو ان کے جال مین اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق اُنکے گڑھے مین جا گرے اور وہ

كل حدب مصطادين ـ

ہر ایک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دوڑے ـ

انظر الی المتنصرین وذانهم
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبون کو

من کل حدب ینسلون تشذرا
وہ اپنی زیادتیون اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑتے ہین

نشکو الی الرحمان شر زمانهم
ہم انکے زمانہ کے شر سے خدا تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین

هل من صدوق یوجدن فی قومهم
کیا کوئی راستباز انکی قوم مین پایا جاتا ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم
وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کر رہے ہین

الماکرون الکائدون من الهوا
حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہین

العین باکیة علی حالاتهم
آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مکر علی مکر خیال قلوبهم
ان کے دلون کے خیال مکر پر مکر ہے

انی اراهم کالبنات لغولهم
مین دیکھتا ہون کہ وہ اپنی ابلیس کے لئے بطور بیٹیون کے ہین

کیف الرجاء وقد تابط قلبهم
کیونکر امید کرین حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی بغل مین لئے بیٹھے ہین

بل کذبوا بالحق لما جاءهم
بلکہ جب حق انکے پاس آیا تو انہون نے تکذیب کی

کم من سموم هبت عند ظهورهم
انکے ظاہر ہونیسے بہت سی گرم ہوائین چلی ہین

وانظر الی ما بداء من ادرانهم
اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئین

وینجسون الارض من اوثانهم
اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہین

ونعوذ بالقدوس من شیطانهم
اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ مین آتی ہین

ام هل عرفت الصدق فی بلدانهم
یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہرون مین سچائی بہی ہے

هم ینشرون الفسق فی اوطانهم
وہ اپنے وطنون مین بدکاری کو پہیلاتے ہین

والزور کالاثمار فی اغصانهم
اور انکی شاخون مین جہوٹھ پہلون کیطرح موجود ہے

للعقل حسرات علی هذیانهم
اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتین ہین

کذب علی کذب بیان لسانهم
اور ان کی زبان کا بیان جہوٹھ پر جہوٹھ ہے

ان التطهر لا تحل بخانهم
اور پاکیزگی انکے کاروان سرائے مین نہین اترتی

شرارة دخیل جذر جنانهم
اور وہ شرارت انکے دلون کے اندر گہسی ہوئی ہے

وتمایلوا حقداً علی بهتانهم
اور کینہ سے اپنے بہتانون کیطرف جہک پڑے

کم من جهول صید من ارسانهم
اور انکی رسیون سی بہت جاہل شکار ہو گئے

هم انکروا بحر العلوم بخبثهم
اُنہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا
واستغزروا ما کان فی کیزانهم
اور جو کچھ اُنکے پیالوں میں تھا اُنکو بہت کچھ سمجھا

لایعلم النوکے دخیلة امرهم
بیوقوف لوگ اُنکی اصل حقیقت کو نہیں جانتے
من غیر رقتهم ولین لسانهم
بس اسیقدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

والله لولا ضنك عیش مقلق
اور بخدا اگر تنگی رزق کسیکو تکلیف نہ دیتی
ما مال مرتد الی ادیانهم
تو کوئی مرتد اُنکے دین کیطرف میل نہ کرتا

قد جاءهم قوم بحرص لباٰئهم
ایک قوم تو اُن کے دودہ کی حرص سے اُن کے پاس آئی
ولینفضن ما کان فی اردانهم
تاکہ وہ جو کچھ اُنکی آستینوں میں ہے جہاڑ لیں

کانوا کذئب البرّ مکلوم الحشا
وہ جنگل کے بھیڑیئے کیطرح بھوک سے خستہ اندرون تھے
من جوعهم فسعوا الی عمرانهم
پس وہ اُن کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سقوا کاس الحتوف بوعظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے اُنکے وعظ سے پی لئے
قوم خروف فی یدی سرحانهم
اور ایک دوسری قوم برہ کی طرح اس بھیڑیئے کے ہاتھ میں ہے

عمت بلایاهم وزاد فسادهم
انکی بلائیں عام ہوگئیں اور اُن کا فساد بڑہ گیا
واشتد سیل الفتن من طغیانهم
اور فتنوں کا سیلاب اُنکی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا

یارب خذهم مثل اخذك مفسد
اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے
قد افسد الافاق طول زمانهم
ان کے طول زمانہ میں دنیا کو بگاڑ دیا

ادرك رجالا یا قدیر ونسوة
اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے
رحما و نج الخلق من طوفانهم
اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

حلت بارض المسلمین جنودهم
اُنکے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اُترآئے
فسرت غوائلهم الی نسوانهم
اور اُنکی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

یارب احمد یا اله محمد
اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اِلٰہ
اعصم عبادك من سموم دخانهم
اپنے بندوں کو اُنکے دہوؤں کی زہروں سے بچالے

یاعوننا انصر من سواك ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے
ضاقت علینا الارض من اعوانهم
ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہو گئی

كسر زجاجتهم الهي بالصفا

اے خدا پتھر سے انکے شیشے کو توڑ دے

سبوا نبيك بالعناد وكذبوا

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا

يارب سحقهم كسحقك طاغيا

اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو ..

يارب مزقهم وفرق شملهم

اے میرے رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو تتر بتر کر دے

قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا

انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دل میں ٹھان لیا ہے

واذا رميت فان سهمك قاتل

اور جب تو تیر چلاوے تو تیرا تیر قتل کرنیوالا ہے

صرنا حمولة جورهم وجفاءهم

ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے

لولا تعافينا تعاقب سبهم

اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت کرتے

ما يظلم الاشرار الا نفسهم

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ظنوا بان الله مخلف وعده

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالی اپنا وعدہ نہیں پورا کریگا

وقبول امر الحق عار عندهم

سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے

سود كخافية الغراب قلوبهم

ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کیطرف ہوتے ہیں

واعصم عبادك من سموم بيانهم

اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچا لے

خير الورى فانظر الى عدوانهم

وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو انکے ظلم کو دیکھ

وانزل بساحتهم لهدم مكانهم

اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکے صحن خانہ میں اتر آ

يارب قودهم الى ذوبانهم

اے میرے رب انکو انکے گداز ہونیکی طرف کھینچ

فاضرب مكايدهم على ابدانهم

سو توان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

حد كاسياف على شجعانهم

تیز ہے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر پڑتا ہے

زمت ركاب الهجر من وثبانهم

جدائی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے مہار دیگئی

لرميت سهم النار عند عثانهم

تو میں انکے دخان کے مقابل پر آگ کی تیر چلاتا

سترى بندم القلب عض بنانهم

سو تو عنقریب دیکھیگا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سرانگشت کاٹینگے

فبغوا بارض الله من طغيانهم

تب خدا تعالی کی زمین میں اپنی بےاعتدالی کیوجہ سے باغی ہوگئے

صعب على السفهاء عطف عنانهم

اور نادانوں پر حق کیطرف باگ پھیرنا سخت ہوگیا ہے

والخلق مجد وعون من لمعانهم

اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقب اذا صاحبتهم بمحبة

پرجب تو انکی صحبت اختیار کرے تو تجھے

ولقد دعوت الرب عند تناضلی

اور میں نے اپنی ہتف بلہ کیوقت اپنے رب کو بلایا

یا مستغاثی لیس دونک ملجائی

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

یا من یعیرنی بموت الٰهم

اے وہ شخص جو مجھے اسلئے سرزنش کرتا ہے کہ میں انکے مصنوعی خدا لیتے

والله ان حیات عیسے حیة

بخدا حضرت عیسے کی زندگی ایک سانپ ہے

جعل المهیمن حکمة من عنده

خدا تعالی نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

کیف الحیات وقد توفے مثله

کیونکر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ انسے پہلے

هل غادر الحتف المفاجی مرسلا

کیا اچانک پکڑنیوالی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

اتغیظ ربک لابن مریم حشنة

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے

فاطلب هداه وما اخالک تطلب

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

یا من تظنی البول ماء باردا

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

یا رب ارنی یوم کسر صلیبهم

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

[illegible]

فتنا بدینک عند استحسانهم

باعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا انکی تائید اور حمایت پر

والله ترسی عند ضرب سنانهم

اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

فانصر وایدنا لهدم قنانهم

پس مددگار اور انکی پہاڑوں کے توڑنے کیلئے ہماری تائید فرما

افلا تری ماخذ اصل اعاهم

کیا تو دیکھتا نہیں کہ کیا اعتقاد نے انکی بیخکنی کی ہے

تسعے لتهلک کل من فی خانهم

وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں ہیں

فی موت عیسیٰ قطع عرق حیاتهم

کہ حضرت عیسےؑ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

حزب وخیر الخلق بعد زمانهم

جتنے نبی آئے وہ فوت ہوگئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا وہ پیچھے سے آیا

ام هل سمعت الحی من اقرانهم

یا تو نے کبھی سنا کہ انکے ہمرتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

وتحید عن مولی الی انسانهم

اور مولی کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کیطرف جاتا ہے

فاخساء وکن منهم ومن اخوانهم

پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

اخطات امن جهل باسنانهم

تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یا رب سلطنی علی جدرانهم

اے میرے رب انکی دیواروں پر مجھکو مسلط کر

فاذا تکلمنا فسیف قولنا
اور جب ہم کلام کرین تو ہماری کلام ایک تلوار ہے
رمح مبید لا کمثل بیانہم
ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کیطرح

ولقد امرت من المہیمن بعدہا
اور مین خدا کیطرف سے مامور ہون
ہاجت دخان الفتن من نیرانہم
اسوقت کے بعد جو بادریون کی آگ سرد ہو مین اٹھے

ماقلت بل قال المہیمن ہکذا
یہہ مینے نہیں کہا بلکہ خدا تعالی نے اسی طرح کہا
ماجئتہم بل جاء وقت ہوانہم
مین انکے پاس نہیں آیا بلکہ انکی ذلت کا وقت آگیا

طورًا احارب باسہام ونبالہ
کبھی مین ان سے تیرون کے ساتھہ جنگ کرتا ہون
اہوی باسیافٍ الی اثخانہم
اور کبھی مین اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہون

بمہند صاف الحدید جذمتہم
نہایت عمدہ تلوار سے مینے انکو کاٹ دیا ہے
وعصای قد افنت قوی ثعبانہم
اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتین فنا کردین

روحی بروح الانبیاء مضمخ
میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے
جادت علیّ الجود من فیضانہم
اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

انا نرجع صوتنا بغناءہم
ہم انہیں کے گیت کو سرون کے ساتھ گاتے ہین
انا سقینا من کؤس دنانہم
ہم انہین کے پیالون مین سے پلائے گئے ہین

قوم فنوا فی سبل مربع ربہم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی
والعمی لا یدرون مطلع شانہم
اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

کم من شریر اہلکوا بعنادہم
بہت شریر ہین جو بوجہ انکے عناد کے ہلاک کیئے گئے
ورؤا مدی نحر وراء کبانہم
اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کاردین انہوں نے دیکھ لین

وسیرغم اللہ القدیر انوفہم
عنقریب خدا تعالی انکی ناکون کو خاک میں ملائیگا
ویری المہیمن ذل داء خنانہم
اور انکی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

الیوم قد فرحوا برجس تنصرٍ
آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہین
والحق لا یخطو الیٰ آذانہم
اور سچائی انکے کانون کی طرف قدم نہین بڑھاتی

قوم تمیل مع الہوا افکارہم
یہ ایک قوم ہے جنکی فکر نفسانی خواہش کے ساتھہ جھک رہے ہین
وعفت نقوش الصدق من حیطانہم
اور سچائی کے نقش انکی دیوارون سے مٹ گئے ہین

ظهرت کاثر السم ثورة وعظهم
زہر کے اثر کی طرح اِنکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

هل شاهدت عيناك قوما مثلهم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بھی دیکھی

بطريقة سنت لهم آباء هم
اِس طریق سے جو انکے باپ دادون نے مقرر کیا ہے

فكان ابواب المكائد كلها
پس گویا کہ تمام فریبون کے دروازے

قد آثروا طرق الضلال تعمدا
گمراہی کے تمام راہون کو پسند کر لیا

ان الصليب سيكسرن ويدققن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

الكذب مجنبة لكل مباحث
جھوٹھ بولنا ہر یک بحث کرنیوالیکے لئے بد دلی کا باعث ہوتا ہے

سم مبيد مهلك في لبنهم
انکے دودھ مین زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مار دینیوالی ہے

فارعاء بدينك عند رؤية دجهم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ

الموت خير للفتى من خبزهم
جوانمرد کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

ونضارة الدنيا تزول بطرفة
اور دُنیا کی تازگی ایک دم مین دور ہو جاتی ہے

النار تسقط کالصواعق عندهم
آگ ان کے پاس بجلی کیطرح گر رہی ہے

رحلت تقات الخلق من ارجائهم
ان کے مقام سے لوگون کی پرہیزگاری کوچ کر گئی

ام هل سمعت نظيرهم في ذامهم
یا انکے عیب مین انکی کوئی دوسری نظیر بھی سُنی

يدعوا الى الجهلات صوت كرانهم
ان کا طنبور باطل باتون کیطرف بلا رہا ہے

فتحت لفتنتنا على رهبانهم
اُن پر اسلئے کہولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

ما زاد خسران على خسرانهم
جس ٹوٹے مین وہ پڑے ہین اس سے بڑھکر کوئی اور ٹوٹا نہین

جاء الجياد وزهق وقت اُتانهم
گھوڑے آئے اور گدھیان بھاگ گئین

لكنهم تركوا حياء جنانهم
مگر اُنہون نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

مكر مضل الخلق في هذيانهم
انکی پیرانہ رفتار مین ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے

واقنع بشوك من جنى بستانهم
اور اُنکے باغ کے پھل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

فاصبر ولا تجنح الى همتانهم
پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے میٹہ کیطرف مت جھک

فاقنع ولا تنظر الى افنانهم
سو قناعت کر اور انکی شاخون کیطرف نظر مت کر

فتجاف يا مغرور عن احضانهم
پس انکے کنارون سے ای دھوکا کہانیوالے الگ ہو جا

این المفر من القضاء اذا دنا
تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آگئی

یسبون جہالا برقت لفظهم
جاہلون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہین

فلذا نحب مزورا دیارهم
اسی لئے ایک مکار انکے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جموعهم فی دیرهم
اور اگر تو انکے گرجاؤں مین انکی جماعتوں کو پرکھے

ما الفرق بین المشرکین وبینهم
انہیں اور مشرکین مین فرق کیا ہے

تھوی الیهم کل نکس فاسق
ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

فی قلبنا وجع وشوك دعابة
ہمارے دل میں ایک درد اور انکی ٹھٹھوں کیوجہ سے ایک کانٹا ہے

ما ان اری اثر الدلائل عندهم
مین انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

قد عاث فی الاقوام ذئب شیوخهم
انکے بڈھوں کے بھیڑیے نے قومون مین تباہی ڈالی

تعریسهم آثار عزم رحیلهم
رات کو اترنا انکی کوچ کی نشانی ہے

عار علی الفطن الزکی طعامهم
ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے

للمرء قرب المؤذیات جمیعها
انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب

الا الی رب مزیل فتانهم
صرف خدا تعالی کی پناہ ہے جو انکے فتنوں کو دور کرے گا

یصبون قلب الخلق من احسانهم
اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہین

من شحه میلا الی مرجاتهم
اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے

لوجدت سقط اشیخهم کعوانهم
تو انکے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ انکو درمیانی عمر والوں کو

بل هم بنوا قصرا علی بنیانهم
بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

لیبیت شبعانا بلحم جفانهم
تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے

من نحرهم خبثا وطول لسانهم
کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

صبوا قلوب الخلق من عقیانهم
لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لئے ہین

حدثت فنون الفسق من حدثانهم
اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے

یخفون فی الاردان حبل طعانهم
اور اپنی آستینوں مین لمبے رسے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہین

ضار لخلق الله ماء شنانهم
اور خلق اللہ کیلئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے

خیر لحفظ الدین من قربانهم
ان کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

لك كل يوم رب شان معجب
اے میرے رب ہر ایک دن تیری عجب شان ہے
نقفی التضرع والبکاء تصبرا
ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہین
لله سهم لا یطیش اذا رمی
خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا
انزل جنودك یا قدیر لنصرنا
اے قادر ہمارے لیئے اپنا لشکر اوتار
یا رب قد بلغ القلوب حناجرا
اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے
ان القلوب من الکروب تقطعت
دل بیقراریون سے ٹکڑے ہو گئے
ودع العدا جزر السباع ینهشهم
اور دشمنون کو بھیڑیون کی بکری بنا انکو بھیڑیئے نوچ نوچ کر کہا دین

فانصر عبادك رب في میدانهم
سو تو اپنے بندون کی انکے میدان مین مدد کر
ناوي الی الرحمان من رکبانهم
اور ان کے سوارون سے ہم خدا تعالی کی پناہ لیتے ہین
للحق سلطان علی سلطانهم
اور خدا کا قہر انکے قہر پر غالب ہے
انا لقینا الموت من لقیانهم
کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے
یا رب نج الخلق من ثعبانهم
اے میرے رب خلقت کو انکے سانپ سے نجات دے
فارحم وخلص روحنا من جانهم
سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیو سے رہائی بخش
واشف القلوب بخزیهم وهوانهم
اور ہمارے دلون کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجبنی طریق المعترض الفتان انه لا یمتنع من الهذیان ویهذي
اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مین تعجب کرتا ہون بکواس سے باز نہیں آتا اور شرابیون کی طرح
کمثل النشوان ویقول ان عیسی هو الروح الذی یوجد ذکره فی جمیع مقامات
بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسی وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے
القرآن وفی کتب اخری التی هی من الله الرحمن وما هو الا من الکاذبین
اور ایسا ہی دوسری کتابون مین بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالی کیطرف سے نازل ہوئی نہین جانتا کہ وہ اس دعوی مین سراسر جھوٹا
فاعلموا یا معشر الطلاب انه یسعی الی السراب ولا یخطو الی الصواب وان
بول رہا ہے سوای حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جسمین پانی نہین اور حق کیطرف قدم نہین رکھتا
فی کلامه دجل عجیب وتمویه غریب وکذب مبین الا یعلم ان الروح نزل علی
اور اسکی کلام مین ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دہوکا دہی اور کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہین جانتا کہ روح جب کہ حضرت

عیسیٰ کما نزل علی موسیٰ ونبیین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال الغاث

عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسری نبیوں پر کیون حق کو ساتھ جھوٹھ ملاتا ہی جیسکہ دجال جھوٹو سابری کو

الا یقرء فی الانجیل متی الاصحاح الثالث۔ واذا السموات قد انفتحت له فری روح الله

کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہین پڑھتا کہ یکدفعہ آسکے لئے آسمانون کے دروازے کہل گئی سو اُس نے خدا کی

نازلة مثل حمامة وآتیا علیه ۔ ۔ ۔ ۔ ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کیطرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کیطرف چلا گیا تا شیطان سے

من الشیطان اللعین۔ فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی

آزمایا جاوے پس اِس سے ثابت ہوا کہ روح القدس مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیساکہ

ابراهیم واسماعیل الذبیح وغیره من المرسلین۔ فاتق رب العباد و فکر لطلب

ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیون پر سو خدا سے ڈر اور حق الامر کی ڈھونڈہنے کے

السداد مجتهدا لتحصیل الرشاد و تارکا سبل الرقاد وجاهدا هل یکون النازل

فکر کر مگر اِس فکر مین کوشش کر اور نیند کے راہون سے الگ ہو کیا نازل اور

والمنزل علیه شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغائرین کما لا یخفی

اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتی ہر بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزین ہین جیساکہ

علی ذی العینین وعلی سائر العاقلین۔ فای دلیل اکبر من هذا لقوم منصفین

عقلمندون پر پوشیدہ نہین پس منصفون کے لئے اس سی بڑھکر اور کونسی دلیل ہوگی

الذین ینثالون الی الحق موجفین۔ ولا یترکون الصراط کعمین۔ وای فرق فی

وہ منصف جو حق کیطرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہین اور راہ کو اندھون کی طرح نہین چھوڑتے اور کونسا فرق ان

الروح النازل علی عیسیٰ والروح الذی اعطی لموسیٰ کلیم رب العالمین الا

دو روحون مین ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئین اے

تتفکرون یا معشر الظالمین۔ وتسقطون علی اراجیف الکاذبین۔ الا تقرؤن

ظالمو کیا تم کچھ بھی فکر نہین کرتے اور جھوٹون کے خبرون پر گرے جاتے ہو کیا تم

فی التورات الاصحاح الحادی عشر ما قیل انه قول اصدق القائلین۔

تورات کے گیارہوین باب مین وہ کلام نہین پڑھتے جسمین کہا گیا ہی کہ ان خدا کا کلام ہی جو اپنی باتون مین سب سے بڑھکر سچا ہے

وهو ان الرب قال لموسیٰ فانزل وانا اکلم معك واٰخذ من الروح الذي
اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مین اُترون گا اور تجھ سے کلام کرونگا اور اُس روح مین سے لون گا جو تجھ پر
علیك واضع علیهم ای علی اکابر اُمّته وهم کانوا سبعین ـ وکذلك نزل
ہے اور اُن پر ڈالون گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے۔ اور اسی طرح
هذا الروح علی جد عیسیٰ و مرشده داؤد ویحیی وغیره من النبیین ـ ولا حاجة
روح حضرت عیسیٰ کے دادی اور اُنکے مرشد یحیی پر بھی نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیون پر اور کچھ ضرورت نہین
الی ان نطول الکلام ونضیع الاوقات ونزید الخصام فان الخواص من النصاری والعوام
کہ ہم اس کلام کو طول دین اور وقت کو ضائع کرین اور جھگڑے کو بڑھا دین کیونکہ نصاری ان تمام باتون کو جانتے
یعرفونه وما کانوا منکرین ـ فلم لا تشتف ـــــ ایها الجهول والغبی المعذول
ہین اور منکر نہیں ہین پس اے نادان کیون اپنی نظر کو پہلی کتابون مین عمیق
فی کتب الاولین ولم لا تقبل النصیحة وتعادی العقیدة الصحیحة ولا تکون
حد تک نہین پہنچاتا اور کیون نصیحت کو قبول نہین کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت
من المسترشدین ـ نعطیك شهدا ینقع وتعد والی سم منقع اترید ان
کی راہ پر نہین آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہین اور تو ایک تیز زہر کیطرف دوڑتا ہے
تکون من الهالکین ـ
تا اُسکو پی لے کیا تیرا مرنیکا ارادہ ہے

واما ما ظننت ان الله یسمّی المسیح فی القراٰن روحًا من
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالی قرآن مین مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا
الله الرحمٰن ولا یسمیه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبنی انکم لم لا تانفون من
ہے اور اُسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اُسکو قرار نہین دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ
البهتان ولم لا تستحیون من خرافات وتنضنضون نضنضة الثعبان وما کنتم
کیون بہتان سے کراہت نہین کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہین کیون شرم نہین آتی اور اژدہا کیطرح زبان
منتهین وتمیسون کالسکاری وجدانا ودحدا ولا ترون غورا ولا نجدا
ہلاتے ہو اور باز نہین آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور نشیب و فراز کو

ولا تخافون هوة السافلين۔ اجعلتم قرة عيونكم ومسرة قلوبكم فی الاكاذيب

کچھ بہی نہین دیکھتے اور گڑھے مین گرنے سے نہین ڈرتے کیا جہوٹ بولنے مین ہی تمہاری آنکھون کی

وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء حبل الله القريب وكنتم قوما عادين۔

ٹہنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اسبابت پر خوش ہوگئے کہ حق کو چہوڑ دو اور خدا کے رشتہ کو جو بہت نزدیک ہے پہینکدو

ويل لكم انكم سقطتم على دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء

تمپر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تمنے درختون والی زمین کو چہوڑا اور ویران

ونزلتم عن متن الركوبة واخترتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين۔

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اُتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستون کے پیچھے لگ گئے

وانكنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال

اور اگر تمہین یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہین مدد دیتا ہے اور

فی شان عيسى روح وقبل انه خرج من لدنه فما هذا الا جهل صريح ووهم قبيح وخطاء

عیسے کے بارہ مین کہاہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل

مبين۔ ثم ان فرضنا ان قوله تعالى روح منه يزيد شان ابن مريم ويجعله ابن الله

خطا ہے۔ پہر اگر ہم فرض کر لین کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑہاتا ہی اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹہراتا ہے

واعلى واكرم فيجب ان يكون مقام آدم ارفع منه واعظم ويكون آدم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم

رب العلمين۔ فان فی شان آدم بيان اكبر من شان عيسى فتفكر فی آية فقعوا له ساجد

ہی ہو کیونکہ حضرت آدم کی شان مین حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کیگئی ہی سو عقلمندونکی طرح لفظ فقعوا له ساجدین

ين وتدبر كاولى النهى وفكر فی لفظ خلقت بيدي ولفظ سويته ونفخت فيه من روحى

مین غور کر اور پہر اس لفظ مین غور کر جو خلقت بیدی اور سویتہ اور نفخت فیہ من روحی ہے

والفاظ اخرى ليظهر عليك جلالت آدم وشانه الاعلى فان منطوق الآية يدل

اور دوسری لفظون کو بہی سوچ تا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کرتا ہی کہ

على ان روح الله نزل فی آدم بنزول اجلى حتى جعله مسجود الملائكة ومظهر تجليات

روح اللہ آدم مین اُترا تہا اور وہ اُترنا بہت روشن تہا یہانتک کہ آدم ملایک کا سجدہ گاہ ٹہرا اور تجلیات عظمیٰ کا

واقرب الى الله الاغنى واعلم وافضل من الملائكة اجمعين وخليفة الله على الارضين

مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ٹہرا اور خدا تعالی کا خلیفہ بنا مگر وہ آیۃ جو حضرت عیسی کی شان مین

واما الاية التی نزلت فی شان عیسیٰ فما تجعله ارفع واعلیٰ ولا اصفی وازکی

نازل ہوئی ہے سو وہ اسکو کچھہ بہت اونچا نہین بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہی

بل یثبت منه ان عیسیٰ روح من الله وعبده العاجز کاشیاء اخریٰ

بلکہ اُس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالی کیطرف سے ایک روح ہین جیسا کہ دوسری چیزین

من المخلوقین ما سجده ابلیس بل امره ان یسجد له ومع ذلك جربه ذلك الخبیث وسجد

خدا تعالی کیطرف سے ہین اور ثابت ہوتا ہی کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اُسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کری اور

لادم الملائکة کلهم اجمعین - وان ادم انبأ الملائکة باسماء سائر الاشیاء فثبت

اُسکا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتون نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتون کو تمام چیزون کے نام تبلائے پس ثابت

انه اعلم وسره محیط علی الارض والسماء ولکن عیسی اقر بانه لا یعلم الساعة

ہوا کہ وہ آن سے زیادہ عالم تہا اور اسکا سر تمام کائنات پر محیط تہا مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہین کہ کب

واشار الی ان الملائکة قد فاقوه علما واکملوا الخوف والطاعة فتفکروا فی هذا ولا تمشوا کالقوم عمین

آئیگی اور یہہ بہی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے علم اور طاعت افضل ہین سو اس بات کو سوچو اور اندہون کی طرح مت چلو

ثم اذا دققت النظر وامعنت فیما حضر فیظهر علیك ان قوله تعالی روح منه یشابه قوله

پہر اگر تو غور سے دیکہے اور واقعات موجودہ مین غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلشانہ کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالیٰ جمیعا منه فمن الغباوة ان تثبت من لفظ روح منه الوهیت عیسیٰ لا تقر من لفظ

ہے جیسا کہ اسکا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہی کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسی کی خدائی تو ثابت کری اور

جمیعا منه بالوهیة ارواح الکلاب والقردة والخنازیر واشیاء اخریٰ فان منطوق

جمیعًا منہ کے لفظ سے کتون اور بلیون اور سورون اور دوسری تمام چیزون کی خدائی کا

الآیة یشهد علی انها جمیعا منه فمت من الندامة ان کنت من المستحیین وتفکروا یا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیۃ کا دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعًا منہ مین داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے

النصاریٰ الیس فیکم رجل من المتفکرین - ولیس لك ان ترفع فی جوابنا الصوت

ہی نکلے ہین پس اب ندامت سے مرجا اگر کچھہ شرم ہی اور اے نصرانی لوگو اسمین غور کرو کیا تم مین کوئی بہی غور کرنے والا

وان تلاقی من فکرك الموت فان مثل الکاذب کخذروف مدحرج ولا قرار له عند

نہین ہے اور کبہی ممکن نہین جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر مین مر جاے کیونکہ جہوٹا آدمی ایک گیند کیطرح گردش مین ہوتا ہے اور سچون

الصادقین۔

کے سامنے اسکو قرار نہین۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنین انه ذکر فی توزینه الذی

اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات مین سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب توزین مین

هو عش الشیاطین۔ ان وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح

جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکہتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کیطرف سے تہی اور روح الامین کیطرف سے نہین تہی

الامین واوّل لفظ شدید القوی ولفظ ذو مرّة بالخبث واتباع الهوی

اور شدید القوی اور ذو مرہ کے لفظ کی اُس نے ہوا پرستی کیوجہ سے تاویل کی ہے اور

وبتاویلات بعیدة ومکائد عظمی واذی قلوب المومنین۔ وکذالك ترك

تاویلات بعیدہ اور فریبون سے کچہہ کا کچہہ بنایا ہے اور مومنون کے دلونکو دکہہ دیا ہے۔ اسیطرح اُس نے

الحیاء وودّع الارعواء وحسب افضل الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد

حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نعوذ باللہ انکو جن کا آسیب تہا۔ اور حق سے

الضبّ من النون وعاد المصلحین اللامّین۔ واعترض علی فصاحة صحف الله

ایسا دور جا پڑا جیسا سوسمار خشک زمین مین ہتی ہے مچہلی سے جو پانی مین رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کامون کے حامی مصلحون کی دشمنی اختیار

القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورًا مع انه کان من

کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتون سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہہ شخص

الجاهلین العمین۔ ووالله انه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه ولیس

جاہل اور اندہون کیطرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچہہ بہی واقف نہین اور سوا زبان درازی کے

فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذالك لا یوجد فی کتبه شیء من غیر

اسمین کچہہ بہی جوہر نہین اسلئے اسکی کتابون مین بغیر گالیان اور بکواس کے اور کچہہ بہی نہین اور یہہ تو اس سے نہ ہو سکا

سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی الاحق فعدا کالعدا الی التوهین

کہ حق کو پوشیدہ اور اسمین کچہہ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہوکر دشمنون کیطرح توہین کیطرف دوڑا

وما قرءنا كتابا اغيظ من كتبه وما رأينا عيبا اكثر من عيب كذبه وما سمعنا

اور ہمنے کوئی ایسی کتاب نہین پڑھی جو اُسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اُسکی جھوٹھ

سبا اكبر من سبه ولا خبا كخبه فناوى الى الله من جبه وهو خير الناصرين

سے زیادہ ہو اور اُسکی گالیون جیسی کسی کی گالیان نہین سنین اور اُسکے فریبون جیسا کسی مین فریب دیکھا پس اُسکی مکتنہ سے

ونعوذ به من غوائله ونشكو اليه من رذائله وما نرى ان ينزع عن الغي بغير

ہم خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاتے ہین اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤن سے ہم اُسکی پناہ مانگتے ہین اور اسکی بدیون سے

الكي وكذلك كانت سير المفسدين

ہم اسکیطرف شکوا لیجاتے ہین اور ہم نہین دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے — اور مفسدون کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے

وقد صدق فيه اخوه الحفى والودود الولي القسيس رجب علي

اور اس کے بارے مین اُسکے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ کہا

قال قد صنف اخونا عماد الدين كتبا في رد الاسلام واشاع دلائل التثليث

قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد مین کتابین تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلایل شایع کئے

في الخواص والعوام فبما كانت دلائله مجموعة الاباطيل بعيدة من تنقيد الدليل

سو اس سبب سے کہ وہ دلایل مجموعہ اباطیل تھے اور اُن مین کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی ہمین بہت

ندمنا غاية الندامة وصرنا هدف الملامة وما وسعنا بعدها استحياء ان نرى

ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانون کو

وجوهنا المسلمين —

اپنا مُنہہ دکھا سکین —

واما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان ووهمه ان

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی

القوة كله لهذا السرحان لا لله ولا للملك الرحمان فلاجل ذلك خص بهذا الاسم في القران

اِسلئے قران مین شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتین اسی بھیڑیے کو حاصل ہین نہ خدا تعالی کو اور نہ اُسکے کسی فرشتہ کو حاصل ہین سو ہم اسکو اس

فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها رائحة من الدليل فلعله كذلك قرء في الانجيل

قول کا بھید نہین سمجھتے اور ہم اسمین کسی دلیل کی بو نہین پاتے پس اُسنے شاید اسیطرح انجیل مین پڑھا ہے

الحاشیة متعلق صفحہ ۱۰۵ نور الحق الحصّة الأولی

وانا نرى ان نكتب ههنا بعض مقالات اهل الآراء وآراء اهل الدهاء
اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھین جو اونہون نے پادری
فی تصانیف عماد الدین فنکتبها بعبارتهم الاصلیة فی اللسان الهندیة
عماد الدین کے تصانیف کے بارے مین تحریر فرمائے ہین سو ہم اُنہین کی عبارات نقل کردیتے ہین
اعنی اُردو ناقلین من رسالة عقوبة الضالین المطبوعة فی نصرة المطابع
جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرة المطابع دہلی مین درج ہین
دهلی فی ردّ هدایة المسلمین وهو هذا یا معشر المنصفین۔
اور عقوبت الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ہدایة المسلمین مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر مین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہندو پرکاش جلد نمبر ۴
مطبوعہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰۱ مین جو امرتسر کے اہل ہنود کے طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری
عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایة المسلمین) کچھ اس کتاب سے شورش انگیزی مین کمتر ہین
کہ جس نے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدّل کردیا اور دونو
کو یک لخت ہلاکت کا منہ دکھایا۔ یہان پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایة المسلمین اور تفسیر مکاشفات
امن عامہ کی خلل اندازی مین کسلیئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ انکو سمجھتے نہین اور صرف
مسلمانون کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگر بفرض محال وہ ساری الزامات سچے
بھی سمجھے جاوین تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہین کیون کہ
اُنہین ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنے کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲
نمبر ۹۳ سے انتخاب کئے ہین جس بنا پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف منقبس فقرون
کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ مین

کرتے ہین بلحاظ ملکی مصلحتون کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہین کہ اُنکی تصنیفات سے جنکا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ ملکی امن
مین خلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈہنگ سے مرتب ہوئی ہین کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شرر خیز کہنا ذرا بھی
غیر حق بات نہین۔ ایسے ایسے ملکی شور و شر کے حقمین جو اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف
کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہین کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات مین دخل دیا ہے
چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ وٹزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء مین ہندوؤن کی رسم جل پروا کو
حکماً بند کردیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کے قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف
کروا دیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرے کہ کیون ہندوستان کے مسیحی مصنفون مین سے تمام لوگ پادری عمادالدین
ہی کو انگشت نما کرتے ہین اسکی وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ مین آکر
اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیان کرین اور سرکار مین مفسد شمار ہو جاوین۔ ہمنے سُنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ
سوسائیٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسیوجہ سے نامنظور کیا ہے
کہ اُسمین پہلے حصہ سے زیادہ دلشکن باتین درج ہین اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔ انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش

پادری صاحبون کی **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵ جلد ۷
باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ نیاز نامہ جسکے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہین۔ عمادالدین کی تصنیفات کے مانند نفرتی نہین کہ جسمین گالیان لکھی ہوئی
ہین اور اگر ۱۸۵۷ء کی مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیون اور بیہودگیون سے ہوگا۔ جب اُن کو ماہر پندرہ
روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن مین ستّر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جسکے احاطے کے اندر چاہین تو تیل نکالنے کا کولہو
بھی بنالین۔ ایسے لالچیون کو کیا کہنا چاہیئے انتہیٰ۔ بعینہٖ نقل کا الاصل۔

او استنبط من قصة ابليس اذا اتى المسيح كالفيل وقاده بقوته العظمى الى بعض
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کیطرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کسی
جبال الجليل وجربه بالاباطيل وما استطاع المسيح ان لا يميل اليه من قوده
کے ایک پہاڑ پر اسکو لیگیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمایش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ اسکیطرف جانیسے اپنے تئین روک لے
ولا يخطو الى طوده ويأخذ بفوده ويزيل لظا وجوده بل مشى تلوه كالضعفاء
اور اسکے پہاڑ کیطرف قدم نہ اٹھاوے اور اسکے سر کو پکڑ لے اور اپنے منہہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اسکے پیچھے
المستضعفين فان كان مبدء الوهم هذا الخيال كما اني اخال فلا ننكر واقعة
کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ مین گمان کرتا ہون پس ہم اس واقعہ سے انکار
المسيح ونؤمن به كالامر الصحيح ونقر بان شيطان ذالك المسيح كان شديد القوى فلذالك
نہین کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ اسی مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تہا
قاده الى جبال علىٰ وقال اسجد لي اعطيك دولة عظمىٰ وملكا لا يبلىٰ وطمع في ايمان
اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑون کیطرف کہینچ کر لیگیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دونگا اور ایک ضعیف
ضعيف غريب ووثب عليه كذئب رغيب وما تركه الا الى حين ولفظ الحين
غریب آدمی کے ایمان مین اس نے طمع کی اور حرص کیوجہ سے بہیڑئیے کیطرح اسپر حملہ کیا اور پہر اس سے دوبارہ آنیکا پختہ
موجود في انجيل لوقا باليقين فلينظر من كان من المرتابين - ولا شك ان الشيطان
ارادہ رکہہ کر دور ہوگیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا مین بالیقین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکہہ لے اور کچہہ شک نہین کہ جب شیطان
اذا اتى بعد زمان فعلم التثليث عند لقاء ثان واهلك الهالكين لان اللقاء كان
دوسری مرتبہ آیا تو اسنے تثلیث سکہلائی اور مرنے والون کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ
من مواعيد الشيطان اللعين واما قياسه على افضل الرسل وخير الانبياء فقياس
آنا شیطان کا وعدہ تہا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس
مع الفارق وبعيد عن الحياء وقد قال نبينا صلى الله عليه وسلم لعمر ما لقيك الشيطان
مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تہا کہ اگر شیطان
في فج الا سلك فجا غير فجك وثبت من هذا الدليل ان الشيطان يفر
تجہہ کو کسی راہ مین پاوے تو دوسرا راہ اختیار کرے اور تجہہ سے ڈرے - اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

من عمر كالجبان الذليل واما المسيح فيسمي افضل صحابته شيطانا في الانجيل فانظر الفرق بينهما

حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بہاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں مین

خائفا من الرب الجليل ولا تبادر الى سبل الشياطين ثم اذا كانت القوة كله للشيطان فما

کس قدر فرق ہے اور شیطانون کی راہ کیطرف مت دوڑ پہر جبکہ تمام قوتین شیطان کیلئے ہی ٹھہرین تو

بال الهكم الضعيف الذي ماله قبل بهذ السرحان بل تبعه كالمغلوب او المحتاج

تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کرسکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کیطرح اسکے پیچھے

ذي الكروب وقاده الشيطان بمكر عجيب ودعاه الى اغراض غريب والعجب انه مع

لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اسکو کہینچا اور ایک عجیب دہوکہ کیطرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعاوي الالوهية وادلال الابنية تبعه بحسن الظن وما فهم انه حول قلب ووعده

خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور متلقی ہے اور اسکا وعدہ

برق خلب وهو رئيس الكاذبين - وانتم تعلمون اليهود كانوا يقولون للمسيح انك

برق بے باران ہے اور وہ جہوٹھون کا سردار ہے - اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خداتعالی کیطرف

ماتري الخوارق من الرحمان بل من الشيطان ومعك شيطان من الشياطين -

سے نشان نہین دکہلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکہاتا ہے

ثم ان كان هذا هو الحق اعني اذا فرضنا ان القوة كله للشيطان الذليل فما جاء

پہر اگر ہم فرض کرین کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت مین

في الانجيل بكمال التفصيل ان يسوع رجع بقوة الروح الى الجليل لا يكون صحيحا بل

انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف روح کی قوت سے گیا تہا بلکہ

كذبا صريحا وتحريف المحرفين ويكون المراد من الروح شيطانا من الشياطين -

کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے -

ثم انك ظننت ان القرآن ليس في بلاغته الى حد الاعجاز

پہر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت مین حد اعجاز تک نہین

بل يوجد فيه رائحة التكلف والاضطراب ولا يميز رقيق اللفظ من الجزل والجيد

بلکہ اسمین تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ جزل اور رقیق لفظون سے خالی نہین

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين۔

اور اسمین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہین اور فصیح عربی نہین

اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سو اب مین تیرا جواب لکھتا ہون پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اورون سے جو تیری مانند ہین نہایت عجیب ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - الا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اس سے راضی نہین ہوگا۔ اے مسکین تو تو نادانون مین سے ایک نادان

الجهال وما تدري الا مكائد الضلال ولا تعلم اساليب لسان العرب وطرق بلاغته

آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبون کے اور کچھ تجھے معلوم نہین اور تجھے کچھ بھی خبر نہین کہ لسان عرب کے

المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترءت على هذه الغزوة

اسلوب کیا ہین اور بلاغت کی راہین کونسی ہین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ تو عربی کا ایک حرف بھی نہین جانتا پس کیونکر

الكريهة انصول ايها الجاهل الكاهل على الذي افحم اكابر بلغاء الزمان واتم الحجة

تونے اس آواز مکروہ پر جرءت کی اے جاہل کاہل کیا تو اُس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاء زمانہ کو ساکت کر دیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحون پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبون کی گردنین اسکی طرف جھک گئین اور شعراء مین سے بڑے بڑے نابغہ

وجاؤا خاضعين مقرين - ءانت اسبق منهم في معرفت مواد الاقاويل وتمييز

اُسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بنکر اسکی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی مین تو اُن سے بڑھا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل او انت من المجنونين - الا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غذوا

مین فرق کرنے مین تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہین کہ وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے

بلبان البيان وكانوا يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب ونوادر

دودہ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگارنگ کے عبارات اور عجیب اشارات سے دلون کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور اِن کو چون مین

الاشارات وكانوا في هذه السكك وعلم محاسنها من الماهرين الست تعلم ان

اور علم محاسن بیان مین ماہر تھے کیا تجھے معلوم نہین

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الرباغة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قران نے اعجاز بلاغت کا دعوی کشتی گاہ کے میدان مین کیا ہے کیونکہ عرب اسکے زمانہ مین فصحاء عصر اور

وبلغاء الدهر وكان مدار تفاخرهم على غرر البيان ودرره وثمار الكلام وزهره

اور بلغاء دہر تھے اور انکے باہم فخر کرنیکا مدار فصیح اور باآب وتاب تقریرون پر تہا اور نیز کلام کے پہلون اور پہولون

وكانوا يتناضلون بالقصائد المبتكرة والخطب المحبرة ولكن ما كان لهم ان يتكلموا في

پر ناز کرتے تہے اور انکی لڑائیان نو ایجاد قصیدون اور پاکیزہ خطبون کے ساتہہ ہوتی تہین مگر اُن کو لطائف حکمیہ

اللطائف الحكمية وما مست بيانهم رائحة المعارف الالهية بل كان مسرح افكارهم

مین بات کرنیکا سلیقہ نہ تہا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی بو بہی نہین پہنچتی تہی بلکہ انکے فکرون

الى الابيات العشقية والاضاحيك الملهية وما كانوا على ترصيع مضامين الحكم

کا چراگاہ صرف عشقیہ شعرون اور ہنسانیوالے اور غافل کرنیوالے بیتون تک تہا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری

قادرين وكانوا قد مرنوا من سنين على انواع النظم والنثر ولطائف البيان

پر وہ قادر نہ تہے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تہے

وسُلّموا وقبلوا فى الاقران وكانوا اهل اللسان وسوابق للميادين ـ فخاطبهم

اور اپنے ہمجنسونمین مسلم اور مقبول تہے اور اہل زبان اور میدانون مین سبقت کرنیوالے تہے ـ پس خدا تعالی نے

الله وقال ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان

انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہین اس کلام مین شک ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بہی کوئی صورت اسکی مثل بنا کر لاؤ

لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين ـ

اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکہو کہ ہرگز بنا نہین سکوگے سو اُس آگ سے ڈرو جسکی ہیزم افروختنی آدمی اور پتہر ہین اور وہ آگ کافرونکے لئے طیار کیگئی ہے

وقال قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القران لا ياتون بمثله

اور فرمایا کہ اگر تمام جن وانس اسبات کیلئے اکٹہے ہو جائین کہ اِس قرآن کی کوئی مثل بنا لا دین تو ہرگز نہین لا سکینگے

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا ـ فعجز الكفار عن المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين ـ

اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کرین پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر پیٹہہ پہیر لین

ولما عجزوا عن النضال فى البيان مالوا الى السيف والسنان متندمين مغتاظين

اور جب خوش تقریری کی لڑائیون سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جہک گئے

وكثير منهم اسلموا نظرا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري صاحب المعلقة الرابعة

اور بہت سے اُنہین سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف ہے

فانه ادرك الاسلام وتشرف به وارى الاخلاص التام ومات سنة احدى

اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص کر دکھایا اور سن اکتالیس میں فوت

واربعين - وكذلك كثير منهم اقروا بان القران مملو من العبارات المهذبة

ہوا اور اسیطرح بہتوں نے انہیں سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستملحة والمضامين الحكمية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ سے پر اور شیرین استعارات سے مالا مال اور مليح تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل فى المؤمنين - فلو كان

جس نے ان میں نظر غور کی سو وہ اسلام کیطرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا - پس اگر قرآن فصاحت اور

القران متنزلا من اعلى مدارج الكمال فى فصاحة المقال وبلاغة الاقوال لكان

بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفوں پر بات بہت آسان ہو جاتی -

الامر اسهل على المخالفين - ولقالوا ايها الرجل ان الكلام الذى عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تو نے پیش کی ہے اور

والحديث الذى اتيته لدينا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة

جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور اسمیں معانی مطروقہ

الموارد والكلام الرقيق وما جئت بالطيب والجلى وفيه الفاظ كذا وكذا وانك استغلطت فى كلامك وباعدت

الموارد پائی جاتی ہیں اور اسمیں الفاظ رقیق موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى ان ناتى بمثله من الاقوال ونتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اسمیں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں کہ ہم اسکی کوئی نظیر

فى المقال ونتحاذى حذو النعال فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك

بنادیں یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی تعریفیں چھوڑ دو کیونکہ تیرا کلام بے

سقط عند الادباء المشهورين والفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا ذلك المسرى وما قدحوا فى هذا الدعوى

مشہور ادیبوں کے نزدیک ردی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعوے میں انہوں نے کچھ جرح قدح

بل قبلوا اعلى مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شان فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين

نہیں کیا بلکہ انہوں نے قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب میں رہ گئے اور کہا

کہ یہ صریح جادو ہے

واکثرهم امنوا باعجازه واقروا ببنائه وبش بازه وعجزوا عن درك هذا زه وقالوا کلام

اور اکثر انکے اس قرآنی معجزه پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے بازی کی سخت پکڑ مین ہین اور اسکی حقیقت کے دریافت سے عاجز

فاق کلمات البشر وکله لبّ ولیس معه شیٔ من القشر وعلیه طلاوة وفیه حلاوة

رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پڑ گیا اور وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اسکے ساتھ چھلکا نہین اور

وهو غدق لا ینفد من شرب الشاربین ۔ وما نبسوا بکلمة فی قدح شانه وما فاهوا

اسپر ایک آب و تاب ہے اور اسمین ایک حلاوت ہے اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والون کے پینے سے ختم نہین ہوتا

بکلام فی جرح بیانه ونسوا اجال الفکر فی میدانه ثم رجعوا مرعوبین نادمین ۔ واکثرهم

اور قرآن کے قدح شان مین وہ کوئی کلمہ مُنہہ پر نہ لائے اور اسکی جرح مین انہون نے کوئی بات مُنہہ سے نہ نکالی اور اسکے میدان مین انہون نے فکر کی

کانوا یبکون عند سماعه ویسجدون باکین ۔

اونٹ دوڑانے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہو کر رجوع کیا اور اکثر اُنکے قرآن کو سنکر روتے اور سجدہ کرتے تہے ۔

هذا ما نجد فی القرآن الکریم واحادیث النبی الرؤف الرحیم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم مین پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ایمانا ودیانة وصدقا وامانة وما نجد کلمة خلاف ذلك من اسلاف النصاری او المشرکین

مین پڑھتے ہین اور ہمنے اسکو ایمانًا اور دیانتًا اور امانتًا لکھا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول بہی نہین پاتے جو اسوقت کے نصاریٰ

وکانوا خیرا منکم فی تنقید الکلمات یا معشر الجاهلین ۔ واما ما ظننت ان فی القرآن

اور مشرکون کے منہہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ مین تم سے بہتر تہے اور یہ جو تو نے خیال کیا

بعض الفاظ غیر لسان قریش فقد قلت هذا اللفظ من جهل وطیش وما کنت من

کہ قرآن مین بعض ایسے الفاظ ہین کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہین سو یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرین ۔ اعلم ایها الغبی والجهول الدنیّ ان مدار الفصاحة علی الفاظ مقبولة

کی راہ سے نہین ۔ اے غبی اور سفلہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء کانت من لسان القوم او من کلم منقولة مستعملة فی بلغاء القوم غیر مجهولة وسواء

وہ کلمات قوم کی اصل زبان مین سے ہون یا ایسے کلمات منقولہ ہون جو بلغاء قوم کے استعمال مین آ گئے ہون اور خواہ وہ ایک

کانت من لغة قوم واحد او من محاوراتهم علی الدوام او خالطها الفاظ استحلاها بلغاء

ہی قوم کے لغت مین سے ہون اور ان کے دائمی محاورات مین سے ہون یا ایسے الفاظ ان مین مل گئے ہون جو قوم کے بلغاء کو

القوم استعملوها في النظم والنثر من غير مخافة اللوم مختارين غير مضطرين ـ فلما كان

شیرین معلوم ہوئے اور انہوں نے انکے استعمال اپنے نظم اور نثر میں جایز رکھے ہو اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں اور نہ کسی اضطرار سے

مدار البلاغة على هذه القاعدة فهذا هو معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغة

وہ الفاظ استعمال کئے ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ اُن عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر

الراهدة فلا حرج ان يكون لفظ من غير اللسان مقبولًا في اهل البيان بل ربما

چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اسباب میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغا نے اسکو

يزيد البلاغة من هذا النهج في بعض الاوقات بل يستملحونه في بعض المقامات ويتلذذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات میں

به اهل الافانين ـ ولكنك رجل غمر جهول ومع ذلك معاند وعجول فلاجل ذلك

اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور رنگین سمجھتے ہیں اور تفنن عبارات کے عشاق اُس سے لذت اٹھاتے ہیں مگر تو تو ای معترض

ما تعلم شيئًا غير حقدك وجهلك وما تضع قدمًا الا في دحلك ولا تدري ما لسان العرب

ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اسکے تو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا اور بغیر گڑھے کے

وما الفصاحة ولا نصدر منك الا الوقاحة وما لقنت الا سب المطهرين ـ

اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف بیحیائی تجھ میں ہے اور کوئی لیاقت تجھ میں نہیں

فاترك ايها الغافل سيرة الاشرار واستح وانظر وجهك في

سوائے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرہ اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں دیکھ

مرآة الافكار هل قرأت شيئًا في مدة عمرك من فن الادب او عرفت في طرقه افانين

کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھکو معلوم ہیں

الوهد والحدب او الفت قط بين كلمتين ونظمت بيتًا او بيتين فان ادعيت فات

یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس بات کا

ببرهان مبين ـ وانت تعلم اني خاطبتك في البراهين اذ صلت على القرآن والدين

ثبوت پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ میں نے براہین میں بھی تجھکو مخاطب کیا تھا جبکہ تو نے قرآن شریف پر

المتين ـ وما كان خطابي الا لابدي على الناس جهلك الشديد وذهنك البليد

اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف اسلئے تھا کہ تا تیرا کند ذہن اور سخت جاہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں

فقلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فارنا مهارتك الادبية ونحن نقص عليك
پس مینے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو ہمین اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان مین تجھکو
قصة فى لسان فترجمه فى العربية باحسن بيان ان كنت فيها من الماهرين- وان
سنائینگے اور تجھہ پر واجب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بناکر دکھلا دے پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائینگے
ترجمت فلك خمسون روبية انعاماً ثم نقر بفضلك ونكرمك اكراماً ونحسبك من
اور تیری تعظیم کرینگے اور تجھکو متبحر فاضلون مین ہی تسلیم کرینگے-
الفضلاء المسلمين المرتدين- ولكنك سكت كالانعام وما ملت الى الانعام وما نبست
مگر تو چار پائون کی طرح چپ ہوگیا اور انعام لینے کیطرف رخ نہ کیا اور تو
بكلمة الخير والشر خوفاً من هتك الستر وفضوح الحصر فثبت انك غبى قصير
جواب مین چپ ہی کر گیا نہ کچھہ نیک کہا نہ بد کیونکہ اسمین تیری پردہ دری اور رسوائی تھی لپس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی
الرسن وما اصابك حظ من اللسن وما حرصت فى الانعام لانك كنت جاهلاً
کم استعداد آدمی ہے اور تجھہ کو زبان عربی سے کچھہ بہی حصہ نہین اور تو نے انعام لینے کیطرف رغبت نہ کی کیونکہ تو
كالانعام وما كان لك حظ من العربية بل ما كنت من الماسين فعلمت بعلم قطعى انك لا تعلم العربية ولا
ایک جاہل چار پائیون کیطرح تہا اور عالمون مین سے نہین تہا- پس مینے قطعی علم کے ساتہہ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہین جانتا
تستطيع ان تخترق فى مسالكها وتنصلت فى سبلها وسككها وما فيك الاحة لاسع لاحيم فهم واسع
اور تجھے طاقت نہین کہ اسکے کوچون مین چل سکے اور اسکی تنگ راہون مین گذر کر سکے اور تجھہ مین تو صرف نیش نیش زندہ ہے
فلا تفجس ولا تعل يا اسفل السافلين- ءانت مع جهلك هذا تقدح فى القرآن
اور ایک قطرہ بہی علم وسیع کے سینہ مین تیری پاس نہین ہے پس تو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن مین
وتزرى على كتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا ترى صورتك ولا تنظر الى مبلغ
جرح قدح کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈہونڈہتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتون پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہین دیکھتا اور اپنے
علمك يا مضيع العقل والدين- وان كنت تحسب نفسك شيئاً من الاشياء
انداز علم کیطرف نگہ نہین کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے- اور اگر تو اپنے نفس کو کچھہ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو بہی
وتظن انك من الادباء فها انا قمت لاستبراء زندك واستشفاف فرندك
ایک ادیبون مین سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری چہری کی آگ نکالنے کے لئے مین کھڑا ہو گیا ہون اور تیری تلوار کا

[illegible]

وابتدعت هذه الرسالة العجالة في العربية لهذه الأغراض الضرورية وهي تحتوي على

اور اس رسالہ عجالہ کو مینے عربی مین اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلے بیانون سے پر

غرر البيان ودرره وملح الأدب ونوادره وشحنتها بمحاسن الكنايات وترصيع

ہین جو موتیون کی طرح ہین اور نیز ادب کے نمکین عبارتون پر مشتمل ہے اور مینے اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ

لآلي النكات في العبارات وفيها كثير من الأمثال العربية واللطائف الأدبية

موتیون سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اسمین امثال عربیہ بہت ہین اور لطایف ادبیہ بکثرت ہین

والأشعار المبتكرة والقصائد المحبّرة ولم أودعها من الأشعار الأجنبية بل كلها

اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بہی اسمین ہین اور مین اس کتاب مین اشعار اجنبیہ

نتائج خاطري وثمار شجرات فكري وما فعلتُ هذا إلا لأسبر به غور عقلك وفي مقدار

نہین لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پہل ہین اور مینے یہ اسلئے کیا کہ تا تیری عقل کا عمق

فضلك وأرى مبلغ علمك وعذوبة منطقك وأري الخلق أإنك صادق في

اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھون کیا تو اپنے دعوے مین سچا اور اپنے

دعواك وأهل لبلواك وهل لك حق أن تصول على كتاب الله القرآن وبلاغته وسفر

شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجہے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قران پر حملہ کرے اور خدا تعالی کے صحیفون کی

الله الرحمان وبراعته كما أنت زعمت أو من الكاذبين الدجالين وإني ألهمت من ربي

بلاغت اور اسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے سو مینے چاہا کہ دیکھون کہ تو اپنے دعوون مین سچا ہی یا تو جہوٹون مین سے

أنك لا تقدر على هذا النضال ويبدي الله عجزك ويخزيك ويثبت أنك أسير في

ہے اور مجہے خدا تعالی کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہین ہوگا اور خدا تعالی تیرا عجز ظاہر کر دیگا اور تجہے رسوا کر دیگا اور

مهامه الضلال ولو اجتمعت قومك معك على هذا الخيال فترجعون مغلوبين هذا

ثابت کریگا کہ تو گمراہی مین اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ مین تجہسے متفق ہو جاے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤگے یہ با وجود

مع اعترافي بأن هذه الرسالة ليست سباق الغايات في توشيح المقال بل قصنعتها

میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت مین کوئی اعلے درجہ کے کمال پر نہین بلکہ مینے جلد جلد اسکو کہسیٹ دیا ہے

على جناح الاستعجال وأعلم أن الإتيان بمثلها أمر هيّن على الأدباء بل يكفي في هذا

اور مین جانتا ہون کہ اسکی نظیر بنانا ادیبون پر بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

ادنی التفات البلغاء فان اتسعت فی الادب فلیس من التعجب ان تقول احلی وافصح مما قلنا

ادنی التفات اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ

الی سبوع مع انك تؤلف بتائید جموع لانك لست من اعانتهم بممنوع وانی

اس سے زیادہ تر شیرین اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجھکو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ ملکر لکھے

ما اتخذت معینا فی رسالتی هذه وقلت ما قلت من عند نفسی من فضل ربی

کیونکہ ہمارے طرف سے ان سے مدد لینے کی تجھکو ممانعت نہیں اور مینے اس رسالہ مین کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ مینے

فی ایام معدودة كالمقتضبین ومعذلك انی امهلك واخوانك وجمیع خلانك

کہا وہ خدا تعالی کے فضل سے چند دنون مین حاضر نویس کیطرح اپنی طرف سے کہا ہے اور باوجود اسکے مین تجھے اور تیرے بہائیون اور

وقومك واعوانك الذین یقولون انا نحن المولویون الی شهرین كاملین من یوم

تیرے دوستون اور تیری قوم اور تیرے مددگارون کو جو کہتے ہین جو ہم مولوی ہین دو کامل مہینون کی مہلت دیتا ہون اور

الاشاعة لتری كمال البراعة فان اتیتم بمثلها فی هذه المدة التی هی اقل الآجال

یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت مین جو بڑی

وتوازنتم فی كل انواع المقال ونری ان قولكم حاذی كحذو النعال فلكم خمسة

وسیع مدت ہے تمنے ہر یک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بناکر پیش کردیا اور ہمنے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تمنے مقابلہ کر دکھلایا تو اس

آلاف روبیة انعاما منا وعدا موكدا بقسم الله ذی الجلال وان لم تطمئن بالایمان

صورت مین ہم تمہین پانچہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلشانہ کی قسم کے ساتھ موکد ہے اور اگر تجھے ایمانی قسمون پر

الایمانیة فنجمع ذهب الشرط فی خزینة الحكومة البریطانیة لتكون من المطمئنین

اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی مین روپیہ جمع کرادینگے تاکہ تجھے اطمینان ہو

ونعاهد الله بحلفة ان نعطی العدو حقه عند ظهور غلبة ولو تخلفنا فكنا كاذبین

اور ہم خدا تعالی کی قسم کہاتے ہین کہ فریق ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر ہمنے تخلف کیا تو ہم جہوٹے

ونجعل الحكومة البرطانیة حكما لهذه القضیة ومخیرا فی هذه الخطة ولها ان

ٹھہرینگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہین اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا

تعطی انعامنا كل من بارا كلامنا وارا بوفق شرطنا نثرا كنثر ونظما كنظم فی القدر

کہ ہمارا انعام اسکو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا اترآوے اور اسکے شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے نظم اپنے قدر اور

والعدۃ والبلاغۃ والفصاحۃ والتزام الحق والحکمۃ ھذا عہد منّا ولعنۃ اللہ علی

بلاغت اور التزام حق اور حکمت مین نظم کے مانند ہو اور نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُنپر جو عہد کو پورا نہ کرین

الناکثین ۔ وللنصاریٰ ان یتعاونوا لھٰذہ المقابلۃ ویقوموا متفقین لتلک المعرکۃ

اور نصاریٰ کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ مین ایک دوسرے کو مدد دیوین اور سب متفق ہوکر اس معرکہ کیلئے اُٹھین اور بعض

ویکون بعضھم لبعض ظھیرًا ویستفسر الجاھل خبیرًا ولیطلبوا لانفسھم کل نصیر

بعض کی پشت پناہ بنجائین اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھہ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار اور ہین

ومعین وبعید وقریب ومسیحھم الذی ھو ربّ فی اعینھم ولا ربّ الا اللہ قیوم

اپنے لئے بلالین اور مسیح سے بہی مدد لین جو انکی نظر مین خدا ہے اور کوئی خدا نہین بجز اسکے جو قیوم

العالمین ۔ ولیستمدوا من روحھم الذی کان یعلم الالسنۃ ان کانوا صادقین

العالمین ہے اور چاہئے کہ اپنے اس روح القدس سے بہی مدد لین جو بولیان سکھاتا تہا اگر سچے ہین ۔

ھذا ما رضینا علیہ من طیب نفسنا وانشراح صدرنا ورضینا

یہ وہ بات ہے جسپر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہوگئے اور ہم اس بات پر

بالحکومۃ البریطانیۃ ان تکون حکما بیننا وبینھم فان تجد ھؤلاء الذین

بہی راضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مین اور ہمارے مخالفون مین حکم بنجائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگون کو اپنے

یصولون علیٰ بلاغۃ القرآن وفصاحتہ ویقولون انا نحن المولویون کعلماء المسلمین

قولون مین صادق پاوے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بہی مسلمانون کے

ولسنا من السفھاء الجاھلین ولنا ید طولیٰ فی تنقید جدّ القول وھزلہ وتنقیح

علماء کی طرح مولوی ہین اور نادان نہین ہین اور فصاحت اور عدم فصاحت مین فرق کرنیکے لئے ہم مین مادہ ہے

رفیق اللفظ وجزلہ صادقین فی ھذا الامتحان وسابقین فی ھذا المیدان فلتعظم

اور گورنمنٹ دیکہے کہ وہ اس میدان مین درحقیقت پیش دستی لیجانے والے ہین پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا

انعامنا ولیکذب کلامنا ولیشیع کمال علمھم فی الدیار والبلدان ولیشتھر فضائلھم

انعام اُنکو دے اور ہمین کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال علم کو ملکون اور ولایتون مین مشہور کرے اور دنیا کے

الیٰ اقاصی البلدان ولتکتب اسماءھم فی الفاضلین ۔ وان لم تجدھم من العلماء الادباء

کنارون تک اُنکے فضائل مشتہر کردے اور اُنکے نام فاضلین مین لکہہ لے اور اگر گورنمنٹ اُنکو ایسا نہ پاوے بلکہ

بل وجدتهم معشر الجهلاء والسفهاء بعيدين من هذا الزلال مبعدين عن مثل هذا الكمال فنرجو من جليل

ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں پس ہم حکومت برطانیہ

الحكومة البريطانية ان تمنع بعد هولاء الكذابين من ان يسمّوا انفسهم مولويين

کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو اسبات سے منع کرے کہ اپنی تئیں

ويصولوا على بلاغة كلام الله مع كونهم جاهلين

مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم کی بلاغت پر حملہ کریں

واول مخاطبنا فی هذه الدعوة ومدعونا لهذه المعركة

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری

صاحب التوزين عماد الدين فانه ينكر بلاغة القران وفصاحته ويرى فی كل

عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب

كتاب وقاحته ويقول انی عالم جليل ذهين وان القران ليس بفصيح بل ليس بصحيح

میں بیحیائی دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے

وما اری فيه بلاغة ولا اجد براعة كما زعم الزاعمين - ويقول انی ساكتب تفسيره

اور میں اسمیں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر شائع

وكذالك نسمع تقاريره فهو يدعی كماله فی العربية ويسب رسول الله صلى الله عليه وسلم

کرونگا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اسکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعوی کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث

بكمال الوقاحة والفرية ويتزرّی علی كتاب الله وعلى فصاحته كانه عم امرء القيس

بیشرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعوی سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ

او ابن خالته ويسمی نفسه مولويًا ويمشی كالمستكبرين

گویا وہ امرء القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کیطرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذالك نخاطب كل متنصر ملقب بالمولوی الذی

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرشٹان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب

كتبنا اسمه فی الهامش وندعوا كلهم للمقابلة ولهم خمسة الاف انعامًا منا

کرتے ہیں اور ان سب کے نام ہمنے حاشیہ میں لکھد لے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنا دیں

مولوی اکرام الدین
مولوی نظام الدین
مولوی الٰہی بخش
مولوی [illegible] خان
مولوی نور الدین
مولوی اسمٰعیل
مولوی عبد السمیع
مولوی حسام الدین بمبئی
مولوی [illegible] الدین
مولوی نظام الدین
مولوی قاضی صفدر علی
مولوی عبد الرحمان
مولوی حسن علی
وغیرہ وغیرہ

اذا اتوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب والمھلۃ

تو ہماری طرف سے انکو پانچہزار روپیہ انعام ہے جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہین اور بالمقابل کتاب تالیف کرنیوالون کے لئے ہماری

منّا ثلثۃ اشھر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انھم کانوا من

طرف سے تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آوین اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے

الکاذبین۔

ہین۔

واعلموا ان ھذا الانعام فی صورۃ اذا اتوا برسالۃ کمثل رسالتنا

اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ انعام اس صورت مین ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہماری اس رسالہ

وعجالۃ کمثل عجالتنا واثبتوا انفسھم کمماثلین ومشابھین۔ واما اذا ابوا وولّوا الدبر

کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کرین لیکن اگر بنانے سے انکار کرین اور

کالثعالب وما استطاعوا علی ھذہ المطالب وما ترکوا عادۃ توھین القرآن

لومڑیون کیطرح پیٹھین دکھلادین اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکین اور نہ توہین قران شریف کی

وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسھم مولویین وما

عادت کو چھوڑین اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آوین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازدجروا من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازدجروا من قولھم

دشنام دہی سے رکین اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئین روکین کہ قران فصیح نہین

ان القرآن لیس بفصیح وما ترکوا سبیل التحقیر والتوھین فعلیھم من اللہ الف

ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑین پس انپر خدا تعالیٰ کیطرف

لعنۃٍ فلیقل القوم کلھم اٰمین۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۷ لعنت
۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت ۷۴ لعنت
۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت ۸۱ لعنت
۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت ۸۸ لعنت
۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت ۹۵ لعنت
۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت ۱۰۲ لعنت
۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت ۱۰۹ لعنت
۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت ۱۱۶ لعنت
۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت ۱۲۳ لعنت
۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت ۱۳۰ لعنت
۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت ۱۳۷ لعنت
۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت ۱۴۴ لعنت
۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت ۱۵۱ لعنت
۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت ۱۵۸ لعنت
۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت ۱۶۵ لعنت
۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت ۱۷۲ لعنت
۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت ۱۷۹ لعنت
۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت ۱۸۶ لعنت
۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت ۱۹۳ لعنت
۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت ۲۰۰ لعنت
۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت ۲۰۷ لعنت
۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت ۲۱۴ لعنت
۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت ۲۲۱ لعنت
۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت ۲۲۸ لعنت
۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت ۲۳۵ لعنت
۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت ۲۴۲ لعنت
۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت ۲۴۹ لعنت
۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

٢٦٣ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٧ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
٢٧٠ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٣ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧٦ لعنت
٢٧٧ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت
٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت
٣٠٥ اللعنة ٣٠٦ اللعنة ٣٠٧ اللعنة ٣٠٨ اللعنة ٣٠٩ اللعنة ٣١٠ اللعنة ٣١١ اللعنة
٣١٢ اللعنة ٣١٣ اللعنة ٣١٤ اللعنة ٣١٥ اللعنة ٣١٦ اللعنة ٣١٧ اللعنة ٣١٨ اللعنة
٣١٩ اللعنة ٣٢٠ اللعنة ٣٢١ اللعنة ٣٢٢ اللعنة ٣٢٣ اللعنة ٣٢٤ اللعنة ٣٢٥ اللعنة
٣٢٦ اللعنة ٣٢٧ اللعنة ٣٢٨ اللعنة ٣٢٩ اللعنة ٣٣٠ اللعنة ٣٣١ اللعنة ٣٣٢ اللعنة
٣٣٣ اللعنة ٣٣٤ اللعنة ٣٣٥ اللعنة ٣٣٦ اللعنة ٣٣٧ اللعنة ٣٣٨ اللعنة ٣٣٩ اللعنة
٣٤٠ اللعنة ٣٤١ اللعنة ٣٤٢ اللعنة ٣٤٣ اللعنة ٣٤٤ اللعنة ٣٤٥ اللعنة ٣٤٦ اللعنة
٣٤٧ اللعنة ٣٤٨ اللعنة ٣٤٩ اللعنة ٣٥٠ اللعنة ٣٥١ اللعنة ٣٥٢ اللعنة ٣٥٣ اللعنة
٣٥٤ اللعنة ٣٥٥ اللعنة ٣٥٦ اللعنة ٣٥٧ اللعنة ٣٥٨ اللعنة ٣٥٩ اللعنة ٣٦٠ اللعنة
٣٦١ اللعنة ٣٦٢ اللعنة ٣٦٣ اللعنة ٣٦٤ اللعنة ٣٦٥ اللعنة ٣٦٦ اللعنة ٣٦٧ اللعنة
٣٦٨ اللعنة ٣٦٩ اللعنة ٣٧٠ اللعنة ٣٧١ اللعنة ٣٧٢ اللعنة ٣٧٣ اللعنة ٣٧٤ اللعنة
٣٧٥ اللعنة ٣٧٦ اللعنة ٣٧٧ اللعنة ٣٧٨ اللعنة ٣٧٩ اللعنة ٣٨٠ اللعنة ٣٨١ اللعنة
اللعنة ٣٨٢ اللعنة ٣٨٣ اللعنة ٣٨٤ اللعنة ٣٨٥ اللعنة ٣٨٦ اللعنة ٣٨٧ اللعنة ٣٨٨ اللعنة
اللعنة ٣٨٩ اللعنة ٣٩٠ اللعنة ٣٩١ اللعنة ٣٩٢ اللعنة ٣٩٣ اللعنة ٣٩٤ اللعنة ٣٩٥ اللعنة
اللعنة ٣٩٦ اللعنة ٣٩٧ اللعنة ٣٩٨ اللعنه ٣٩٩ اللعنة ٤٠٠ اللعنة ٤٠١ اللعنه ٤٠٢ اللعنة
اللعنة ٤٠٣ اللعنة ٤٠٤ اللعنه ٤٠٥ اللعنة ٤٠٦ اللعنة ٤٠٧ اللعنة ٤٠٨ اللعنة ٤٠٩ اللعنة
اللعنة ٤١٠ اللعنة ٤١١ اللعنة ٤١٢ اللعنة ٤١٣ اللعنه ٤١٤ اللعنه ٤١٥ اللعنة ٤١٦ اللعنه
اللعنه ٤١٧ اللعنه ٤١٨ اللعنة ٤١٩ اللعنه ٤٢٠ اللعنة ٤٢١ اللعنة ٤٢٢ اللعنة ٤٢٣ اللعنة
اللعنة ٤٢٤ اللعنة ٤٢٥ اللعنه ٤٢٦ اللعنة ٤٢٧ اللعنه ٤٢٨ اللعنه ٤٢٩ اللعنه ٤٣٠ اللعنه
اللعنه ٤٣١ اللعنه ٤٣٢ اللعنه ٤٣٣ اللعنه ٤٣٤ اللعنه ٤٣٥ اللعنه ٤٣٦ اللعنه ٤٣٧ اللعنه
اللعنه ٤٣٨ اللعنه ٤٣٩ اللعنه ٤٤٠ اللعنه ٤٤١ اللعنه ٤٤٢ اللعنه ٤٤٣ اللعنه ٤٤٤ اللعنه
اللعنة ٤٤٥ اللعنة ٤٤٦ اللعنة ٤٤٧ اللعنة ٤٤٨ اللعنة ٤٤٩ اللعنة ٤٥٠ اللعنة ٤٥١ اللعنة
اللعنه ٤٥٢ اللعنة ٤٥٣ اللعنة ٤٥٤ اللعنة ٤٥٥ اللعنه ٤٥٦ اللعنة ٤٥٧ اللعنه ٤٥٨ اللعنة
اللعنه ٤٥٩ اللعنه ٤٦٠ اللعنه ٤٦١ اللعنة ٤٦٢ اللعنه ٤٦٣ اللعنة ٤٦٤ اللعنه ٤٦٥ اللعنه
اللعنه ٤٦٦ اللعنه ٤٦٧ اللعنة ٤٦٨ اللعنة ٤٦٩ اللعنة ٤٧٠ اللعنه ٤٧١ اللعنة ٤٧٢ اللعنة
اللعنه ٤٧٣ اللعنه ٤٧٤ اللعنه ٤٧٥ اللعنه ٤٧٦ اللعنه ٤٧٧ اللعنه ٤٧٨ اللعنه ٤٧٩ اللعنه
اللعنه ٤٨٠ اللعنه ٤٨١ اللعنه ٤٨٢ اللعنه ٤٨٣ اللعنه ٤٨٤ اللعنه ٤٨٥ اللعنة ٤٨٦ اللعنه
اللعنه ٤٨٧ اللعنه ٤٨٨ اللعنة ٤٨٩ اللعنه ٤٩٠ اللعنه ٤٩١ اللعنة ٤٩٢ اللعنة ٤٩٣ اللعنه
اللعنه ٤٩٤ اللعنه ٤٩٥ اللعنه ٤٩٦ اللعنه ٤٩٧ اللعنه ٤٩٨ اللعنه ٤٩٩ اللعنه ٥٠٠ اللعنه

اللعنة ٥٠١ | اللعنة ٥٠٢ | اللعنة ٥٠٣ | اللعنة ٥٠٤ | اللعنة ٥٠٥ | اللعنة ٥٠٦ | اللعنة ٥٠٧
اللعنة ٥٠٨ | اللعنة ٥٠٩ | اللعنة ٥١٠ | اللعنة ٥١١ | اللعنة ٥١٢ | اللعنة ٥١٣ | اللعنة ٥١٤
اللعنة ٥١٥ | اللعنة ٥١٦ | اللعنة ٥١٧ | اللعنة ٥١٨ | اللعنة ٥١٩ | اللعنة ٥٢٠ | اللعنة ٥٢١
اللعنة ٥٢٢ | اللعنة ٥٢٣ | اللعنة ٥٢٤ | اللعنة ٥٢٥ | اللعنة ٥٢٦ | اللعنة ٥٢٧ | اللعنة ٥٢٨
اللعنة ٥٢٩ | اللعنة ٥٣٠ | اللعنة ٥٣١ | اللعنة ٥٣٢ | اللعنة ٥٣٣ | اللعنة ٥٣٤ | اللعنة ٥٣٥
اللعنة ٥٣٦ | اللعنة ٥٣٧ | اللعنة ٥٣٨ | اللعنة ٥٣٩ | اللعنة ٥٤٠ | اللعنة ٥٤١ | اللعنة ٥٤٢
اللعنة ٥٤٣ | اللعنة ٥٤٤ | اللعنة ٥٤٥ | اللعنة ٥٤٦ | اللعنة ٥٤٧ | اللعنة ٥٤٨ | اللعنة ٥٤٩
اللعنة ٥٥٠ | اللعنة ٥٥١ | اللعنة ٥٥٢ | اللعنة ٥٥٣ | اللعنة ٥٥٤ | اللعنة ٥٥٥ | اللعنة ٥٥٦
اللعنة ٥٥٧ | اللعنة ٥٥٨ | اللعنة ٥٥٩ | اللعنة ٥٦٠ | اللعنة ٥٦١ | اللعنة ٥٦٢ | اللعنة ٥٦٣
اللعنة ٥٦٤ | اللعنة ٥٦٥ | اللعنة ٥٦٦ | اللعنة ٥٦٧ | اللعنة ٥٦٨ | اللعنة ٥٦٩ | اللعنة ٥٧٠
اللعنة ٥٧١ | اللعنة ٥٧٢ | اللعنة ٥٧٣ | اللعنة ٥٧٤ | اللعنة ٥٧٥ | اللعنة ٥٧٦ | اللعنة ٥٧٧
اللعنة ٥٧٨ | اللعنة ٥٧٩ | اللعنة ٥٨٠ | اللعنة ٥٨١ | اللعنة ٥٨٢ | اللعنة ٥٨٣ | اللعنة ٥٨٤
اللعنة ٥٨٥ | اللعنة ٥٨٦ | اللعنة ٥٨٧ | اللعنة ٥٨٨ | اللعنة ٥٨٩ | اللعنة ٥٩٠ | اللعنة ٥٩١
اللعنة ٥٩٢ | اللعنة ٥٩٣ | اللعنة ٥٩٤ | اللعنة ٥٩٥ | اللعنة ٥٩٦ | اللعنة ٥٩٧ | اللعنة ٥٩٨
اللعنة ٥٩٩ | اللعنة ٦٠٠ | اللعنة ٦٠١ | اللعنة ٦٠٢ | اللعنة ٦٠٣ | اللعنة ٦٠٤ | اللعنة ٦٠٥
اللعنة ٦٠٦ | اللعنة ٦٠٧ | اللعنة ٦٠٨ | اللعنة ٦٠٩ | اللعنة ٦١٠ | اللعنة ٦١١ | اللعنة ٦١٢
اللعنة ٦١٣ | اللعنة ٦١٤ | اللعنة ٦١٥ | اللعنة ٦١٦ | اللعنة ٦١٧ | اللعنة ٦١٨ | اللعنة ٦١٩
اللعنة ٦٢٠ | اللعنة ٦٢١ | اللعنة ٦٢٢ | اللعنة ٦٢٣ | اللعنة ٦٢٤ | اللعنة ٦٢٥ | اللعنة ٦٢٦
اللعنة ٦٢٧ | اللعنة ٦٢٨ | اللعنة ٦٢٩ | اللعنة ٦٣٠ | اللعنة ٦٣١ | اللعنة ٦٣٢ | اللعنة ٦٣٣
اللعنة ٦٣٤ | اللعنة ٦٣٥ | اللعنة ٦٣٦ | اللعنة ٦٣٧ | اللعنة ٦٣٨ | اللعنة ٦٣٩ | اللعنة ٦٤٠
اللعنة ٦٤١ | اللعنة ٦٤٢ | اللعنة ٦٤٣ | اللعنة ٦٤٤ | اللعنة ٦٤٥ | اللعنة ٦٤٦ | اللعنة ٦٤٧
اللعنة ٦٤٨ | اللعنة ٦٤٩ | اللعنة ٦٥٠ | اللعنة ٦٥١ | اللعنة ٦٥٢ | اللعنة ٦٥٣ | اللعنة ٦٥٤
اللعنة ٦٥٥ | اللعنة ٦٥٦ | اللعنة ٦٥٧ | اللعنة ٦٥٨ | اللعنة ٦٥٩ | اللعنة ٦٦٠ | اللعنة ٦٦١
اللعنة ٦٦٢ | اللعنة ٦٦٣ | اللعنة ٦٦٤ | اللعنة ٦٦٥ | اللعنة ٦٦٦ | اللعنة ٦٦٧ | اللعنة ٦٦٨
اللعنة ٦٦٩ | اللعنة ٦٧٠ | اللعنة ٦٧١ | اللعنة ٦٧٢ | اللعنة ٦٧٣ | اللعنة ٦٧٤ | اللعنة ٦٧٥
اللعنة ٦٧٦ | اللعنة ٦٧٧ | اللعنة ٦٧٨ | اللعنة ٦٧٩ | اللعنة ٦٨٠ | اللعنة ٦٨١ | اللعنة ٦٨٢
اللعنة ٦٨٣ | اللعنة ٦٨٤ | اللعنة ٦٨٥ | اللعنة ٦٨٦ | اللعنة ٦٨٧ | اللعنة ٦٨٨ | اللعنة ٦٨٩
اللعنة ٦٩٠ | اللعنة ٦٩١ | اللعنة ٦٩٢ | اللعنة ٦٩٣ | اللعنة ٦٩٤ | اللعنة ٦٩٥ | اللعنة ٦٩٦
اللعنة ٦٩٧ | اللعنة ٦٩٨ | اللعنة ٦٩٩ | اللعنة ٧٠٠ | اللعنة ٧٠١ | اللعنة ٧٠٢ | اللعنة ٧٠٣
اللعنة ٧٠٤ | اللعنة ٧٠٥ | اللعنة ٧٠٦ | اللعنة ٧٠٧ | اللعنة ٧٠٨ | اللعنة ٧٠٩ | اللعنة ٧١٠
اللعنة ٧١١ | اللعنة ٧١٢ | اللعنة ٧١٣ | اللعنة ٧١٤ | اللعنة ٧١٥ | اللعنة ٧١٦ | اللعنة ٧١٧
اللعنة ٧١٨ | اللعنة ٧١٩ | اللعنة ٧٢٠ | اللعنة ٧٢١ | اللعنة ٧٢٢ | اللعنة ٧٢٣ | اللعنة ٧٢٤

اللعنة ٧٢٥ اللعنة ٧٢٦ اللعنة ٧٢٧ اللعنة ٧٢٨ اللعنة ٧٢٩ اللعنة ٧٣٠ اللعنة ٧٣١
اللعنة ٧٣٢ اللعنة ٧٣٣ اللعنة ٧٣٤ اللعنة ٧٣٥ اللعنة ٧٣٦ اللعنة ٧٣٧ اللعنة ٧٣٨
اللعنة ٧٣٩ اللعنة ٧٤٠ اللعنة ٧٤١ اللعنة ٧٤٢ اللعنة ٧٤٣ اللعنة ٧٤٤ اللعنة ٧٤٥
اللعنة ٧٤٦ اللعنة ٧٤٧ اللعنة ٧٤٨ اللعنة ٧٤٩ اللعنة ٧٥٠ اللعنة ٧٥١ اللعنة ٧٥٢
اللعنة ٧٥٣ اللعنة ٧٥٤ اللعنة ٧٥٥ اللعنة ٧٥٦ اللعنة ٧٥٧ اللعنة ٧٥٨ اللعنة ٧٥٩
اللعنة ٧٦٠ اللعنة ٧٦١ اللعنة ٧٦٢ اللعنة ٧٦٣ اللعنة ٧٦٤ اللعنة ٧٦٥ اللعنة ٧٦٦
اللعنة ٧٦٧ اللعنة ٧٦٨ اللعنة ٧٦٩ اللعنة ٧٧٠ اللعنة ٧٧١ اللعنة ٧٧٢ اللعنة ٧٧٣
اللعنة ٧٧٤ اللعنة ٧٧٥ اللعنة ٧٧٦ اللعنة ٧٧٧ اللعنة ٧٧٨ اللعنة ٧٧٩ اللعنة ٧٨٠
اللعنة ٧٨١ اللعنة ٧٨٢ اللعنة ٧٨٣ اللعنة ٧٨٤ اللعنة ٧٨٥ اللعنة ٧٨٦ اللعنة ٧٨٧ اللعنة ٧٨٨
اللعنة ٧٨٩ اللعنة ٧٩٠ اللعنة ٧٩١ اللعنة ٧٩٢ اللعنة ٧٩٣ اللعنة ٧٩٤ اللعنة ٧٩٥ اللعنة ٧٩٦
اللعنة ٧٩٧ اللعنة ٧٩٨ اللعنة ٧٩٩ اللعنة ٨٠٠ اللعنة ٨٠١ اللعنة ٨٠٢ اللعنة ٨٠٣ اللعنة ٨٠٤
اللعنة ٨٠٥ اللعنة ٨٠٦ اللعنة ٨٠٧ اللعنة ٨٠٨ اللعنة ٨٠٩ اللعنة ٨١٠ اللعنة ٨١١ اللعنة ٨١٢
اللعنة ٨١٣ اللعنة ٨١٤ اللعنة ٨١٥ اللعنة ٨١٦ اللعنة ٨١٧ اللعنة ٨١٨ اللعنة ٨١٩ اللعنة ٨٢٠
اللعنة ٨٢١ اللعنة ٨٢٢ اللعنة ٨٢٣ اللعنة ٨٢٤ اللعنة ٨٢٥ اللعنة ٨٢٦ اللعنة ٨٢٧ اللعنة ٨٢٨
اللعنة ٨٢٩ اللعنة ٨٣٠ اللعنة ٨٣١ اللعنة ٨٣٢ اللعنة ٨٣٣ اللعنة ٨٣٤ اللعنة ٨٣٥ اللعنة ٨٣٦
اللعنة ٨٣٧ اللعنة ٨٣٨ اللعنة ٨٣٩ اللعنة ٨٤٠ اللعنة ٨٤١ اللعنة ٨٤٢ اللعنة ٨٤٣ اللعنة ٨٤٤
اللعنة ٨٤٥ اللعنة ٨٤٦ اللعنة ٨٤٧ اللعنة ٨٤٨ اللعنة ٨٤٩ اللعنة ٨٥٠ اللعنة ٨٥١ اللعنة ٨٥٢
اللعنة ٨٥٣ اللعنة ٨٥٤ اللعنة ٨٥٥ اللعنة ٨٥٦ اللعنة ٨٥٧ اللعنة ٨٥٨ اللعنة ٨٥٩ اللعنة ٨٦٠
اللعنة ٨٦١ اللعنة ٨٦٢ اللعنة ٨٦٣ اللعنة ٨٦٤ اللعنة ٨٦٥ اللعنة ٨٦٦ اللعنة ٨٦٧ اللعنة ٨٦٨
اللعنة ٨٦٩ اللعنة ٨٧٠ اللعنة ٨٧١ اللعنة ٨٧٢ اللعنة ٨٧٣ اللعنة ٨٧٤ اللعنة ٨٧٥ اللعنة ٨٧٦
اللعنة ٨٧٧ اللعنة ٨٧٨ اللعنة ٨٧٩ اللعنة ٨٨٠ اللعنة ٨٨١ اللعنة ٨٨٢ اللعنة ٨٨٣ اللعنة ٨٨٤
اللعنة ٨٨٥ اللعنة ٨٨٦ اللعنة ٨٨٧ اللعنة ٨٨٨ اللعنة ٨٨٩ اللعنة ٨٩٠ اللعنة ٨٩١ اللعنة ٨٩٢
اللعنة ٨٩٣ اللعنة ٨٩٤ اللعنة ٨٩٥ اللعنة ٨٩٦ اللعنة ٨٩٧ اللعنة ٨٩٨ اللعنة ٨٩٩ اللعنة ٩٠٠
اللعنة ٩٠١ اللعنة ٩٠٢ اللعنة ٩٠٣ اللعنة ٩٠٤ اللعنة ٩٠٥ اللعنة ٩٠٦ اللعنة ٩٠٧ اللعنة ٩٠٨
اللعنة ٩٠٩ اللعنة ٩١٠ اللعنة ٩١١ اللعنة ٩١٢ اللعنة ٩١٣ اللعنة ٩١٤ اللعنة ٩١٥ اللعنة ٩١٦
اللعنة ٩١٧ اللعنة ٩١٨ اللعنة ٩١٩ اللعنة ٩٢٠ اللعنة ٩٢١ اللعنة ٩٢٢ اللعنة ٩٢٣ اللعنة ٩٢٤
اللعنة ٩٢٥ اللعنة ٩٢٦ اللعنة ٩٢٧ اللعنة ٩٢٨ اللعنة ٩٢٩ اللعنة ٩٣٠ اللعنة ٩٣١ اللعنة ٩٣٢
اللعنة ٩٣٣ اللعنة ٩٣٤ اللعنة ٩٣٥ اللعنة ٩٣٦ اللعنة ٩٣٧ اللعنة ٩٣٨ اللعنة ٩٣٩ اللعنة ٩٤٠
اللعنة ٩٤١ اللعنة ٩٤٢ اللعنة ٩٤٣ اللعنة ٩٤٤ اللعنة ٩٤٥ اللعنة ٩٤٦ اللعنة ٩٤٧ اللعنة ٩٤٨
اللعنة ٩٤٩ اللعنة ٩٥٠ اللعنة ٩٥١ اللعنة ٩٥٢ اللعنة ٩٥٣ اللعنة ٩٥٤ اللعنة ٩٥٥ اللعنة ٩٥٦
اللعنة ٩٥٧ اللعنة ٩٥٨ اللعنة ٩٥٩ اللعنة ٩٦٠ اللعنة ٩٦١ اللعنة ٩٦٢ اللعنة ٩٦٣ اللعنة ٩٦٤
اللعنة ٩٦٥ اللعنة ٩٦٦ اللعنة ٩٦٧ اللعنة ٩٦٨ اللعنة ٩٦٩ اللعنة ٩٧٠ اللعنة ٩٧١ اللعنة ٩٧٢
اللعنة ٩٧٣ اللعنة ٩٧٤ اللعنة ٩٧٥ اللعنة ٩٧٦ اللعنة ٩٧٧ اللعنة ٩٧٨ اللعنة ٩٧٩ اللعنة ٩٨٠
اللعنة ٩٨١ اللعنة ٩٨٢ اللعنة ٩٨٣ اللعنة ٩٨٤ اللعنة ٩٨٥ اللعنة ٩٨٦ اللعنة ٩٨٧ اللعنة ٩٨٨
اللعنة ٩٨٩ اللعنة ٩٩٠ اللعنة ٩٩١ اللعنة ٩٩٢ اللعنة ٩٩٣ اللعنة ٩٩٤ اللعنة ٩٩٥ اللعنة ٩٩٦
اللعنة ٩٩٧ اللعنة ٩٩٨ اللعنة ٩٩٩ اللعنة ١٠٠٠

واشهد الاحرار والاسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى اما البركة

اور مین آزادون اور قیدیون کو گواہ کرتا ہون کہ مین آج برکت اور لعنت نصاری کے آگے رکھتا ہون سو برکت

فینالهم برکة الدنیا عند مقابلة الکتاب وینالون انعاما کثیرا مع الفتح والغلاب

سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کیوقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائین گے

او ینالهم برکة الاخرة عند التوبة وترك توهین القرآن وترك صفت السوءان واما

یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قران سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت مین

اللعنة فلا یرد علیهم الا عند اعراضهم عن الجواب ومع ذلك عدم امتناعهم عن

وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکین اور باوجود اسکے قران شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی

الشتم والسبّ والقدح فی کتاب الارباب رب العالمین -

باز نہ آوین

واعلم انّ کل من هو من وُلد الحلال ولیس من ذرّیة البغایا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتون اور

ونسل الدجال فیفعل امرًا من امرین امّا کفّ اللسان بعد وترك الافتراء والمین

دجال کے نسل مین سے نہین ہے وہ دو باتون مین سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

واما تالیف الرسالة کرسالتنا وترصیع المقالة کمقالتنا ولکن الذی ما ازدجر من القدح فی بلاغة

اور افترا سے باز آجائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا مگر وہ شخص کہ جس نے تو ہمارے رسالہ جیسا

القرآن وما امتنع من الانکار من فصاحة الفرقان فعلیه کلما قلنا وکتبنا فی

رسالہ بنایا اور نہ قران کریم کی جرح قدح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرانی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئین روکا پس اس پر

هذا القرطاس وعلیه لعنة الله والملایکة والناس اجمعین

وہ سب باتین وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ مین کہہ چکے ہین اور اسپر خدا تعالی کی لعنت اور نیز اسکے تمام فرشتون اور اولاد آدم کی

فلیقل القوم کلّهم آمین آمین آمین

پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

القصيدة في فضائل القرآن وفي شأن كتاب الله الرحمن

قصیدہ قران کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان مین

لما اری الفرقان مسمه ٭ تردی من طغی

جب قران نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا

واذا اری وجهاً ٭ بانوار الجمال مصبّغا

اور جب قران نے اپنا ایسا چہرہ دکہایا جو انوار جمال سے رنگین تہا

من کان ذا عین النهی ٭ فالی محاسنه صغی

جو شخص عقلمند تہا وہ قران کے محاسن کیطرف مایل ہو گیا

عین المعارف کلها ٭ آتاه حِبٌّ مبتغی

تمام معارف کا چشمہ خداتعالی نے قران کو دیا

اقبل عیون علومه ٭ او اعرضن مستولغا

اسکے علمون کے چشمے قبول کر۔ یا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادر القران فی ٭ المیدان شاباً بزغا

قران نے میدان مین کسی ایسے جوان کو نہ چہوڑا جو جوانی مین ہرا ہوا تہا

قد انکروا جهلا وما ٭ بلغوه علما مبلغا

مخالفون نے جہل سے انکار کیا اور اسکے مقام بلند تک اُنکا علم نہ پہنچ سکا

نور علی نور هدی ٭ یوماً فیوماً فی الشغا

اسکی ہدایتین نور علی نور ہین اور دن بدن وہ نور زیادتی مین ہے

فیها العلوم جمیعها ٭ وحلیبها للمرتغا

اُسمین تمام علم ہین اور اُسمین علوم کا دودہ ہے جو اسکے لئے جو اوپر کا حصہ کہا رہا ہے

اعطی الوری بدلائه ٭ ماءً معیناً سیّغا

اُس نے اپنے ڈولون کے ساتہہ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

من کان نابغ وقته ٭ جاء المواطن الثغا

جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلدگو تہا وہ کند زبان ہو کر میدان مین آیا

فدری لمعارضته ٭ الغا الفصاحة او لغا

تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قران کے معارضہ مین فصاحت بلاغت سے دور اور لغو ہے

الّا الذی من جهله ٭ ابغی الضلالة او بغی

ہان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا یسبرنّ بحره ٭ الذخّار کلبا مولغا

اور اُسکے بحر ذخار سے اُس کتے کو خبر نہین دی جاتی جسکو منہ ڈالنے کی عادت ہو

واتبع هداه او ٭ اعصه انکنت ملغا متغا

اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا۔ یا اگر تو احمق فحش گو اور دین تباہ کرنیوالا ہے تو نافرمانی کر

قتل العدا رعباً ٭ وان بار العدو مسبّغا

دشمنون کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہنکر آیا

حتی انثنوا کالخاسئین ٭ واضرموا نار الوغا

یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بہڑکایا

من کان منکر نوره ٭ قد جئته متفرغا

اور جو شخص اُسکے نور کا منکر ہے مین اسکی لئے فارغ ہو کر آیا ہون

فیها المعارف کلها ٭ وقلیبها بل ابلغا

اور اُسمین تمام معارف اور اُن کا کنوان بلکہ اس سے زیادہ ہے

اروی الخلائق کلهم ٭ الّا لئیما ابدغا

اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تہا

من جاءه متبختراً　وارى مدى او مبزغا

جو شخص اسکے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کاردین اور نشتر دکہلایا

فتراه مغلوباً على　ترب الهوان ممرّغا

پس تو اسکو دیکھیگا کہ وہ مغلوب ہوگیا اور ذلت کے خاک پر لیٹا

سيف يكسر ضرس من　بار اوجاء متغشغا

وہ ایک تلوار ہے جو اسکو دانت توڑتی ہے جو اسکے مقابل پر آیا

اسد يمزق صول من　راغ جمل اودغا

وہ ایک شیر ہے جو اسکا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جسنے اسکی طرف

ويل لكفار لديغ　لا يفارق ملدغا

اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا

ويل لمن بزغت له　شمس فعادا مبزغا

اس شخص پر واویلا ہے جسکے لئے سورج چمکا اور پہر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

من فرّ من فيضانه　الاعلى ومما افرغا

جو شخص اسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بہاگا

ماكان قلباً تائباً　بل كان لحماً اسلغا

وہ رجوع کرنیوالا دل نہیں تہا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تہا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرّة اسم الشيطان وقال

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو اسنے کہا

ان المرّة هي مادة الصفراء وباطل كل ما يخالفه من الآراء فهذا كلّه كذب ودجل وتلبيس

کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے پس یہ اسکا تمام کذب اور دجل اور تلبیس

ونعوذ بالله من الدجالين المفتنين۔ بل الامر الصحيح الذي يوجد نظائره في كلمات

ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر صحیح جسکی نظیریں اہل زبان کے بلیغوں اور

بلغاء لسان العرب ونوابغ ذوى الادب ان اصل المرة احكام الفتل وادارة الخيوط

فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنیکا

عند الوصل كما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الاحكام

نام مرہ ہے اور مرہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اس قدر تاگہ کو بٹ چڑہایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب

والادارة الى نتيجته اعنى الى القوة والطاقة فان الحبل اذا احكم فتله فلابد من ان

تاج العروس شارح القاموس نے کئے ہیں پہر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑہانے سے منتقل کر کے اسکی نتیجہ کیطرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کیطرف

يتقوى بعد ان يشدّ ويسوّى ويكون كشئ قويّ متين۔ ثم نقل منه الى العقل كنقل

جو بٹ چڑہانیکے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑہایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ چڑہانیکے بعد اسمیں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے

الحقل الى الحقل لان العقل طاقة تحصل بعد امرار مقدمات واحكام مشاهدات

پہر یہ لفظ عقل کے معنوں کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنے زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنے کہیت کو سبزہ کیطرف منتقل ہو گیا

تحليها الحس المشترك من الحواس باذن رب الناس واحسن الخالقين ۔ ثم نقل هذا

کیونکہ عقل بہی ایک طاقت ہی جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک اُن مشاہدات کو

اللفظ فی المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی هی احدی الطبائع

حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے ۔ پھر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کیطرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کی طرف جو طبایع اربعہ

الاربعة لشدة قوتها ولطافة مادتها ولکونها مصدرا فعال قوية وموجبا للجرءة

مین سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت مین باقی اخلاط سے بڑہکر ہے اسیواسطے صاحب اسکا مصدر

وشجاعة وكل امر يخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر ان كنت من الطا لبين

افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتاہے اور اُس سے ایسے امر صادر ہوتے ہین جو بزدلی کے مخالف ہین پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے

واما نظيره فی اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية

لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحاء کے اشعار مین سے اسکی نظیر طلب کرے پس

فكفاك ما قال امرء القيس فی قصيدته اللامية

تیرے لئے ایک شعر امرؤالقیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اُسنے کہا ہے

دريرٍ كخذروف الوليد امرّه ۔۔۔ تتابع كفيه بخيط موصّل

امرّہ یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذالك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبی الذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی

اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بہی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تہا ۔ اور اُس نے

القصيدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نكتبه نظير المعنی الادارة وهو هذا ۔

یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع معلقہ مین کہا ہے کہ امرّت یعنی چکر دیا جائے اور پہرایا جائے

ترى اللحز الشحيح اذا اُمرّت ۔۔۔ عليه لماله فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرّة اشتراكه فی العربية والهندية فی معنی الادارة واحكام الفتل

اور لفظ مرہ کے عجایبات مین سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینا اور مروڑ دینے مین عربی اور ہندی مین مشترک ہے

بالمبالغة فان الهنديين يقولون للامراو ۔ مروڑنا كما لا يخفی علی الهنديين ۔ وهذا نحو

کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہین جیساکہ ہندیون پر پوشیدہ نہین اور یہ صریح

صریح من غیر شائبة الغین لاستخراج اصل حقیقة الذی هو داثر بین اللسانین
ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اس میں ایک

وفیہ نکتة تسر المحققین۔
نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرة بمعنی العقل فان کنت تطلب منا نظیرہ مع تصحیح
لیکن لفظ ذی مرّہ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا

النقل فاعلم ان صاحب تاج العروس شارح القاموس فسر لفظ ذی مرة بمعنے
پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے

ذی الدھاء وقال یقال انہ لذو مرة ای عقل فی مثل العرب العرباء وان لم یکفک
اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مرّة اور مراد اس سے انہ لذ وعقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے

ھذا المثل مع انہ ھو الاصل وتطلب منا نظیرا اخر من الایام الجاھلیة والازمنة الماضیة
یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر اسکی تائید میں طلب کرے تو یہ

فاقرء ھذا البیت من صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلقة وکان من نبغاء
بیت غور سے پڑھ جو سبعہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان اور فصحاء

الزمان وفی البلاغة امام الاقران وزاد عمرہ علی مایة وخمسین۔ وھو ھذا
اقران میں سے تہا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تہا

رجعا بامرھما الی ذی مرّة حصد ونجح صریمة ابرامھا
وہ دونوں ذی مرہ کیطرف یعنی ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنیسے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہیں

واعلم ان ھذہ القصائد معروفة بغایة الاشتھار کالشمس فی نصف النھار وقد اجمع
اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کیوقت اور تمام جماعت

کافة الادباء وجھابذ الشعراء علی فضلھا وکمال براعتھا واتفق عامة البلغاء علی
فصیح شعراء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلےٰ درجہ پر ہیں

حسنھا ونباھتھا واختارھا الحکومة الانکلیزیة لطلباء مدارسھا وسیقاء کو الجھ
اور اسکے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں کالجوں کے پڑھنے والوں

وشرباء كيا لجها لتكميل القارئين - ولا ينكرها الا الذي مثلك غبي وشقي كعمين

اور علوم ادبیہ کے پیالے پینیوالون کیلئے انکی تکمیل تعلیم کیغرض سے داخل کیاہی اور اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیری جیسا غبی

اور شقی اور اندہون کیطرح ہو -

هذا ما اوردنا لالزامك وافحامك من نظائر المتقدمين و كلام

یہ وہ نظایر شعراء متقدمین ہین جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے مگر وہ امر

المشهورين المقبولين واما ما يظهر من سياق كلام الله وسباقه ومن عقد درر حقائقه

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اُسکے موتیون کی لڑیون کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذالك للمسترشدين - فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبون کے لئے بہت قریب ہے - کیونکہ اللہ جلشانہ نے جیسا کہ روح القدس کو

بقوله ذو مرة كذالك وصفه في مقام آخر بذي قوة فقال ذو قوة عند ذي العرش

ذی مرہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام مین ذی قوۃ کے ساتھ منسوب کیاہی اور کہاہی کہ ذو قوۃ عند

مكين - فقوله في مقام ذو مرة وفي مقام ذو قوة شرح لطيف بافانين البيان -

ذی العرش مکین - پس خدا تعالی کا ایک مقام مین جبرائیل کو ذو مرۃ کہنا اور دوسرے مقام مین ذو مرہ کی جگہ ذو قوۃ کہدینا یہ ذو مرہ

وكذالك جرت سنة الله في القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض اخر ليزيد الاطمينان

کے معنی کی ایک شرح لطیف ہی جو تبدیل بیان سے کیگئی ہے اور اسیطرح قرآن کریم مین اللہ جلشانہ کی یہی سنت جاری ہی کہ بعض مقامات قرآن

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين -

کی بعض آخر کیلئے بطور تفسیر مین تا کہ خدا تعالی اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالون کی تحریف سے بچاوے

ولقد ذكر الله تعالى في كتابه المحكم وسفره المكرم صفات اخرى

اور خدا تعالی نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفون مین روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين طهارته وصدقه وامانته وقربه من رب العالمين فلا يحسبه

بھی بیان کئے ہین اور اسکی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکے قرب کا ذکر کیاہی پس اسکو شیطان

شيطانا الا الذي هو شيطان لعين -

وہی سمجھیگا جو خود شیطان ہے -

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل عن يوم يؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

بالنواصی انه یظن ان القرآن اخطاء فی بیان مذهب النصاری وعقائدهم وما فهم

ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاری کے بیان کرنے اور اُنکے عقیدون کی تفسیر

مقصد عمائدهم وعزا الیهم ما یخالف عقیدة المسیحیین - فاعلم ان بیانه هذا بهتان

مین غلطی کی ہے اور گویا قرآن شریف نے نصاری کے عماید کے مطلب کو نہین سمجھا اور اُنکی طرف وہ امر منسوب کیا جو انکے عقاید کے

عظیم وکذب مبین - والحق ان القرآن لما جاء کانت النصاری فرقا متفرقین

مخالف ہے پس جاننا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سراسر بہتان اور صریح جھوٹھ ہے اور حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو نصاری کئی فرقے

فبعضهم کانوا یعبدون المسیح وبعضهم مریم وبعضهم کانوا یسجدون لتصاویرهما

تھے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض انکی تصویرون کے بھی پوجاری تھے اور انکی ایسی پرستش

ویعبدونهما کعبادة رب العالمین - وکان اللجاج بینهم قد احتد والحجاج قد اشتد

کرتے تھے جیسی خدا تعالی کی کرنی چاہئے اور ان مین باہم لڑائیان اور جھگڑے بہت تیز ہو رہے تھے اور وہ

وکان کلهم قوما ضالین - الا قلیلا منهم کانوا موحدین مع بدعات اخری وکانوا

سب کے سب گمراہ تھے - مگر تھوڑے انمین سے موحد بھی تھے مگر اونہون نے اور اور بدعات

کالعمین - فبین القرآن ما رأی ونبکتهم وسکتهم ببیان اجلی وقال انتم تعبدون انسانا

ساتھ ملا رکھی تھین اور اندھون کیطرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے انکو ملزم اور لاجواب

من دون الله الاغنی وما تعبدون ربکم الاعلی فما برؤا انفسهم بل سکتوا کالمفحمین المقرین

کیا اور اپنے لفظون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالی کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلی کی تم پرستش نہین کرتے پس وہ لوگ

فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم کانوا یعتقدون کما بین القرآن وکانوا

اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جسپر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے پس ان پر

مشرکین - ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری وقرؤا کتب الفلسفة فبهتوا وصاروا

حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہو گئی اور اُنکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن نے فرمایا اور درحقیقت مشرک تھے

کالسکاری وردوا انفسهم فی الشرک کالاساری فتاسفوا علی مذهبهم متندمین

پھر بعد ان لوگون کے گذر جانیکے بعد دوسرے نصاری دنیا مین ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادون کے آثار پر قایم تھے پس اونہون نے فلسفہ کی

ففکروا لاصلاح ما فسد وترویج ما کسد فقتلوا کیف فکروا وذکروا وما بدلوا الا الحلل

کتابین پڑھین اور اُنکے مسایل سے عادت پکڑی اور اسکو جون سے خوفزدہ ہو گئے اور اپنے تئین دیکھا کہ اپنے مذہب مین غلطی کی بلکہ نافرمانی کی

المقال مع اتحاد المآل فتعساً لقوم ظالمين - وغشيهم ما غشيهم من آفات الضلال

گر خدا نے انپر تباہی ڈالی انہون نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیرین سوچین اور ناپاک عقاید مین سے کچھ بھی نہ بدلا یا صرف تقریر کا پیرایہ بدل دیا

وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین - اسخطوا المولی لیرضوا عبیدہ ونسوا

باوجودیکہ مآل ایک ہی تھا سو ظالمونکو ہلاکی ہو کیسی گمراہیونکی آفتون نے انکو گھیر لیا اور مآل قول مین اپنے پہلے بھائیون مین متحد ہو گئے

وعیدہ ومواعیدہ ونبذوا وراء ظہورہم تعلیم النبیین - ولا شک انہم اتخذوا عیسی

اور نعمیق نظر سے نہ دیکھا۔ مولی کو ناراض کر دیا تا کہ اسکے بندونکو راضی کرین اور خدا تعالی کے وعدے اور وعید بھلا دئے اور نبیون کی تعلیمونکو اپنی

الٰہاً من دون رب العالمین - وھو عندہم مالک یوم الدین ویقولون لا اثر یومئذ

پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا اور کچھ شک نہین کہ انہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا ہے اور وہی انکے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے

معہ من البشریۃ مع کونہ مجسماً ومرکباً من العظم واللحم کالآدمیین ھذہ عقیدتہم وعقیدۃ

اور کہتے ہین قیامت کے دن اسکے ساتھ بشریت مین سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہوگا باوجود اسکے جو اسکا جسم بھی ہوگا اور

الذین غلّسوا قبلہم فی مبادی الایام امام اعین الاسلام ثم فی ھذا الزمن انفتحت

ہڈیان اور گوشت بھی جیسا کہ انسانون مین ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے اور اُن لوگونکا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک مین چلے اور اسلام کی

اعینہم وقلت ظلمتہم بما شاعت فیہم العلوم العقلیۃ والحکم الفلسفیۃ فرأوا سوءۃ

آنکھون کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین اس زمانہ مین انکی آنکھین کھلین اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ مین علوم

مذہبہم واستحالۃ مطالبہم فبادروا الی التاویلات مخافۃ من الملامات والتشنیعات

عقلیہ اور حکم فلسفیہ شایع ہو گئے سو انہون نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کیطرف دوڑے

وتخوفاً من کلمات المستہزئین - لان الفطرۃ الانسانیۃ تابی من قبول ھذہ العقیدۃ

تا ملامتون اور تشنیعون اور ٹھٹھا کرنیوالون سے اپنا بچاؤ کرین کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ اور خرافات ردیہ

الدنیۃ والخرافات الردیۃ التی ھی بدیہیۃ البطلان عند الرجال والنسوان خصوصاً

کے قبول کرنیسے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردون اور عورتون کے نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً

فی ھذہ الایام التی مالت العقول السلیمۃ الی التوحید وھبت من کل طرف ریاح

اس زمانہ مین جبکہ عقول سلیمہ توحید کیطرف مایل ہو گئی ہین اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہوا

التنزیہ للہ الوحید وکسدت سوق المشرکین - فانّی لہم ان یخفوھا بعد اظہارھا

چل رہی ہے اور مشرکون کے بازار کس مپرسون کا مصداق ہو گئے ہین مگر اب یہ کہان ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکے شایع ہونیکے

ونشرها واذا حتقشرها یخفون امرا اُشیع فی البلاد والارضین - ومثل الذین

بعد پوشیدہ کر سکین کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہین جو ملکون اور زمینون مین مشہور ہو گیا - اور وہ لوگ

بدّلوا الطیبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا یتقون

جنہون نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیون کی طرف دوڑے اور اپنی لغزشون

الله فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان یاکل البراز من مدة مدیدة

کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل مین خدا تعالی سے نہین ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست

ویحسبه من اغذیة لطیفة جدیدة ولا یتنبه علی انه رجس وقذر لا من اطعمة

کھایا کرتا تہا اور ایک مدت سے اسکا یہی کام تہا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ مین سے سمجھتا تہا اور اس بات سے خبردار نہین تہا کہ یہ

الآدمیین - فلاقاه رجل لطیف نظیف ومعذلک زکی وظریف فراٰه یاکل

تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانون کی غذا - پس ایک شخص ایسا اسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تہا اور نیز زیرک اور ظریف بہی تہا پس

الغائط فانبه کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذلک اتاکل البراز یا براز الخبیث

اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکہا جو گوہ کہا رہا ہے تب اسنے اسکو ایسی سرزنش کی جیسیکہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر

فتندم وفکر فی نفسه کیف یزیح برص هذه الملامة وکیف ینجو من شناعة الندامة

کیا تو گوہ کہاتا ہے ای خبیثون کے گوہ - پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کرون

فنحت جوابا کالذین یرون اجاجهم کماء معین - وقال انی ما اکل البراز وما کنت

اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤن پس اسنے ان لوگون کیطرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہین

ان اختار فما ابالی الافراز وما اوعزت الی هذا الامر الذی هو اکبر المکروهات

ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مین گوہ نہین کہاتا اور نہ اسکو اکٹھا کرتا ہون سو مین کسی کے ڈرانیکی پرواہ نہین رکہتا اور مینے اس امر کیطرف

وان هو الا تهمة متاع ذی البهتانات وانی من المبرئین - وان العدو ما

جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہین کی اور یہ صرف ایک دروغگو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مین اس سے بری ہون - اور دشمن

عرف الحقیقة ونسی الطریقة فانی اکل اجزاءً اغذائیة التی تنفصل من الهضم

معترض نے حقیقت کو نہین سمجہا اور جلدی کی اور طریقہ کو بہول گیا کیونکہ مین اُس اجزاء غذائیہ کو کہاتا ہون جو ہضم معدے

المعدی باذن خالق الاشیاء ونذ فها الطبیعة الی بعض الامعاء فتخرج من المبرز

سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہین اور پہر طبیعت انکو بعض امعا کیطرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء آخر وليس ببراز كما هو زعم الاعداء بل هو
معلوم سے نکلتے ہین اور تہوڑا سا صفرا انکے ساتہہ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہی گوہ نہین ہے جیسا کہ دشمنون نے خیال کیا ہے
غذاء أعدّ لمثلنا الطيبين۔
بلکہ یہ تو ایک غذا ہی جو ہماری جیسے پاکون کیلئے تیار کیگئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكلما قال
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح مین غور کرو اور ان باتون مین جو اس نے فرمائین
عيسى نبي الله فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الاقوال وانا نبكي على حال
اور جو کچہہ عیسی نبی اللہ نے فرمایا تہا وہ تو پاک تعلیم تہی مگر اُن پر واویلا جنہون نے ان باتون کو نہ سمجہا اور تعلیم کو بدلدیا
الظالمين والموذين الكاملين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين
اور ہم ظالمون کے حال پر اور دکہہ دینے والون اور دل خستہ کرنیوالون پر روتے ہین بلکہ دعا کرتے ہین کہ خدا انکو ہدایت دے اور انکو معاف کرے
ووالله انا لا نضحك بل نبكي على حالكم انكم تسترون الامر وتتكلفون ايها الجايرون
اے ظالمو تمہین کیا ہوا کہ تم سمجہتے نہین اور ہم تمہین دکہلاتے ہین اور تم دیکہتے نہین اور ہم تمہین دیتے ہین اور تم لیتے نہین
مالكم لا تفهمون وانا نريكم فلا تنظرون ونعطيكم فلا تأخذون وتفترون الكذب
اور تم جہوٹہ باندہتے ہو اور شرم نہین کرتے اور تمہین جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہین کیا تم اُس سے
ولا تستحيون وايقظكم الموقظون فلا تستيقظون الا تتقون الذي اليه ترجعون
ڈرتے نہین جسکی طرف تم پہیرے جاؤگے یا تم یہ سمجہتے ہو کہ تمہین چہوڑا جائیگا
او ظننتم انكم من المتروكين۔

وقد قلت آنفا ان القرآن ما بيّن حال النصارى على نهج واحد بل
اور مین ابہی کہہ چکا ہون کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہین کیا بلکہ
جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عمدا
بعض کو بعض کا گواہ ٹہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہین اور اُسکو عمدا خدا بنا رکہا ہے
وبعضهم يعبدون معه امه ويحمدونها حمدا وفيهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه
اور بعض اُنکے ساتہہ اسکی ماں کی بہی پرستش کرتے ہین اور اسکے حمد مین مشغول ہین اور تہوڑا سا فرقہ ایسا بہی ہے جو موحد ہے اور

رحیماً ورحماناً وتحسبون المسیح بشراً وانساناً وهذه الفرق الثلثة کانوا فی عهد

خدا تعالیٰ کو رحیم ورحمان سمجھتے ہین اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہین اور یہ تینون فرقے نبی صلی اللہ علیہ

نبینا صلی الله علیه وسلم موجودین - والقرآن قرء علیهم الیٰ قرون ومئین

وسلم کے زمانہ مین موجود تھے اور صدہا سال اُنپر قران پڑھا گیا مگر کوئی انہین سے

نما قال احد منهم ان القران یعزو - الینا ما یخالف عقائدنا وتعالیم عمائدنا

معترض نہ ہوا کہ قران ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہے اور کسی نے

ولا یفهم سر اقانیمنا ویخطی فی بیان تعالیمنا وان کنت تظن انه قال احد مثل هذه

نہ کہا کہ قران ہمارے اقنوموں کے بھیدون کو نہین سمجھتا اور ہماری تعلیمون کے بیان مین خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت کتاباً شاهداً علی هذا المقال فاخرج لنا کتابك ان کنت من

تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتون پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقین - وان لم تستطع فاتق الله ولا تتبع آراء قومٍ فاسقین -

پر وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نکر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقون کی راؤن کی پیروی مت کر

واعلموا انکم قد فهمتم فی انفسکم فی هذا الزمان الذی هو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تمنے اِس زمانہ مین جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلون مین

زمان التدبر والامعان ان عقایدکم خرافات وفیها آفات وتضحك علیکم الصبیان

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہین اور اُن مین ایسے آفات ہین جن پر لڑکے

والنسوان فتریدون ان تلقوا علیها رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملامات

اور عورتین بھی ہنستی ہین پس تم چاہتے ہو کہ اُنپر تاویلون کی چادر ڈالدو تاکہ تم ملامتون اور لعنتون سے

ومن لعن اللاعنین - فزینتم الباطل لتدحضوا به الحق وکنتم قوماً مسرفین -

بچ جاؤ پس تمنے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے

واما خبث عقائدکم فلیس شیء یخفی علی الناس او یخفی من عین کیس ذی الفهم

نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدون کا ناپاک ہونا ایسی شے نہین ہے جو لوگون پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ

والقیاس الستم تعبدون عیسیٰ فی هذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول

اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی اِس زمانہ مین پرستش نہین کرتے جیسا کہ نزول قران کیوقت پرستش

القرآن الستم تمجدونه وتقدسونه وتعظمونه كمثل الله العالمين - الستم تقولون

کرتے تھے کیا تم خدا تعالی کیطرح اسکی تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہین کرتے - کیا تم یہ نہین کہتے کہ ہر ایک

انّ كل امر فوض الى عيسٰے وهو الله في الاولىٰ والاخرىٰ وهو الذي ترجعون اليه

امر عیسے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اُس جہان مین ہے اور وہی ہے جسکی طرف رجوع دئیے جاؤ گے

وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم

اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم مین بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لوگے

فموتوا ندامة يا معشر المشركين - وكيف تخفون شركم وقد ظهرت الاسرار وبدت

کہ ابن مریم ہے سواے مشرکو شرمندگی سے مر جاؤ - اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے اور

الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا

خبرین آشکارا ہو گئین اور تمنے جلدی سے اپنے عقاید شایع کر دئیے اور ایسی دوڑ کر جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور ہمنے

الكيد والفن فكيف نحسن بكم الظن بعد ما كنا عارفين - انكم قوم تضلون الناس تلبيسا

تمکو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تمپر نیک ظن کرین بعد اسکے جو ہم شناسا ہو گئے تم وہ قوم ہو جنہونے خلق الله

ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم كسمي رين - وانا سمعنا منكم

کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تا کہ تمہاری باطل باتون کیطرف وہ میل کرین اور تمہاری خرافات کو قبول کرین اور جاروزدہ لوگون کیطرح

سب نبيتنا مع الافتراء والمين - واحرقنا بالنارين وما نشكو الا الى الله وهو

تمہارے پاس آجائین اور ہمنے تمسے نبی صلعم کی نسبت گالیان سنی اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا

خير الناصرين -

سو ہم کسیکے پاس شکایت نہین کرتے اور محض الله تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین اور وہ خیر الناصرین ہے -

---

القصيدة الفريدة التي يهدحقا والاف وزيل غين العين ويأخذ الصاد ولوعلا القاف

قصیدہ نادرہ جو دیں کے ستون کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہ قاف پر جیڑھ جاوے

ترلتم ايها النوكي طرق الرشد تزديرا
على عيسى افتريتم من ضلالتكم دقاريرا

اے نادانو تمنے رشد کا طریق محض بے آرای کی جہت سے چھوڑ دیا
اور عیسی علیہ السلام پر تمنے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

فقلتم انه المختار احياءً ا وتدميرا
پس تمنے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنیکا مختار ہے

قد اغتاظ الاب الحاضی فقام الابن تذكيرا
باپنے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلئے اٹھا

احب الوالد المغتال اهلاكا وتخسيرا
باپ خونی نے لوگون کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

وقلتم انه رد الامور اليه توقيرا
اور تمنے کہا کہ سب اختیارات اسکو دئے گئے

وقلتم انه الحامی ونبغی منه تخفیرا
اور تمنے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہین

وما فی نورنا ریب ولن تخفوه تغییرا
اور ہماری نور مین کوئی دہان نہین ہین پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہین کر سکتے

وهذا قولنا حق وطهرناه تطهيرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ومن تلبيسهم قد حرفوا الالفاظ تفسيرا
اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر مین تحریف کرتے ہین

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقديرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزون کی تقدیرین مقرر کین

فما نفعت نصائحه فقبل الابن تعزيرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اسکو کچھ فایدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکالیف کو منظور کیا

فجاء الابن كالمنجی ونادا الخلق تبشیرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اسنے لوگون کو خوشخبری سنائے

كان اباه قد شاخ وناب الابن تغييرا
گویا اسکا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے نے بطور تغیر اسکا قایم مقام ہوا

وهذا كله شرك فدع كذبا وتسحيرا
اور یہ سب شرک ہی ہے پس جھوٹھ اور دہوکہ دینے کو چھوڑ دو

فهل حر يخاف الله لما جئت تحذيرا
اور کیا تم مین کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مین ڈرانیکو لیکر آیا

ولكن النصاری آثروا خبثا وخنزيرا
مگر نصاری نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

وقد بانت ضلالتهم ولو القوا المعاذيرا
اور انکی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کرین

الاعلان تنبيها لكل من صال على القران من النصاری وغيرهم من اهل العدوان

قد كتبنا من غير مرة ان القران الكريم قد جمع التعاليم واكمل التفهيم وانه مشتمل على علوم الاولين والآخرين وهو بعلومه كالبحر لا كحياض ويأتی كل لجة بذيل فضفاض وفيه نور اصفى من نور ذكاء العين ونقی من

من الدرن والشين صحف مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذى شان
تسر الناظرين وهو اعجاز عظيم بفصاحة كلماته وبلاغة عباراته وزوقة معارفه وباكورة نكاته ولكن
النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحتوا الشكوك وزينوا الاقوال - وجاؤا بمكر مبين - فقال
بعضهم ان القران فصيح ولا ننكر الفصاحة - ولا نختار الوقاحة - ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف
ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يامر بالمنكر وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سقط
كالمريض الماؤف ولا يصلح للصالحين - اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول كمثله الا الذى
هو وقيح او من المفترين - انكم لا تستطيعون بعيون الصدق والسداد - ولا تسلكون الا مسالك
العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما غذيتم بلبان الانصاف - وما اراكم الا ظالمين -
اعرفتم حقيقة القران - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومبعدين من سكك العرفان -
اتظننتم الجرسراباً مستوراً - مع كونكم عميا وعوراً - لا تعلمون حرفا من العلوم العربية - ولا تملكون فتيلا
من البساتين الادبية - بل اراكم كاخى عيلة الماشين فى ظلام ليلة ثم تلك الدعاوى مع مفاقر
الجهل والضلال والانكار من شمس العلوم با نواع المكائد والاحتيال كبر عظيم وفسق قديم فسبحان
ربنا كيف يمهل الفاسقين -
ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته وماثورة سمعته
وشهرته ومشهورة عصمته وطهارته وسلّم نضارته ونضرته واشتهر تاثيره وقوته فلا ينكره الا من نسيت
فطرته - الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان - والى انوار انترع فيه الرحمان
وو الله لا نظير له فى احياء الاموات ونفخ الروح فى العظام الرفات جاء فى وقت انقراض حيل
الصلحاء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة اوكنائم فى الليلة فنوّر
وجه الناس ولا كانارة النهار ونادلهم مالا كثيراً من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله
فى تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيت ظلمت ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذالك الجيل
كيف كانت احاطت الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت اوما سمعت من ذى عرفان
كانهم كانوا انخطولوا اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كميت اكلته الدود
ودم ايمانهم كمثل ما نخر العود اما قرءت احوال تلك الازمان الست تذكرها وعيناك تهملان

فاي شئ نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد ذكر الاصنام وجاء بشرب من تسنيم بعد حميم داع الى الحمام فاعلم انه هو القران المبارك الذي نجا الخلق من نحو الاجترام وانشر الاموات من الرجام وانزل الجود بعد ايام الجهام فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القران ومنافعه لنوع الانسان والكن لا تترك الادلال بانجيلك والاغترار بصحت عليك ولا تتوب من اقاويلك فها انا ادعوك للنضال وللتفريق بين الهدي والضلال مستيعذا بالله من شر الدجال فهل لك ان تتصدى لهذا المضمار ليستبين حقيقة الاسرار انك تريد ان تفوض مجد القران وبنيانه ونريد ان نمزق الانجيل ونريك ادرانه ووالله انا من الصادقين ولسنا من الكاذبين المزورين ووالله ان انجيلكم الموجودة غبار ونبات بودمار وليس بمعلم الحكمة بل سامر وبهذا رفتنزهيد ومدحه عار وجرحه جبار وانا لا نجد فيه خيرا بل شرا وضيرا ونعوذ بالله من شره وكمال ضرره وغولق على عقل المادحين - كتاب مضل يدعوا الناس الى المخطورات بل المهلكات ويفتح عليهم ابواب الهنات والسيئات والاباحات وعبادة الاموات ويجعلهم من المشركين - واشتام في بعض المقالات وايمن في الاخرى وما تمالك ان يقصد في مشيه ويختار وسطا كذوي النهى ولاجل ذلك طعنوا فيه فلاسفة القوم ووخزوه باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى رده فانه كاف لرد نفسه ونراهم قائمين على قوهتهم وهم من النصارى ومن اكابر عصبتهم بل من حكمائهم لا كمثل هؤلاء من جهلتهم ونجد كثيرا منهم ملبين داعي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -

فيا ايها الاعداء من النصارى وفي الشرك كالاسارى لم تتكلمون كالسكارى وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذي بارز وللنضال ان كنتم من اهل الكمال ومن الصادقين واعلموا ان تحقيق الحق من كرم الطبع والصول من غير حق من سير السبع فعدوا عن اللذع والقذع وهلموا الى التناضل والتلع ونحن نحكم بعض حكمائكم في هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل كلما حكموا من غير العذر فهل لكم ان تبرزوا لنا تعاليم الانجيل وكلما هو فيه من لطائف الاقاويل وكذلك نكتب لكم في معارف القرآن ودقائق صحف الله الرحمان فيزنهما الحكم بميزان العقل والدهاء ويحكم بين الخصماء فان كنا نحن المغلوبين فنقبل لانفسنا ان نعذب كالمجرمين ونقتل كالفاسقين الكاذبين - وان كنا من الغالبين فلا نطلب من المتنصرين الا ان يكونوا من المسلمين -

فيا عدو الحق انك مدحت الانجيل فهرفت ونحت الفرية فاغربت واطرفت فهل بعد
الدعاوي فرار وبعد الاقرار انكار فاين تفر وقد جاء وقت افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك
والك من الورق الغين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المبين وانى لك هذا يا رئيس المزورين - ايها
النصارى ما تنصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وجذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح ثم لمطايا
الجفان ولذات الراح وتمدحون في قلوبكم مربع اللذات لا تعليم عيسى وطريق النجات وتستوكفون الاكف
بذم الطيبين ليرشح على يدكم انداء قسيسين - ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوبل
واستسقيتم الطل وما فكرتم فى عيسى وصرفتم العمر بعيسى ولعل - اروني كتابا تعلقتم باهدابه او اسمعوا
معنى محاسن الفرقان ونخب عجابه ولو بوا من ذكر محاسن الانجيل ولطائف ادابه اهو يشابه الفرقان
فى بيان النكات او يحاذى فى الدرجات او يتوازن فى دقائق الكلمات كلا ان القران قد انفرد
فى كمال الصفات ومعارف الالهيات واراءة الوسط الذى هو من اعظم الحسنات فما للبدر التام
وجنح الظلام اتعظمون الكتاب الذى ملو من المنكرات وجاز عن القصد ودعا الى السيئات ثم اغتررتم
بزخرفة مقاله ومدحتموه قبل اختبار حاله مع انكم رئيتم انه لا يعلم طرق الكمالات ولا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب فى العبادات بل يدعو الناس الى التنعم
والراح والراحة ويذهب حرارة الايمان ويغادر بيتهم انقى من الراحة - فاذكروا الموت ايها الغافلون
وشمروا ايها المقصرون - وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تخالسوا
كتخالس الطرار وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا انصلات الفرار ولا تؤثروا
سم الظهيرة على برد الصبح وسير الحديقة واكل الثمار وقوموا لاستثمار السعادة واتونى بصدق الارادة
واعلموا ان الله يعلم ما تاتمرون وما تظهرون وما تخافتون وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلو تنسون
الاخرة كالمتمردين - اتخيرتم الدنيا وما هى الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
العالمين - فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر اللب وتحرقون بنار الحسرت والحب وتدخلون
فى غيابة الجب مخذولين - وما كتبت الا لاستبراء زندكم واستشفاف فرندكم ولكشف ما
التبس على الناس وانجى الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا عن الغى وارجعوا منتشركم الى الطى
فان العاقل يقبل الحق ولا يتاخر كمن عصا ولا يحتاج الى العصا اتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل

وقد مزقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالضنين البخيل ولا تعثوا فى الارض مفسدين - اتريدون
ان تنزعوا ما هو لي وترقعوا ما مزق الله واوهى فلا تحاربوا الله كالمجانين - وغلسوا فى صباح الله وبادروا
الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
الروح والريحان واقتطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
آباءكم فلم قست قلوبكم وطاعنت اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه
ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفئوا نور الله ولو متم
جهدا وسعيا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا
وكفاك انكست من اهل التقات ومن الطالبين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا
وهو نعم المولى ونعم النصير

فكر فى قولي يا من اكفرني وحرك قدمك لله الواحد ودع التذكر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحبذا انت لو اتبعت - قد سمعت كلام
الذين بادروا الى تكفيري - فاوضح لك الآن معاذيري - وان شئت فكن عذيري - اومن اللائمين
انى امرء من المسلمين اومن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترؤن
على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويطهرون الخطرات - بيد اني
اعطيت مقامات الرجال - وعلمني ربي فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدى الوقت ومن
المجددين - فما فهم المكفرون كلامي وكفروني قبل التدبر فى مرامي - فقلت والله لست بكافر
ويعلم ربي اسلامي فما تركوا قول التكفير بل اصروا على ما فعلوا وظلموا فى التقرير والتحرير - وقالوا كافر
كذاب - ونتربص عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين او الجاهلين المستعجلين

وحمانی مقلة ربي الا فترت على الله بعد ما افنيت عمري في مساعي الدين حتى جاوزت الخمسين - وما كانت منيتي في مدت عمري الا حماية دين خير الانام واعلاء كلمة من سبل الشياطين - الاسلام وكفى بالله شهيدا وهو خير الشاهدين -

يارب يارب الضعفاء والمضطرين - الست منك نقل وانك خير القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير وسمعت كله ورئيت يا قدير فافتح بيننا بالحق وانت خير الفاتحين - ونحن من علماء السوء واقوالهم وكبرهم وولائهم ونحن من قوم ظالمين وانزل نصرا من السماء - وادرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - وصر كذلك مطرود القوم - ومورد اللوم فانصرنا كما نصرت رسولك ببدر في ذالك اليوم - واحفظنا يا خير الحافظين انك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظا منها وارا النصر وارحمنا وتب علينا وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون - واحفظني مما يريدون وادخلني في المنصورين - رب فرج كربي واحسن منقلبي واظفرني بقصوى طلبي وارني ايام طربي وكن لي يا ربي يا عالم همي واربي وصافني وما فني يا الله المستضعفين - كذبني كل اخ الترهات - وكفرني كل اسير الجهلات وما بقي لي الا ان انتجع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضي الحاجات لعلك ترد نهاري بعد ان صغت شمسي للغروب - وضجر القلب من الكروب - ووالله ما تاوهي لفوت ايام السرور ولا للتنعم والحبور - بل للاسلام الذي مال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليلاء وظهرت المداجاة في فرق الاسلام - والتفرقة في امة خير الانام - واما الكفار واحزاب اللئام فقد انتظموا في سلك الالتيام - والحسرت الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله ربي فارحم وتقبل منا دعاءنا واليك الشكوى والعا يقولون انا نحن اعلام الدين - وعماید الشرع المتين - ولكني ما رأيتهم احدا الذي مقول جرى خادم دين نبيه المحب ولي بل يسقطوا في الشهوات الاهواء والدعاوى والرياء وما احد اكثرهم الا فاسقين - وكنت اخال في ريق زماني انهم او اكثرهم من اعواني - ولكنهم ولوا دبرهم عند الابتلا وكان هذا قدرا مقدرا من حضرة الكبرياء فالان افردت كافراد الذي يبيت في البيداء اوكالذي يقعد في اهل الوبر وسكان الصحراء فالان قلت حيلتي وضعفت قوتي وظهر هواني على قومي

وعشیرتی ولا حول ولا قوة الا بك یارب العالمین الیك انبت و علیك توكلت و بك
رضیت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتی ولا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین - بیدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا اتیت فلا یاتی البلاء واذا نزلت فلا یزل الضرّاء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت علیك توكلت و بحضرتك سقطت و انت
كهف المتوكلین - احسن الي یا محسنی ولا اعلم غیرك من المحسنین وصل وسلم علی رسولك
ونبیك محمد وعظم شانه وارا الخلق برهانه انا جئناك لدینه باكین تعلم ما فی قلوبنا وتنظر
ما فی صدورنا وانا معك طمعا وما ندخر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدی
لولا ان هدیتنا وما وجدنا الا ما اعطیتنا فلا احمد الا لك و یرجع الیك
كل حمد الحامدین - انك رب رحیم وملك كریم فمن جاءك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعلنا من الخائبین -
فبشری لعباد انت ربهم وقوم انت مولاهم سبقت رحمتك
غضبك ولا تضیع عبادك المخلصین
فالحمد لك اولا واخرا وفی
كل حین -